بفیضانِ نظر سراج الامہ، کاشف الغمہ، امام اعظم، فقیہ افخم حضرت سیدنا امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ کرم اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت، مجدد دین و ملت، شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

صفر المظفر ۱۴۴۱ھ

اکتوبر 2019ء
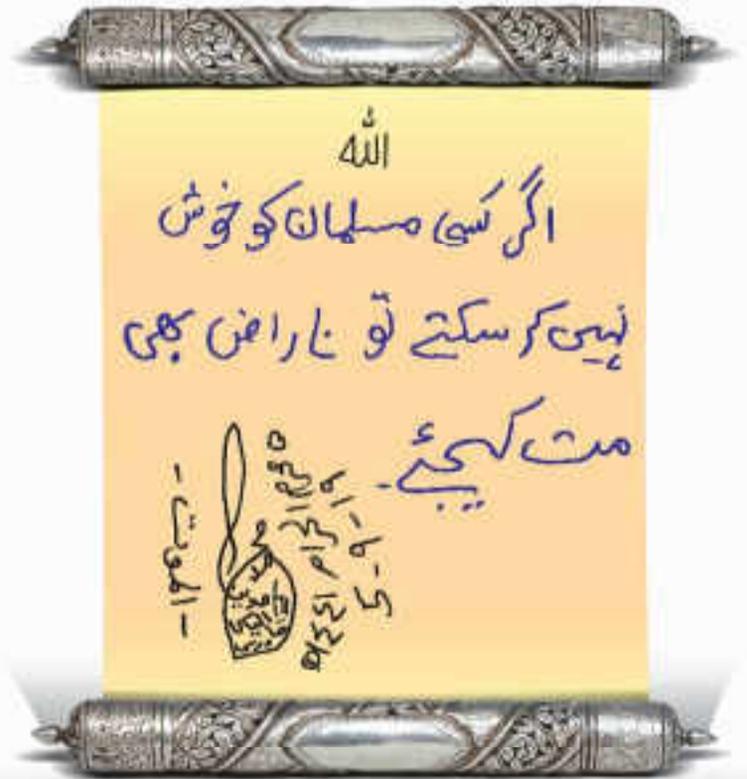
صفائی سُتھرائی

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطّاری

دینِ اسلام نے جہاں انسان کو کفر و شرک کی گندگی سے پاک کرکے عزّت و رِفْعت (بلندی) عطا کی وہیں ظاہر و باطن کی پاکیزگی کی اعلیٰ تعلیمات کے ذریعے انسانیت کا وقار بلند کیا، بدن کی پاکیزگی ہو یا لباس کی سُتھرائی، ظاہری شکل وصُورت کی خوبی ہو یا طور طریقے کی اچھائی، مکان اور ساز و سامان کی صفائی ہو یا سُواری کی دُھلائی الغرض ہر چیز کو صاف ستھرا رکھنے کی دینِ اسلام میں تعلیم اور ترغیب دی گئی ہے۔

صفائی ستھرائی کی اسلام میں اہمیت: صفائی ستھرائی کی اہمیت پر 3 فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ملاحظہ ہوں: (1) پاکیزگی نصف ایمان ہے۔ (مسلم، ص140، حدیث:223) (2) بے شک اسلام صاف سُتھرا (دین) ہے (جبکہ ایک روایت میں ہے کہ اللہ پاک نے اسلام کی بنیاد صفائی پر رکھی ہے) تو تم بھی نَظافت حاصل کیا کرو کیونکہ جنّت میں وہی شخص داخل ہوگا جو (ظاہر و باطن میں) صاف ستھرا ہوگا۔ (کنزالعمال،5/123، حدیث:25996، جمع الجوامع،4/115، حدیث:10624، فیض القدیر،2/409، تحت الحدیث:1953) (3) جو لباس تم پہنتے ہو اسے صاف ستھرا رکھو اور اپنی سواریوں کی دیکھ بھال کیا کرو اور تمہاری ظاہری شکل و صورت ایسی صاف ستھری ہو کہ جب لوگوں میں جاؤ تو وہ تمہاری عزت کریں۔ (جامع صغیر، ص22، حدیث:257) حضرت علّامہ عبدالرؤف مُناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ہر وہ چیز جس سے انسان نفرت و حقارت محسوس کرے اس سے بچا جائے خصوصاً صاحبِ اقتدار اور عُلَما کو ان چیزوں سے بچنا چاہئے۔ (فیض القدیر،1/249، تحت الحدیث: 257) جب بچّہ اس دنیا میں آتا ہے تو خون میں لَت پَت ہوتا ہے، اس کے پیدا ہونے کے بعد سے ہی اس کے ساتھ صفائی کا تعلق جُڑ جاتا ہے، پھر بچے کے سمجھدار ہونے تک اس کی صفائی ستھرائی اور اسے نفاست پسند بنانے کی ذمہ داری اس کے والدین و سرپرست ادا کرتے ہیں۔ بالغ ہونے کے بعد اس پر اسلام کے کئی ایسے احکامات (مثلاً نماز وغیرہ) لازم ہوتے ہیں کہ جن کی بنا پر اسے اپنے جسم اور لباس کو پاک صاف رکھنا ضَروری ہے، اسی طرح انتقال کے بعد بھی شریعت میں غسل دے کر دفنانے کا حکم ہے۔ اسلام میں صفائی ستھرائی کی اتنی اہمیت ہونے کے باوجود ہمارے معاشرے میں ایک تعداد صفائی ستھرائی کے معاملے میں سُستی کا شکار ہے۔ جن کا لباس، بستر، جُوتے موزے، چپل، رومال، عمامہ، چادر، کنگھی، سواری الغرض ہر وہ چیز جو ان کے استعمال میں ہوتی ہے، وہ بزبانِ حال چیخ چیخ کر پکار رہی ہوتی ہے کہ مجھے صاف کیا جائے۔

صفائی میں غفلت بَرَتنے کی چند مثالیں: بعض گھروں کے دستر خوان ایسے ہوتے ہیں کہ جب انہیں بچھانے کے لئے کھولا جاتا ہے تو ان کی بدبُو بتادیتی ہے کہ انہیں کئی دنوں سے دھویا نہیں گیا بعض لوگوں کے کپڑوں اور منہ سے ایسی بدبُو آرہی ہوتی ہے کہ لمحہ بھر بھی ان کے پاس ٹھہرنا گوارا نہیں ہوتا بعضوں کے پاس ایک ہی رومال ہوتا ہے اور وہ اسی سے پسینہ اور ناک صاف کررہے ہوتے ہیں بعض اپنے جوتوں کے معاملے میں بے پرواہوتے ہیں، جو جُوتے دُھل کر صاف ہوسکتے ہیں وہ انہیں بھی کئی دنوں تک بغیر دھوئے اور بغیر صاف کئے ایسے ہی استعمال کررہے ہوتے ہیں اور جب وہ جُوتے یا موزے اُتارتے ہیں تو اس وقت جو بدبُو اُٹھتی ہے کہ اللہ کی پناہ! بستر کے صاف سُتھرا ہونے کے ساتھ ساتھ اس سے بدبُو کا دُور ہونا بھی ضروری ہے، بعض

(بقیہ صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ کیجئے)

نوٹ: یہ مضمون نگرانِ شوریٰ کے بیانات اور گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کرکے انہیں چیک کروانے کے بعد پیش کیا گیا ہے۔

صَفَرُ المُظَفَّر ۱۴۴۱ھ
اکتوبر 2019ء
جلد: 4
شمارہ: 11

> ماہنامہ فیضانِ مدینہ دھوم مچائے گھر گھر
> یا رب جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
> (از امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ)

ہدیہ فی شمارہ: سادہ: 40 رنگین: 65
سالانہ ہدیہ مع ترسیلی اخراجات: سادہ: 800 رنگین: 1100
مکتبۃ المدینہ سے وصول کرنے کی صورت میں:
سادہ: 480 رنگین: 720
ممبر شپ کارڈ (Member Ship Card)
12 شمارے رنگین: 785 12 شمارے سادہ: 480
نوٹ: ممبر شپ کارڈ کے ذریعے پورے پاکستان سے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے 12 شمارے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔
بکنگ کی معلومات وشکایات کے لئے
Call: +922111252692 Ext:9229-9231
OnlySms/Whatsapp: +923131139278
Email:mahnama@maktabatulmadinah.com

ایڈریس: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلہ سوداگران کراچی
فون: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2660
Web: www.dawateislami.net
Email: mahnama@dawateislami.net
Whatsapp: +923012619734
پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

شرعی تفتیش: مولانا محمد جمیل عطاری مدنی مدظلہ العالی دارالافتاء اہلِ سنت (دعوتِ اسلامی)
https://www.dawateislami.net/magazine
☆ ماہنامہ فیضانِ مدینہ اس لنک پر موجود ہے۔
گرافکس ڈیزائننگ:
یاور احمد انصاری / شاہد علی حسن عطاری

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے:
اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرودِ پاک نہ پڑھے۔ (ترمذی، 5/320، حدیث:3556)

حمد / مناجات

اللہ ہمیں کردے عطا قفلِ مدینہ

اللہ ہمیں کردے عطا قُفلِ مدینہ
ہر ایک مسلماں لے لگا قُفلِ مدینہ

اکثر مِرے ہونٹوں پہ رہے ذکرِ محمد
اللہ زباں کا ہو عطا قُفلِ مدینہ

گر دیکھے گا فِلمیں تو قیامت میں پھنسے گا
آنکھوں پہ مِرے بھائی لگا قُفلِ مدینہ

بولوں نہ فضول اور رہیں نیچی نگاہیں
آنکھوں کا زَباں کا دے خدا قُفلِ مدینہ

آئیں نہ مجھے وسوسے اور گندے خیالات
دے ذِہن کا اور دل کا خدا قُفلِ مدینہ

رفتار کا گفتار کا کردار کا دے دے
ہر عُضْو کا دے مجھ کو خدا قُفلِ مدینہ

دوزخ کی کہاں تاب ہے کمزور بدن میں
ہر عُضْو کا عطّارؔ لگا قُفلِ مدینہ

وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص93
از شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

نعت / استغاثہ

زہے عزّت و اِعتلائے محمد

زہے عزّت و اِعتلائے محمد
کہ ہے عرشِ حق زیرِ پائے محمد

خدا کی رِضا چاہتے ہیں دو عالَم
خدا چاہتا ہے رِضائے محمد

عجب کیا اگر رحم فرمالے ہم پر
خدائے محمد برائے محمد

دمِ نزع جاری ہو میری زباں پر
محمد محمد خدائے محمد

عصائے کلیم اژدہائے غضب تھا
گِروں کا سہارا عصائے محمد

خدا اُن کو کس پیار سے دیکھتا ہے
جو آنکھیں ہیں محوِ لقائے محمد

رضاؔ پُل سے اب وجد کرتے گزریے
کہ ہے رَبِّ سَلِّم دعائے محمد

حدائقِ بخشش، ص65
از امامِ اہلِ سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

منقبت

میرے شہا تم ہو

امامِ اہلِ سنت کون ہے؟ میرے شہا تم ہو
یہ بیڑہ سنیوں کا اور اس کے ناخدا تم ہو

وہ جس کی ذات پر ہے فخر اگلوں اور پچھلوں کو
بفضلِ حق وہی حقانیت کے رہنما تم ہو

محافظ تھا جو ناموسِ رسالت کا زمانے میں
جسے یہ فخر تھا کہ ہوں میں عبدالمصطفیٰ، تم ہو

شریعت میں امامت کا رہا سہرا تمہارے سر
جو ہے اہلِ طریقت کے لئے قبلہ نُما تم ہو

وہ جس کے زُہد و تقویٰ کو سراہا شان والوں نے
کہا یوں پیشواؤں نے ہمارا پیشوا تم ہو

تمہی تو قافلہ سالار ہو نُوری جماعت کے
ہدایت کی کسوٹی دورِ حاضر میں شہا تم ہو

حدائق جس نے بخشش کے بسائے حبِ نبوی سے
مدینے کا وہ بلبل، طوطیٔ نغمہ سرا تم ہو

مناقبِ رضا، ص21
از علامہ عبد الحکیم اختر شاہجہانپوری رحمۃ اللہ علیہ

﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ اِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا وَّ عَلٰى رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ۝ الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّاؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ مَغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِیْمٌ ۝﴾

ترجمہ: ایمان والے وہی ہیں کہ جب اللہ کو یاد کیا جائے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان پر اس کی آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو ان کے ایمان میں اضافہ ہو جاتا ہے اور وہ اپنے رب پر ہی بھروسہ کرتے ہیں وہ جو نماز قائم رکھتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ یہی سچے مسلمان ہیں، ان کے لیے ان کے رب کے پاس درجات اور مغفرت اور عزت والا رزق ہے۔(پ9، الانفال:2، 3، 4)

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے کامل ایمان والوں کی تین قلبی و باطنی خوبیاں اور دو جسمانی و مالی اَعمالِ صالحہ بیان فرمائے ہیں، پھر ان بندگانِ خدا کو سچے مؤمنین قرار دیا اور ان کیلئے تین انعامات کی بشارت سنائی، ایک بارگاہِ خداوندی میں درجاتِ عالیہ، دوسری مغفرتِ الٰہی کی نوید اور تیسری عزت و اِکرام والی روزی کی بشارت عطا فرمائی ہے۔ بعض مفسرین کے کلام میں ان اعمال و بشارات میں ایک خوبصورت ربط کی طرف بھی اشارہ ہے کہ تین باطنی اَوصاف یعنی یادِ الٰہی کے وقت خوفِ خدا، تلاوتِ قراٰن سے قوّتِ ایمان میں اضافہ اور توکُّل عَلَی اللہ کے بدلے میں خدا کی بارگاہ میں قُرب کے درجات ملیں گے۔ نماز سے مغفرت نصیب ہوگی کہ نماز گناہوں کی مُعافی کا سبب ہے اور راہِ خدا میں خرچ کرنے کے بدلے جنّت میں عزّت کا رِزْق نصیب ہوگا۔

کامل ایمان والوں کے تین قلبی و باطنی اوصاف

ان آیات میں سچے مومنوں کا پہلا وصف یہ بیان ہوا کہ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کو یاد کیا جائے تو اُن کے دل ڈر جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا خوف دو طرح کا ہوتا ہے: (1) اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرنا (2) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے جلال، اس کی عظمت اور اس کی بے نیازی سے ڈرنا۔ پہلی قسم کا خوف عام مسلمانوں اور عام پرہیزگاروں کو ہوتا ہے اور دوسری قسم کا خوف انبیاء و مرسلین، اولیائے کاملین اور مقرب فرشتوں کو ہوتا ہے اور جس کا اللہ تعالیٰ سے جتنا زیادہ قرب ہوتا ہے اسے اتنا ہی زیادہ خوف ہوتا ہے۔ جیسا کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: میں تم سب سے زیادہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والا ہوں اور تم سب سے زیادہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَعْرِفت (پہچان) رکھنے والا ہوں۔(بخاری، 1/18، حدیث:20)

خوفِ خدا بہت عظیم دولت ہے۔ سیّدِ دو عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جس مؤمن بندے کی آنکھ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے آنسو نکلے، خواہ وہ مکھی کے سر جتنا ہو، پھر وہ آنسو رُخسار کے سامنے کے حصے کو مَس کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ حرام کر دیتا ہے۔(ابن ماجہ، 4/467، حدیث:4197)

مُقرّبین کے عظمتِ الٰہی کے سبب خوفِ خدا کی کیفیت کیلئے یہ روایات بھی ملاحظہ ہوں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ درخت پر پرندے کو بیٹھے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اے پرندے! تیرے لئے کتنی بھلائی ہے کہ تو پھل کھاتا اور درخت پر بیٹھتا ہے۔ کاش! میں بھی ایک پھل ہوتا جسے پرندے

* دار الافتاء اہلِ سنّت عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی

کھا لیتے۔ (الزھد لابن مبارک، ص81، رقم:240) اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ زمین سے ایک تنکا اٹھا کر فرمایا: کاش! میں ایک تنکا ہوتا۔ کاش! میں کچھ بھی نہ ہوتا۔ کاش! میں پیدا نہ ہوا ہوتا۔ کاش! میں بھولا بسرا ہوتا۔

(الزھد لابن مبارک، ص79، رقم:234)

سچّے مؤمنوں کا دوسرا وصف یہ بیان ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی آیات سن کر اُن کی ایمانی قوّت و نورانیّت میں اضافہ ہوجاتا ہے۔ قراٰن کلامِ خدا، منبعِ انوار، معدنِ رُوحانیّت، سرچشمۂ کمالات ہے۔ اس لئے جن کے دلوں کے دروازے بند نہیں بلکہ کھلے ہیں نورِ قراٰن ان میں داخل ہوکر روشنی بکھیر دیتا ہے اور جن کی دلوں کی زمین بنجر نہیں وہاں انوارِ قراٰنی کی برسات سے ایمان کے پھول لہلہانے لگتے اور باطن کی دنیا مہک اُٹھتی ہے۔ اسی لئے اولیاء وصُلحاء و علماء کی صحبت میں بیٹھنے سے دل کی حالتیں بدلتی ہیں۔ یہاں ایمان میں زیادتی سے ایمان کی مقدار میں زیادتی مراد نہیں بلکہ اس سے مراد ایمان کی کیفیت میں زیادتی ہے۔

سچے مومنوں کا تیسرا وصف یہ بیان ہوا کہ وہ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ پر ہی بھروسہ کرتے ہیں۔ یعنی وہ اپنے تمام کام اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سپرد کر دیتے ہیں، اس کے علاوہ کسی سے امید رکھتے ہیں اور نہ کسی سے ڈرتے ہیں۔

توکّل کا حقیقی معنیٰ اور توکّل کی فضیلت امام فخرُ الدّین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: توکّل کا یہ معنیٰ نہیں کہ انسان اپنے آپ کو اور اپنی کوششوں کو بےکار چھوڑ دے جیسا کہ بعض جاہل کہتے ہیں بلکہ توکّل یہ ہے کہ انسان ظاہری اسباب کو اختیار کرے لیکن دل سے ان اسباب پر بھروسہ نہ کرے بلکہ اللہ تعالیٰ کی نُصرت، اس کی تائید اور اس کی حمایت پر بھروسہ کرے۔ (تفسیرکبیر، پ4، اٰل عمرٰن، تحت الآیۃ:159، 3/410) یہی بات ایک حدیث میں بھی سمجھائی گئی ہے، چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یَارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میں اپنا اونٹ باندھ کر توکّل کروں یا اسے کھلا چھوڑ کر؟ ارشاد فرمایا: تم اسے باندھو پھر توکّل کرو۔ (ترمذی، 4/232، حدیث: 2525) توکّل کی فضیلت پر رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: میری امّت میں سے ستر ہزار لوگ بغیر حساب جنّت میں جائیں گے اور یہ وہ لوگ ہوں گے جو منتر جنتر نہیں کرتے، فال کے لیے چڑیا نہیں اڑاتے اور اپنے رب عَزَّوَجَلَّ پر بھروسہ کرتے ہیں۔

(بخاری، 4/240، حدیث:6472)

اوپر بیان کردہ تینوں اوصاف (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر کے وقت ڈر جانا، تلاوتِ قراٰن کے وقت ایمان زیادہ ہونا اور اللہ تعالیٰ پر توکّل کرنا) کا تعلق قلبی اعمال سے تھا، اس کے بعد سچے مومنوں کے دو ظاہری اعمال بیان فرمائے: پہلا وصف یہ بتایا کہ ”وہ نماز قائم رکھتے ہیں“ اس سے مراد ہے کہ فرض نمازوں کو ان کی تمام شرائط و ارکان کے ساتھ اُن کے اوقات میں ادا کرنا۔ دوسرا وصف یہ بیان فرمایا کہ ”راہِ خدا میں خرچ کرتے ہیں“ یعنی وہ اپنے مال اس جگہ خرچ کرتے ہیں جہاں خرچ کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے، اس میں زکوٰۃ، حج، جہاد میں خرچ کرنا اور نیک کاموں میں خرچ کرنا سب داخل ہے۔ (خازن، پ9، الانفال، تحت الآیۃ:3، 2/177)

ان تمام اوصاف کے ذکر کے بعد ان حضرات کو سچے مسلمان کا لقب اس لئے عطا ہوا کہ ان کا ظاہر و باطن دونوں ہی ان کے ایمان کی دلیل ہے کہ ان کے دل خشیتِ الٰہی، اخلاص اور توکل جیسی صفاتِ عالیہ سے متصف ہیں اور ان کے ظاہری اعضاء بھی رکوع و سجود اور راہ خدا میں مال خرچ کرنے میں مصروف ہیں۔

اِن پانچ خوبیوں سے متصف مؤمنین کے لئے تین جزائیں بیان کی گئی ہیں:

پہلی جزا کہ ان کیلئے ان کے رب کے پاس درجات ہیں۔ یعنی جنت میں ان کے لئے مراتب ہیں اور ان میں سے بعض بعض سے اعلیٰ ہیں کیونکہ مذکورہ بالا اوصاف کو اپنانے میں مؤمنین کے احوال میں فرق ہے اسی لئے جنت میں ان کے مراتب میں بھی فرق ہے۔ جنتی درجات کے متعلق رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اہلِ جنت بالاخانوں میں رہنے والوں

کو اپنے اوپر اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم مشرق و مغرب میں افق پر صبح کے وقت باقی رہ جانے والے چمکدار ستارے دیکھتے ہو۔ یہ ان کے درمیان درجات کے فرق کی وجہ سے ہوگا۔ صحابہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! یہ انبیاء کے گھر ہوں گے جن تک ان کے علاوہ کسی کی رسائی نہیں ہوگی؟ آپ نے فرمایا: نہیں! اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! (ان بالا خانوں میں) وہ آدمی (رہیں گے) جو اللہ پر ایمان لائے اور انھوں نے رسولوں کی تصدیق کی۔ (بخاری، 2/393، حدیث 3256)

سچے مؤمنوں کی دوسری جزا کہ ان کے لئے مغفرت ہے۔ یعنی ان کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

اور تیسری جزا کہ ان کیلئے عزت والا رزق ہے، یعنی وہ رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان کیلئے جنت میں تیار فرمایا ہے۔ اسے عزت والا اس لئے فرمایا گیا کہ انہیں یہ رزق ہمیشہ تعظیم و اکرام کے ساتھ اور محنت و مشقت کئے بغیر پیش کیا جائے گا۔

(خازن، پ9، الانفال، تحت الآیۃ:4، 2/178)

اے ربِ کریم! ہمارے دلوں کو اپنے خوف، قوتِ ایمانی اور توکل کے زیور سے آراستہ فرما اور ہمیں نماز کا پابند اور تیری راہ میں خرچ کرنے والا بنا اور اپنے فضل و کرم سے ہمیں جنتِ فردوس کے اعلیٰ درجات، بے حساب بخشش اور عزت کی روزی سے مشرف فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ذُوالقعدۃ الحرام اور ذُوالحجۃ الحرام 1440ھ میں ان مَدَنی رسائل کے پڑھنے / سُننے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے / سُننے والوں کو دُعاؤں سے نوازا: ① یا اللہ پاک! جو کوئی رِسالہ "گرمی سے حفاظت کے مدنی پھول" کے 18 صفحات پڑھ یا سُن لے اُس کو قبر و حشر کی گرمی سے بچا۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 8 لاکھ 153 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رِسالے کا مطالعہ کیا (اسلامی بھائی: 4 لاکھ 17 ہزار 250 / اسلامی بہنیں: 3 لاکھ 82 ہزار 903)۔ ② یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی رِسالہ "دِل جیتنے کا نسخہ" کے 41 صفحات پڑھ یا سُن لے اُسے اَخلاقِ مصطفےٰ سے حصہ عطا فرما اور اس کو بے حساب بخش دے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 6 لاکھ 65 ہزار 622 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رِسالے کا مطالعہ کیا (اسلامی بھائی: 3 لاکھ 16 ہزار 58 / اسلامی بہنیں: 3 لاکھ 49 ہزار 564)۔ ③ یاربِّ کریم! جو کوئی "ابلق گھوڑے سوار" کے 46 صفحات پڑھ یا سُن لے اُس کو خُوش دِلی کے ساتھ ایسی قُربانی کرنے کی سعادت عنایت فرما جو مقبول ہو کر اُسے پُل صراط سے پار لگادے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 9 لاکھ 40 ہزار 434 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رِسالے کا مطالعہ کیا (اسلامی بھائی: 5 لاکھ 52 ہزار 484 / اسلامی بہنیں: 3 لاکھ 87 ہزار 950)۔ ④ یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی رِسالہ "بیٹا ہو تو ایسا!" کے 44 صفحات پڑھ یا سُن لے تندرُست اور فرماں بردار اولاد اُس کا مقدر بنا۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 9 لاکھ 51 ہزار 981 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رِسالے کا مطالعہ کیا (اسلامی بھائی: 5 لاکھ 45 ہزار 744 / اسلامی بہنیں: 4 لاکھ 6 ہزار 237)۔

صاحبُ الکمال صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

احمد رضا شامی عطاری مدنی*

دوجہان کے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: اِخْتَصَرَ لِیْ اِخْتِصَارًا یعنی (اللہ پاک نے) میرے لئے کمال اختصار کیا۔ (سنن دارمی، 1/ 42 ، حدیث: 54)

امامِ اہلِ سنّت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے فتاویٰ رضویہ جلد 30 صفحہ 210 تا 212 پر اس حدیثِ پاک کے مختلف معانی بیان کئے ہیں اور رسولِ کریم، رءوفٌ رَّحیم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی شانِ عظیم کو بیان فرمایا ہے، آیئے! امامِ اہلِ سنّت کے قلم سے نکلے ہوئے الفاظ میں اس فرمانِ عالیشان کے مختلف معانی اور شانِ محبوبی ملاحظہ کرتے ہیں:

1 جوامعُ الکَلِم عطا ہوئے

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ حدیثِ پاک کے معانی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یعنی مجھے اختصارِ کلام بخشا کہ تھوڑے لفظ ہوں اور معنیٰ کثیر (یعنی حضور پاک صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کو اللہ پاک نے کمالِ اختصار عطا فرمایا کہ بہت طویل اور تفصیلی بات کو بہت تھوڑے الفاظ میں بیان فرمادیتے ہیں، گویا دریا کو کوزے میں بند فرمادیتے ہیں)۔

2 اُمّت کے لئے عرصۂ قبر کو کم کردیا گیا

یا (یہ معنی ہیں کہ) میرے لئے زمانہ مختصر کیا کہ میری اُمّت کو قبروں میں کم دن رہنا پڑے (یعنی دوسری اُمّتوں کے مقابلے میں کم عرصہ قبر میں رہنا پڑے گا کیونکہ یہ سب سے آخری اُمّت ہے)۔

3 اُمّت کے لئے دنیا کی تکلیفیں کم کردی گئیں

(یہ معنی بھی ہوسکتے ہیں) کہ میرے لئے اُمّت کی عمریں کم کیں کہ مکارِہِ دنیا سے جلد خلاص پائیں، گناہ کم ہوں، نعمتِ باقی تک جَلد پہنچیں (یعنی میری اُمّت کی عمریں پچھلی اُمّتوں کے مقابلے میں کم ہوں گی اور اس وجہ سے انہیں دنیا کی تکلیفیں بھی کم اٹھانا پڑیں گی، گناہ کرنے کا موقع بھی کم ملے گا اور پچھلی اُمّتوں کے مقابلے میں جنّت کی اَبدی نعمتوں تک پہنچنے کا انتظار بھی کم کرنا پڑے گا)۔

4 اُمّت کے لئے حساب کتاب مختصر کردیا گیا

یا (اس حدیث پاک کا یہ مطلب ہے) کہ میری اُمّت کے لئے طُولِ حساب کو اتنا مختصر فرمادیا کہ اے اُمّتِ محمد! میں نے تمہیں اپنے حُقوق معاف کئے۔ آپس میں ایک دوسرے کے حق معاف کرو اور جنّت کو چلے جاؤ (یعنی ان کے لئے روزِ قیامت کے طویل حساب کو کم وقت میں مکمّل کردیا جائے گا)۔

5 پُل صراط تیزی سے عبور

یا (یہ مطلب ہے) کہ میرے غلاموں کے لئے پُل صراط کی راہ کہ پندرہ (15) ہزار برس کی ہے اتنی مختصر کردے گا کہ چشمِ زدن (یعنی پلک جھپکنے کی مدّت) میں گزر جائیں گے یا جیسے بجلی کوندگئی۔ کَمَا فِی الصَّحِیْحَیْنِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ (جیسا کہ بخاری و مسلم میں ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے)۔

* مُدرّس مرکزی جامعۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی

6) قیامت کا دن جلدی گزر جائے گا

یا (اس حدیث پاک کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ صرف پل صراط سے گزرنا ہی نہیں بلکہ پورا) قیامت کا دن کہ پچاس (50) ہزار برس کا ہے میرے غلاموں کے لئے اس سے کم دیر میں گزر جائے گا جتنی دیر میں دو رکعت فرض پڑھتے ہیں۔ (جیسا کہ احمد، ابو یعلیٰ، ابنِ جریر، ابنِ حبان، ابنِ عدی، بَغَوی اور بیہقی کی حدیث میں ہے۔)

7) امّت کو کم محنت پر زیادہ انعام

یا (اس کا یہ مطلب ہے کہ دنیا میں میری امت کو کمالات حاصل کرنے کے لئے محنت کم کرنا پڑے گی اور کم وقت میں زیادہ کمالات تک پہنچ سکیں گے) کہ (وہ) عُلُوم و معارف جو ہزار سال کی محنت و ریاضت میں نہ حاصل ہو سکیں میری چند روزہ خدمت گاری میں میرے اصحاب پر منکشف فرما دئیے (اور صحابۂ کرام چند سال آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی صحبت میں رہ کر علم و حکمت میں یکتا ہو گئے)۔

8) فرش سے عرش کا فاصلہ کم کر دیا گیا

یا (اس حدیثِ پاک کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے) کہ زمین سے عرش تک لاکھوں برس کی راہ میرے لئے ایسی مختصر کر دی کہ آنا اور جانا اور تمام مقامات کو تفصیلاً ملاحَظہ فرمانا سب تین ساعت میں ہو لیا۔

9) جامع اور روشن کتاب نازل فرمائی گئی

(یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں) کہ مجھ پر (وہ) کتاب اتاری جس کے معدود ورقوں میں تمام اشیاءِ گزشتہ و آئندہ کا روشن مفصّل بیان، جس کی ہر آیت کے نیچے ساٹھ ساٹھ ہزار علم، جس کی ایک آیت کی تفسیر سے ستّر ستّر (70،70) اونٹ بھر جائیں۔ اس سے زیادہ اور کیا اختصار متصوَّر (ہو گا یعنی قراٰنِ پاک کے معیّن و مختصر صفحات میں علم و حکمت کے وہ خزانے جمع فرما دیئے کہ ان کا احاطہ ناممکن ہے)۔

10) ساری کائنات حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پیشِ نظر

یا (اس حدیثِ پاک کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے) کہ شَرق تا غَرب اتنی وسیع دنیا کو میرے سامنے ایسا مختصر فرما دیا کہ میں اسے اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے سب کو ایسے دیکھ رہا ہوں کَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰی کَفِّیْ ھٰذِہٖ گویا کہ میں اپنی ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں، (جیسا کہ طبرانی وغیرہ کے نزدیک ابنِ عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے۔) (یعنی اللہ پاک کی عطا سے حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر کائنات کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں)

11) امّت کے تھوڑے عمل پر کثیر جزا

یا (اس حدیثِ پاک کا یہ مطلب ہے) کہ میری اُمّت کے تھوڑے عمل پر اجر زیادہ دیا، (جیسا کہ صحیحین میں اجیروں والی حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ میرا فضل ہے جسے چاہوں عطا کرتا ہوں۔ یعنی حضور اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی امت کے مختصر عمل پر بہت زیادہ اجر و ثواب دیا جائے گا) یا (یہ بھی معنیٰ ہو سکتے ہیں کہ) اگلی اُمّتوں پر جو اعمالِ شاقّہ طویلہ (یعنی طویل اور مشکل اعمال لازم) تھے اُن سے (یعنی حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی امّت سے) اٹھا لئے، پچاس (50) نمازوں کی پانچ رہیں اور حسابِ کرم میں پوری پچاس (یعنی ثواب پچاس کا ہی ملے گا)۔ زکوٰۃ میں چہارم مال کا چالیسواں (40) حصّہ رہا اور کتابِ فضل میں وہی رُبع کا رُبع (یعنی 25 فیصد کی بجائے اڑھائی فیصد زکوٰۃ فرض ہوئی جبکہ 25 فیصد خیرات کرنے کی ہی فضیلت ملے گی)، وَعَلٰی ھٰذَا الْقِیَاس، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن۔

12) مختصر کلام کے کثیر معانی

یہ بھی حضور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے اختصارِ کلام سے ہے کہ ایک لفظ (یعنی حدیثِ پاک اِخْتَصَرَ لِیْ اِخْتِصَارًا) کے اتنے کثیر معنیٰ (بیان ہوئے)۔

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

اللہ کریم سے دعا ہے کہ وہ ہماری مختصر زندگی کے ٹُوٹے پُھوٹے مختصر اعمال پر بے حساب اجر و ثواب عطا کر کے ہماری بے حساب مغفرت کرے اور داخلِ جنّت فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

قبر کا دبانا

حیدر علی مدنی*

بَرزَخ[1] میں پیش آنے والے معاملات میں سے ایک ضَغطَۃُ الْقَبر یعنی قبْر کا دبانا بھی ہے، حضرت سیّدنا سعید بن مسیبؒ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتُنا عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اے عائشہ! مُنکَر نکیر (سوالاتِ قبْر کرنے والے فرشتوں) کی آواز مؤمنوں کے کانوں کو ایسی محسوس ہوگی جیسا کہ آنکھوں میں اِثْمِد سُرمہ اور مؤمنین کو قبْر کا دبانا ایسا ہوگا جیسے کہ شفیق ماں سے جب بچّہ دردِ سر کی شکایت کرتا ہے تو ماں نرمی سے اس کا سَر دَباتی ہے، لیکن عائشہ! خرابی ہے اللہ پاک کی ذات میں شک کرنے والوں کیلئے انہیں قبر میں یُوں دَبایا جائے گا جیسے چٹّان کسی انڈے کو دَبائے۔ (بشری الکئیب، ص58) حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نیک کاروں کو بھی تنگیٔ قبْر ہوتی ہے مگر وہ خدا کی رحمت ہے جیسے ماں پیار سے بچّے کو گود میں دَباتی ہے جس سے بچّہ گھبرا اٹھتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 2/458)

قبْر کس کس کو دبائے گی؟ مسلمان و کافر سبھی کو قبْر دَباتی ہے البتّہ دونوں کو دبانے میں فرق ہے جیسا کہ علّامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر میّت مسلمان کی ہے تو اُس کا دبانا ایسا ہوتا ہے کہ جیسے دُور دَراز کے سفر سے واپس لوٹے بچّے کو ماں پیار کی وجہ سے زور سے چپٹا لیتی ہے۔ (منح الروض الازھر، ص294 ماخوذا) اگر کافر ہے تو اُس کو اِس زور سے دَباتی ہے کہ اِدھر کی پسلیاں اُدھر اور اُدھر کی اِدھر ہو جاتی ہیں۔ (بہار شریعت، 1/105) علّامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بعض مؤمنین بلکہ صحابی حضرت سعد بن مُعاذ رضی اللہ عنہ جیسے بزرگانِ دین کے لئے قبر کا دبانا ایسا ہی ہے جیسے کہ بیٹے کی ملاقات کی مُشتاق ماں کا اس سے گلے ملنا۔ (مرقاۃ المفاتیح، 3/111، تحت الحدیث: 1630 ملخصاً)

قبر کے دبانے کا ایک سبب: امام ابنِ ابی دنیا رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں: قبر کے دبانے کا سبب یہ ہے کہ قبر انسانوں کیلئے ماں کی حیثیت رکھتی ہے کیونکہ ان کی پیدائش اسی زمین سے ہوئی، پھر وہ کافی عرصہ زمین سے دُور رہے تو جب بعد وفات اپنی اصل کی طرف لوٹتے ہیں تو زمین انہیں ویسے ہی دَباتی ہے جیسے کسی ماں کا بیٹا سفر سے واپس آئے تو ماں اسے سینے سے چمٹاتی ہے۔ یعنی جو خداوندِ کریم کا اِطاعت گزار ہوتا ہے اسے نرمی و محبّت سے دَباتی ہے اور جو گُناہ گار ہوتا ہے اس پر ربِّ پاک کی خاطر ناراض ہوتے ہوئے سختی سے دَباتی ہے۔ (بشری الکئیب، ص58)

فرماں بردار کو دبانے کی وجہ: حضرت سیّدُنا امام نَسَفی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: فرماں بردار مسلمان کو عذابِ قبر نہیں ہوگا لیکن اسے قبْر دَبائے گی اور وہ اس کی تکلیف اور خوف کو محسوس بھی کرے گا اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اللہ پاک کی نعمتوں میں رہا لیکن کماحَقُّہ ان کا شکر اَدا نہ کرسکا۔ (بحر الکلام، ص250)

ضَغطَۃُ الْقَبر سے محفوظ و مامون شخصیات: انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسّلام کو قبر نہیں دباتی۔ (شرح الصدور، ص110) فُقَہا فرماتے ہیں کہ مجاہد اور مُرابط (اسلامی سرحد کی حفاظت کرنے والے) سے حسابِ قبر بھی نہیں ہوگا اور تنگیٔ قبر و حسابِ قبر سے محفوظ رہے گا۔ (مراٰۃ المناجیح، 5/414)

ضَغطَۃُ الْقَبر سے حفاظت کا عمل: نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس نے مَرَضُ الموت[2] میں سورۃُ الْاِخلاص کی تلاوت کی وہ فتنۂ قبر میں مبتلا نہیں ہوگا اور قبر کے دبانے سے بھی مامون رہے گا۔

(حلیۃ الاولیاء، 2/243، حدیث: 2091)

چلے قبر میں سب اکیلا لٹا کر　　　کرم یاالٰہی کرم یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص111)

---

(1) موت کے بعد سے دُنیا و آخرت کے درمیان عالَمِ بَرزَخ ہے۔ (تفسیر قرطبی، 12/6، 113)

(2) کسی مرض کے مرضُ الموت ہونے کے لیے دو باتیں شرط ہیں۔ ایک یہ کہ اس مرض میں خوفِ ہلاک و اندیشۂ موت قوّت و غلبہ کے ساتھ ہو، دوم یہ کہ اس غلبۂ خوف کی حالت میں اس کے ساتھ موت متّصل ہو اگرچہ اس مرض سے نہ مرے، موت کا سبب کوئی اور ہو جائے۔

(فتاویٰ رضویہ، 25/457 ماخوذا)

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 8 سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جا رہے ہیں۔

1 کیا حضرت آدم علیہ السّلام کو ہر چیز کا علم تھا؟

سوال: کیا حضرت آدم علیہ السّلام کو سب چیزوں کا علم تھا؟

جواب: جی ہاں! اللہ پاک قراٰنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: اور اللہ تعالیٰ نے آدم کو تمام اشیاء کے نام سکھائے۔(پ1، البقرۃ:31) اللہ پاک نے حضرت سیّدُنا آدم علٰی نَبِیِّنَا وعلیہ الصَّلٰوۃ وَالسّلام کو ہر ہر چیز کا علم عطا فرمایا چاہے وہ جاندار ہو یا بے جان۔(تفسیرِ خازن، پ1، البقرۃ، تحت الآیۃ:31، 1/44 ماخوذاً- مدنی مذاکرہ، 3 ربیع الاوّل 1440ھ)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

2 فَنا نہ ہونے والی چیزیں

سوال: وہ کون سی چیزیں ہیں جنہیں قیامت آنے کے باوجود اللہ پاک باقی رکھے گا، فَنا نہیں کرے گا؟

جواب: حضرت علّامہ جلالُ الدّین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ "اَلْبُدُوْرُ السَّافِرَۃ" میں نقل کرتے ہیں: سات چیزیں فَنا نہیں ہوں گی: 1 عرش 2 کرسی 3 لَوح 4 قلم 5 جنّت 6 جہنّم 7 رُوحیں۔

(البدور السافرۃ، ص32- مدنی مذاکرہ، 5 ربیع الآخر 1439ھ)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

3 ایصالِ ثواب کرنے کی برکت

سوال: اگر کوئی اپنی تمام نیکیاں کسی کو ایصالِ ثواب کر دے تو کیا اس کے نامۂ اعمال میں نیکیاں باقی رہیں گی؟

جواب: جی ہاں! باقی رہیں گی بلکہ ایصالِ ثواب کرنے کی برکت سے بڑھ جائیں گی۔ ایصالِ ثواب کا یہ بہت بڑا فائدہ ہے کہ جتنوں کو ایصالِ ثواب کیا جائے اُن سب کو پہنچتا ہے اور ایصالِ ثواب کرنے والے کو اُن سب کے مجموعے کے برابر ثواب بھی ملتا ہے۔

(ماخوذ از بہارِ شریعت، 1/850- مدنی مذاکرہ، 10 ربیع الآخر 1439ھ)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

4 اُمّتی اُمّتی لَب پہ جاری رہا

سوال: پیارے آقا کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جسم شریف کو جب قبر مبارک میں اُتار دیا گیا تو اس وقت مُبارک ہونٹوں پر کیا الفاظ تھے؟

جواب: مَدَارِجُ النُّبُوۃ میں ہے: حضرتِ سیّدُنا قُثَم رضی اللہ عنہ وہ شخص تھے جو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو قبرِ انور میں اُتارنے کے بعد سب سے آخر میں باہر آئے تھے، چُنانچہ ان کا بیان ہے کہ میں ہی آخری شخص ہوں جس نے حُضُورِ اَنور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا رُوئے مُنوّر قبرِ اَطہر میں دیکھا تھا، میں نے

دیکھا کہ سلطانِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم قبرِ انور میں اپنے لبہائے مبارکہ کو جُنبش فرمارہے تھے (یعنی مبارک ہونٹ ہلا رہے تھے) میں نے اپنے کانوں کو اللہ پاک کے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دَہَن (یعنی منہ) مبارک کے قریب کیا، میں نے سنا کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے تھے "رَبِّ اُمَّتِی اُمَّتِی" (یعنی پروردگار! میری اُمّت میری اُمّت)۔

(مدارج النبوۃ،2/442-مدنی مذاکرہ،4ربیع الآخر1439ھ)

پہلے سجدہ پہ روزِ اَزل سے دُرود
یادگاریِ اُمّت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش،ص305)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

5 آنکھ پھڑکنا؟

سوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ اُلٹی آنکھ کا پھڑکنا اچھا نہیں ہوتا، کیا یہ دُرست ہے؟

جواب: اسلام میں بدشگونی (یعنی بُری فال) لینا جائز نہیں ہے، غالباً لوگ اُلٹی آنکھ پھڑکنے سے بدشگونی لیتے ہیں کہ آج اُلٹی آنکھ پھڑک رہی ہے کچھ ہونے والا ہے۔ سیدھی آنکھ پھڑکے یا اُلٹی یا دونوں ہی آنکھیں پھڑکیں اس سے بدشگونی لینا جائز نہیں ہے۔(مدنی مذاکرہ،2ربیع الآخر1439ھ)

(بدشگونی کے بارے میں مزید جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "بدشگونی" پڑھئے)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

6 قبر میں مُنکَر نَکِیر

سوال: مُنکَر نَکِیر فرشتے کس شکل میں قبر میں آئیں گے؟

جواب: ایسی بھیانک شکل میں آئیں گے کہ پہلے کسی نے نہ دیکھی ہوں گی، بہارِ شریعت میں ہے: جب دفن کرنے والے دفن کرکے وہاں سے چلتے ہیں (تو) وہ (یعنی مُردہ) اُن کے جوتوں کی آواز سنتا ہے، اُس وقت اُس کے پاس دو فرشتے اپنے دانتوں سے زمین چیرتے ہوئے آتے ہیں، اُن کی شکلیں نہایت ڈراونی اور ہیبت ناک ہوتی ہیں، اُن کے بدن کا رنگ سیاہ اور آنکھیں سیاہ اور نیلی اور دیگ کی برابر (بڑی) اور شُعلہ زَن ہیں (یعنی ان سے آگ نکل رہی ہوگی) اور اُن کے مُہیب (ہیبت ناک) بال سر سے پاؤں تک، اور اُن کے دانت کئی ہاتھ کے (یعنی ان کے دانت کئی ہاتھ لمبے ہوں گے)، جن سے زمین چیرتے ہوئے آئیں گے، اُن میں ایک کو مُنکَر، دوسرے کو نَکِیر کہتے ہیں، مُردے کو جھنجھوڑتے اور جھڑک کر اُٹھاتے اور نہایت سختی کے ساتھ کَرخت (یعنی سخت) آواز میں سوال کرتے ہیں۔

(بہارِ شریعت،1/106-مدنی مذاکرہ،4ربیع الآخر1440ھ)

کھڑے ہیں مُنکَر نَکِیر سر پر نہ کوئی حامی نہ کوئی یاور!
بتا دو آکر مِرے پیمبر کہ سخت مشکل جواب میں ہے

(حدائقِ بخشش،ص181)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

7 اعلیٰ حضرت کا اصل نام

سوال: اعلیٰ حضرت کا اصل نام کیا ہے؟

جواب: محمد ہے، آپ کے دادا جان نے احمد رضا کہہ کر پکارا اور اسی نام سے آپ کی شہرت ہوئی۔(تذکرۂ امام احمد رضا،ص2ملخصاً)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

8 اعلیٰ حضرت اور حج

سوال: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے کتنے حج اور عمرے کئے ہیں؟

جواب: دو حج کئے ہیں، عمرے کے لئے شاید علیحدہ سے کوئی سفر نہیں کیا۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

اوقات تکیے کے غِلاف سے تیل کی بدبو آرہی ہوتی ہے ▪ بیسن میں مونچھیں تراشنے کے بعد بال اس میں یُونہی چھوڑ دیتے ہیں، اس میں تھوکنے یا پان کی پچکاری مارنے کے بعد پانی نہیں ڈالتے ▪ بعض اوقات گھر یا جیب کی کنگھی کو دھوئے ایک عرصہ گزر چکا ہوتا ہے اور وہ میل کچیل سے کالی پڑ جاتی ہے، اسی طرح نائی کی دکان کی کنگھیاں جنہیں ہر کوئی آکر استعمال کرتا ہے، ان کی حالت بھی بہت خراب ہو رہی ہوتی ہے ▪ مہینے دو مہینے میں اپنے اور اپنے بچّوں کے بیگ بھی صاف کرنے کی حاجت ہوتی ہے بعض اوقات اس میں کھانے پینے کی چیزیں رکھ دی جاتی ہیں جس کی وجہ سے بیگ میں بدبُو ہو جاتی ہے۔

صفائی کے دِینی اور دنیوی فوائد: اگر انسان خود صاف ستھرا اور اس کے آس پاس کا ماحول بھی صفائی والا ہو تو یہ اس کے بدن اور اس کی سوچ کے صحّت مند بننے میں بڑا مددگار ثابت ہو سکتا ہے، جب بدن اور سوچ صحّت مند اور دُرست ہوں تو آدمی دِین و دنیا کے بے شمار کام عمدگی (خوبی) کے ساتھ بجالا سکتا ہے۔ جب وہ عبادت کرے گا تو اس میں بھی اس کو لذّت آئے گی اور خُشوع و خُضوع حاصل ہو گا، یونہی جب آدمی کا ظاہر صاف ہوتا ہے تو اس کا اَثر اس کے باطن پر بھی پڑتا ہے کیونکہ ان دونوں کا آپس میں تعلق ہوتا ہے۔

کون کس کی طرف مائل ہوتا ہے؟ آدمی غور کرے کہ صاف ستھرا شخص اسے کتنا پسند آتا ہے، ایسے شخص کے ساتھ رہنا، اس کے قریب بیٹھنا کس قدر اچھا لگتا ہے، پھر طبیعتوں کا بھی میلان ہوتا ہے، صاف ستھرا آدمی صاف ستھرے لوگوں میں بیٹھتا ہے جیسا کہ مثال بیان کی جاتی ہے کہ اَلْجِنْسُ اِلَی الْجِنْسِ یَمِیْلُ یعنی ہر جنس اپنی جنس کی طرف مائل ہوتی ہے۔

حکایت: ایک مرتبہ کوّے اور کبوتر میں دوستی ہوگئی، ایک شخص نے جب یہ دیکھا تو سوچا کہ کبوتر اور کوّے کا کیا ملاپ! یہ دونوں تو الگ الگ ہیں، آخر کبوتر اور کوّے کی ایک دوسرے کے ساتھ دوستی کیسے ہوگئی؟ چنانچہ اس نے غور کیا تو پتا چلا کہ کبوتر بھی لنگڑا تھا اور کوّا بھی، دونوں کو ان کی ایک جیسی صفت نے دوست بنا دیا۔ آپ اپنی صفات کا جائزہ لیں، آپ کی جیسی صفات ہوں گی آپ بھی اس طرف جائیں گے، یونہی جیسے آپ ہیں ویسے ہی لوگ آپ کے قریب آئیں گے۔

حکایت: ایک مرتبہ جالینوس (یونان کا مشہور طبیب) کہیں جارہا تھا، ایک پاگل شخص اس کے قریب آیا اور اس کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کرنے لگا۔ جالینوس گیا اور اپنے خادم کو کہنے لگا کہ فُلاں مَعْجُون (دوائی) لے آؤ، میں اسے کھاؤں گا۔ خادم نے عرض کی: یہ آپ کے کھانے کا نہیں۔ جالینوس کہنے لگا: میں تو یہی مَعْجُون کھاؤں گا۔ خادم نے کہا: یہ مَعْجُون آپ نہیں کھا سکتے یہ پاگلوں کے لئے ہے۔ جالینوس نے کہا: اگر میں پاگل نہیں ہوں تو وہ پاگل میرے نزدیک آیا کیوں؟ یقیناً میرے اندر کوئی ایسی چیز ہوگی جبھی تو وہ میرے قریب آیا! یہ واقعہ سمجھانے کے لئے ہے، صفائی ستھرائی، خوشبو، نظافت و پاکیزگی اگر ہماری طبیعتوں کا حصّہ ہوگی تو ہمارے قریب بھی ایسے ہی لوگ ہوں گے۔

مسجد کی صفائی کی فضیلت: مسجد کی صفائی کی فضیلت کے بارے میں دو فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ملاحظہ فرمایئے: (1) جس نے مسجد سے اَذِیَّت دینے والی چیز (مثلاً تنکا، کنکر، مٹی وغیرہ) نکالی تو اللہ پاک اس کے لئے جنّت میں ایک گھر بنائے گا۔ (ابن ماجہ، 1/419، حدیث: 757) (2) مسجدیں تعمیر کرو اور ان سے کوڑا کرکٹ نکالو، پس جس نے اللہ کریم کی رضا حاصل کرنے کے لئے مسجد بنائی، اللہ کریم اس کے لئے جنّت میں ایک گھر بنائے گا اور اس سے کُوڑا کرکٹ نکالنا حُورِ عین کے مہر ہیں۔ (معجم کبیر، 3/19، حدیث: 2521 ملتقطاً)

میری تمام عاشقانِ رسول سے **فریاد** ہے کہ اپنے زیرِ استعمال ہر ہر چیز کا جائزہ لیں اور خود کو اور اپنے آس پاس کے ماحول کو صاف ستھرا بنانے کی کوشش کریں، اس کی برکتیں آپ خود دیکھیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ

نماز میں لُقمہ دینا / اذانِ مغرب کا وقت

مفتی محمد ہاشم خان عطاری مدنی*

دار الافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک وبیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے پانچ منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

1 نماز کے اندر غیر محل میں لُقمہ لینا اور دینا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ امام مغرب کی نماز میں قعدۂ اُولیٰ بھول کر سیدھا کھڑا ہو گیا، امام کے مکمل سیدھا کھڑے ہونے کے بعد ایک شخص نے لُقمہ دیا تو امام لُقمہ لے کر بیٹھ گیا اور آخر میں سجدۂ سہو کر کے نماز مکمل کرلی۔ معلوم یہ کرنا ہے کہ اس صورت میں امام، دیگر مقتدیوں اور لُقمہ دینے والے مقتدی کی نماز ہو گئی یا نہیں؟ سائل: نعیم عطاری (اسلامیہ پارک، لاہور)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

دریافت کی گئی صورت میں امام اور تمام مقتدیوں کی نماز فاسد ہو گئی کہ جب امام سیدھا کھڑا ہو چکا تھا تو اب لقمہ دینے کا محل نہیں تھا کہ سیدھا کھڑے ہونے سے سجدۂ سہو واجب ہو چکا اب اس سے زائد کسی خلل کا اندیشہ نہیں تھا جس سے بچنے کے لئے لقمہ کی اجازت ہوتی تو مقتدی کا لقمہ دینا محض بے جا و بے محل تھا اور بے محل لقمہ دینے والے کی نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ اور ایسا لقمہ لینے سے امام کی نماز بھی فاسد ہو جاتی ہے لہٰذا بے محل لقمہ لینے سے جب امام کی نماز فاسد ہوئی تو اس کے پیچھے تمام مقتدیوں کی نماز بھی فاسد ہو گئی۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 قراٰن پاک سامنے یا کمر کے پیچھے ہو تو نماز کا حکم؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر بند قراٰن پاک نمازی کے سامنے ہو یا بالکل کمر کے پیچھے ہو تو نماز ہو جائے گی؟ سائل: حاجی رحمت علی (لاہور)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

نماز میں نمازی کے سامنے یا کمر کے پیچھے قراٰن پاک رکھا ہونے کی صورت میں نماز تو ہو جائے گی کہ یہ وجہِ فساد نہیں، البتہ جب سامنے ایسی جگہ رکھا ہو کہ خشوع و خضوع کے ساتھ نماز پڑھتے ہوئے حالتِ قیام میں سجدہ کی جگہ پر نظر رکھنے کی صورت میں نمازی کو وہ نظر آئے اور اُس پر موجود نقش و نگار اور لکھائی وغیرہ نمازی کی توجہ کے بٹنے کا سبب بنے تو مکروہ ہے۔ اسی طرح قراٰن پاک کو پیٹھ کرنا بھی خلافِ ادب ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

3 مُردہ پیدا ہونے والے بچّے کی تجہیز و تکفین

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ مسلمان کا جو بچّہ ماں کے پیٹ میں ہی مر گیا اور مُردہ پیدا ہوا تو اس کو غسل اور کفن دیا جائے گا؟ اور نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی؟ اور کیا اس کو قبرستان میں دفن کرنا درست ہے؟ سائل: احمد احسن عطاری (داروغہ والا، لاہور)

* دارالافتاء اہلِ سنت، لاہور

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ماں کے پیٹ سے ہی جو بچّہ مُردہ پیدا ہوا، اس کے لئے غسل و کفن بطریقِ مسنون نہیں اور اس پر نمازِ جنازہ بھی نہیں پڑھی جائے گی، اُسے ویسے ہی نہلا کر ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کردیں گے اور اسے قبرستان میں دفن کرنا درست ہے۔ بچّے کا غسل و کفن بطریقِ مسنون اور جنازہ کی نماز تب ہے جب اکثر حصہ باہر آگیا ہو اور اس کے زندہ ہونے کی کوئی علامت مثلاً حرکت کرنا یا آواز نکالنا وغیرہ پائی جائے۔ اکثر کی مقدار یہ ہے کہ سر کی جانب سے ہو تو سینہ تک اکثر ہے اور پاؤں کی جانب سے ہو تو کمر تک اکثر ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

4 اذانِ مغرب کا وقت کب شروع ہوتا ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ اذانِ مغرب کا وقت کب شروع ہوتا ہے، غروبِ آفتاب کے فوراً بعد اذان دینی چاہئے یا چند منٹ ٹھہر کے، برائے کرم اس بارے میں شرعی راہنمائی فرمادیں۔ سائل: حاجی اللہ دتہ (تحصیل صفدر آباد، ضلع شیخوپورہ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

غروبِ آفتاب ہوتے ہی نمازِ مغرب کا وقت شروع ہوجاتا ہے، اور جیسے ہی غروبِ آفتاب کا یقین ہو جائے بغیر تاخیر کئے اذانِ مغرب دے دینی چاہئے کہ بلاعذرِ شرعی اذانِ مغرب میں تاخیر کرنا خلافِ سنّت ہے۔ البتہ فی زمانہ بلند و بالا عمارات، اور علمِ توقیت سے ناواقفیت کی وجہ سے عوام غروبِ آفتاب کا صحیح اندازہ لگا سکیں، یہ بہت مشکل ہے، اس لئے بہتر یہ ہے کہ ہر علاقے کے لوگ معتبر سنی عُلَماء کے بنائے ہوئے اوقاتِ نماز کے نقشہ جات کی اتباع کریں جو انہوں نے اس علاقے کے لئے ترتیب دیا ہو۔ اس سلسلہ میں مکتبۃُ المدینہ سے شائع ہونے والے نظامُ الْاَوقات کافی مفید و مستند ہیں۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

5 داڑھی مُونڈنے پر اُجرت لینا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ داڑھی مُونڈنے پر اُجرت لینا کیسا؟ حلال ہے یا حرام ہے؟ سائل: ناظم علی (جامعہ ہجویریہ، لاہور)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

کم از کم ایک مُشت داڑھی رکھنا واجب ہے اور مُونڈنا یا مُونڈوانا دونوں حرام ہیں، چونکہ حرام کام پر اجارہ کرنا ناجائز و گناہ ہے، لہٰذا اس کی اُجرت حرام ہے، جس سے یہ اُجرت لی ہے اسے واپس کرے وہ نہ رہے ہوں تو ان کے ورثہ کو دے اور اگر پتا نہ چلے تو فقیروں پر اسے صدقہ کردے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

دنیا بھر میں کسی بھی جگہ کے نمازوں اور سحری و افطاری کے درست اوقات جاننے کے لئے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawatteislami.net وِزٹ (Visit) کیجئے یا دعوتِ اسلامی کی آئی ٹی مجلس کی تیار کردہ موبائل ایپلی کیشن Prayer Times انسٹال کیجئے۔

عقل مند بادشاہ
The wise king

محمد گل ریز رضا مصباحی*

پیارے بچّو! آج ہم آپ کو ایسے شہر کے بارے میں بتاتے ہیں جہاں ایک عجیب و غریب قانون تھا کہ سال کے آخر میں جو بھی اجنبی آدمی اس شہر میں پہلی مرتبہ داخل ہوتا تو وہاں کے لوگ اس کا بڑا زور دار استقبال کرتے اور نعرے لگاتے: بادشاہ سلامت! بادشاہ سلامت! پھر اسے ایک سال کے لئے اپنا بادشاہ بنالیتے۔ چنانچہ ایک دن دُور دَراز کے علاقے سے ایک نوجوان اس شہر میں داخل ہوا، لوگوں نے اسے دیکھا تو بادشاہ سلامت بادشاہ سلامت کے نعرے لگاتے ہوئے اسے شہر میں لے گئے اور بادشاہ کی کُرسی پر بٹھادیا، نوجوان کو جب کچھ سکون ملا تو اس نے پوچھا: مجھ سے پہلے جو بادشاہ تھا اس کا کیا ہوا؟ لوگوں نے کہا: سال کے آخر میں اس شہر میں پہلی مرتبہ داخل ہونے والے اجنبی انسان کو ہم صرف ایک سال کے لئے بادشاہ بناتے ہیں اور سال گزرنے کے بعد یہاں سے دور ایسے جنگل میں چھوڑ آتے ہیں جہاں وہ اگر بھوک سے نہ بھی مرے تو وہاں کے سانپ، بچھو اور درندے اسے مار ڈالتے ہیں اور اس طرح وہ ہلاک ہوجاتا ہے۔ نوجوان نے جب یہ سنا تو بہت خوف زَدہ ہوا لیکن پھر خود کو سنبھالتے ہوئے کہا: مجھے وہ جگہ دکھائیں جہاں پر آپ ہر بادشاہ کو ایک سال بعد چھوڑ کر آتے ہیں چنانچہ لوگ اسے وہاں لے گئے اس جگہ کا اچھی طرح جائزہ لینے کے بعد اس نے اپنی ایک سال کی بادشاہت میں اس شہر میں بہت اچھے اچھے کام کئے، لوگوں کو ہر طرح کا آرام پہنچایا اور شہر سے لے کر اسی جنگل تک ایک خوب صورت شاہراہ (سڑک) تیار کرائی اور اس کے کناروں پر بہت ساری کھانے پینے کی دکانیں بنوائیں اور دور دراز سے لوگوں کو لاکر یہاں بسادیا وہ جنگل جسے دیکھ کر لوگوں کو ڈر لگتا تھا اب ایک خوب صورت شہر بن چکا تھا جسے دیکھنے کے لئے لوگ دُور دور سے آنے لگے جب اس کی بادشاہت کا ایک سال مکمل ہوا تو اس نے کہا: مجھے بھی وہاں چھوڑ آؤ جہاں تم لوگ دوسرے بادشاہوں کو چھوڑ کر آتے تھے تو لوگوں نے کہا: آج سے آپ ہمارے مستقل بادشاہ ہیں ہم وہاں ان بادشاہوں کو چھوڑ کر آتے تھے جو اپنی ایک سال کی بادشاہت کی خوش حال زندگی پاکر بعد کی زندگی کو بھول جاتے تھے کہ انہیں وہاں بھی جانا ہے جہاں کوئی انسان نہیں ہے صرف سانپ بچھوؤں اور درندوں کا ٹھکانہ ہے جبکہ آپ اپنی ایک سالہ بادشاہت میں بعد کی زندگی کو نہیں بھولے اور اس کے لئے پہلے ہی سے سارے انتظامات کرلئے ہیں۔ آپ عقل مند اور دُور اندیش انسان ہیں اس لئے اب آپ ہی ہمارے بادشاہ رہیں گے۔

پیارے بچو! ہم نے اس واقعہ سے سیکھا کہ دنیا کی زندگی کی مُدّت چند سال ہے اور آخرت کی زندگی ہمیشہ رہنے والی ہے۔ آخرت کی زندگی اسی شخص کی اچھی رہے گی جو یہاں نیک عمل کرے گا اس کا فائدہ اسے قبر میں، میدانِ محشر میں، جنّت میں ہر جگہ نظر آئے گا اور اگر دنیا کی زندگی کو اچھا نہ بنایا نیک کام نہ کئے تو اس کے نقصانات قبر، میدانِ محشر، دوزخ ہر جگہ تکلیف و عذاب کی صورت میں برداشت کرنے ہوں گے۔ عَقْل مَنْد وہ ہے جو اس تھوڑی سی زندگی کو اچھے کاموں میں گزارے تاکہ بعد کی زندگی جو ہمیشہ کے لئے ہے وہ اچھی اور عمدہ رہے۔

* مُدرِّس جامعۃ المدینہ، ناگپور ہند

جانوروں کی سبق آموز کہانیاں

بہرا مینڈک

Deaf frog

ابو معاویہ عطاری مدنی*

ایک بہرا مینڈک (Deaf Frog) اُچھلتے کُودتے گھر سے سیر کرنے نکلا۔ بارش کی وجہ سے ہر طرف ٹھہرا ہوا پانی اس کی خوشی بڑھا رہا تھا۔ اپنی مستی میں مگن مینڈک کُودتے کُودتے اچانک ایک گڑھے (Pit) میں گر گیا۔ وہاں پہلے سے دوسرے مینڈک کئی سالوں سے رہ رہے تھے۔ یہ مینڈک پہلے تو گھبرا گیا کہ کس جگہ آ گیا ہے! مگر رَفتہ رَفتہ جان گیا کہ کسی گڑھے میں گر کر پھنس گیا ہے۔ کچھ دیر بعد جب اس مینڈک نے باہر نکلنے کے لئے کوشش کرنا شروع کی تو اس گڑھے میں موجود دوسرے مینڈک ہنس ہنس کر اس سے کہنے لگے: ارے بھائی! اتنی محنت کیوں کر رہے ہو، اس کا کوئی فائدہ نہیں، ہماری عمریں اس گڑھے میں گزر گئیں مگر یہاں سے نہیں نکل پائے، تم بھی بات مان لو، محنت کرنا چھوڑ دو اور ہمارے ساتھ رہنے کے لئے اپنا ذہن بنالو۔ مگر نیا مینڈک چونکہ بہرا (یعنی اسے سنائی نہیں دیتا) تھا، اس لئے کسی کی پرواہ کئے بغیر مسلسل باہر نکلنے کی کوشش میں لگا رہا۔ کافی بار گرنے کے بعد بالآخر وہ اس گڑھے سے نکلنے میں کامیاب ہو گیا جبکہ ہمت ہارنے والے دوسرے مینڈک وہیں قید رہ گئے۔

پیارے بچّو! اپنے مقصد کو حاصل کرنے میں مسلسل محنت کرتے رہیں، ہمت نہ ہاریں۔ دوسروں کی ایسی باتیں جو ہمت توڑنے اور مایوسی والی ہوں، انہیں سننے سے اس مینڈک کی طرح بہرے ہو جائیں اور اپنے مقصد کو پانے میں مصروف رہیں، اِنْ شَآءَ اللہ! ضرور کامیابی ملے گی۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

سوال: نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے آسمان و زمین میں کتنے اور کون کون سے وزیر ہیں؟

جواب: چار وزیر ہیں، دو آسمان میں اور دو زمین پر، آسمان میں حضرت سیّدنا جبرائیل اور حضرت سیّدنا میکائیل علیہما السّلام جبکہ زمین پر حضرت سیّدنا ابوبکر صدّیق اور حضرت سیّدنا عُمر فاروق رضی اللہ عنہما۔ (ترمذی، 5/382، حدیث: 3700)

سوال: جنّت پر مُقرّر نگران فرشتے کا نام کیا ہے؟

جواب: حضرت سیّدنا رضوان علیہ السّلام۔

(مسندِ شہاب، 2/130، حدیث: 1036)

سوال: غَسِیلُ الملائکۃ کن کا لقب ہے؟

جواب: حضرت سیّدنا حَنظلہ بن ابو عامر انصاری رضی اللہ عنہ کا۔ فرشتوں نے ان کو شہادت کے بعد غسل دیا تھا اس وجہ سے یہ لقب مشہور ہو گیا۔ (طبقاتِ ابن سعد، 5/49)

سوال: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے پہلا بیان کس عُمر میں فرمایا؟

جواب: چھ سال کی عمر میں۔ (فیضانِ امام اہلِ سنت، ص20)

سوال: اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اُردو زبان میں پہلی کتاب کس عمر میں لکھی؟

جواب: تقریباً 22 سال کی عمر میں۔ (سابقہ حوالہ)

سوال: فتاویٰ رضویہ میں کتنے سوالوں کے جوابات موجود ہیں؟

جواب: کم و بیش 6 ہزار 747 سوالوں کے۔

(سابقہ حوالہ، ص155)

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

امامِ اہلِ سنت کی والدین کو نصیحتیں

بلال حسین عطاری مدنی*

علمائے کرام نے جہاں دیگر معاملاتِ زندگی میں ہماری تربیت فرمائی وہیں والدین کو بچوں کے حُقوق اور ان کی تربیت کے حوالے سے بھی جابجا تربیتی نِکات (Points) سے نوازا ہے۔ ویسے تو بچوں کے حقوق اور ان کی تربیت پر بہت سی مختصر اور تفصیلی کتابیں لکھی گئی ہیں مگر اس حوالے سے امامِ اہلِ سنّت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے فتاویٰ رضویہ میں جو رسالہ "مَشْعَلَةُ الْاِرْشَاد فِی حُقُوْقِ الْاَوْلَاد"(1) تحریر فرمایا وہ انتہائی مختصر اور احادیثِ مُبارکہ کا نچوڑ ہے۔ ذیل میں اس رسالے سے ماں باپ کے لئے اولاد کے متعلق چند مُنتخب نِکات (Selected Points) پیشِ خدمت ہیں:

❀ جب بچّہ پیدا ہو فوراً سیدھے کان میں چار بار اذان اور بائیں کان میں تین بار تکبیر کہیں تاکہ بچّہ شیطانی وسوسوں اور مِرگی سے محفوظ رہے ❀ کسی عالمِ دین، بزرگ یا نیک شخص سے گُھٹی دِلوائیں جس کا طریقہ یہ ہے کہ گُھٹی دینے والا چھوہارا یا کوئی اور میٹھی چیز چبائے اور پھر بچّے کے منہ میں ڈال کر تالو پہ مَل دے ❀ ساتویں، نہ ہوسکے تو چودھویں ورنہ اکیسویں دن عقیقہ کریں ❀ سر کے بال اُتروائیں ❀ بالوں کے برابر چاندی تول کر خیرات کریں ❀ سر پر زعفران لگائیں ❀ اچّھا نام رکھیں ❀ بچّہ جو مانگے اچھے طریقے سے دیں ❀ پیار میں بھی بُرے نام نہ رکھیں کہ جو نام ایک بار پڑ جائے وہ مشکل سے چُھوٹتا ہے ❀ خدا کی اِن امانتوں کے ساتھ شفقت و محبّت کا برتاؤ رکھیں ❀ بہلانے کے لئے جُھوٹا وعدہ نہ کریں کیونکہ بچّوں سے بھی وہی وعدہ کرنا جائز ہے جس کو پورا کرنے کا ارادہ ہو ❀ چند بچّے ہوں تو جو چیز دیں سب کو برابر دیں، ایک کو دوسرے پر ترجیح (Priority) نہ دیں ❀ سفر سے آئیں تو ان کے لئے کچھ تحفہ ضرور لائیں ❀ زبان کھلتے ہی اللہ اللہ اور پھر پورا کلمۂ طیّبہ: "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه" سکھائیں ❀ جب بچّوں کو کچھ سمجھ بُوجھ آنے لگے تو انہیں کھانے پینے، اُٹھنے بیٹھنے وغیرہ کے طور طریقے سکھانا شروع کردیں ❀ قراٰنِ پاک مکمل پڑھ لینے کے بعد بھی تلاوت کرتے رہنے کی تاکید کریں ❀ اسلامی عقائد سکھائیں کہ بچّہ فطرتاً دینِ اسلام اور حق بات قبول کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے اس وقت کا بتایا پتھر پر لکیر کی طرح ہوگا ❀ حضورِ اقدس رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کی محبّت و تعظیم ان کے دل میں ڈالیں کہ یہ اصلِ ایمان و عینِ ایمان ہے ❀ بُزرگانِ دین کی محبّت و عظمت کی تعلیم دیں کیونکہ یہ باتیں ایمان کی سلامتی کا ذریعہ ہیں ❀ سات سال کی عمر سے نماز کی زبانی تاکید شروع کردیں ❀ پڑھانے سکھانے میں نرمی رکھیں ❀ مناسب موقع پر سمجھائیں مگر بددُعا نہ دیں کیونکہ اس سے اور زیادہ بگاڑ کا اندیشہ ہے ❀ پڑھائی کے زمانے میں ایک وقت کھیلنے کا بھی دیں تاکہ طبیعت میں نَشاط (Cheerfulness) باقی رہے ❀ بُری صحبت میں ہرگز نہ بیٹھنے دیں کہ بُری صحبت زہریلے سانپ سے بھی زیادہ خطرناک ہے ❀ کوئی ایسا کام کہنا ہو جس میں اندیشہ ہے کہ وہ نہیں مانے گا تو اسے حکم دینے کے انداز میں نہیں بلکہ نرمی کے ساتھ مشورہ دینے کے انداز میں کہیں تاکہ وہ نافرمانی کے گناہ سے محفوظ رہے۔

(فتاویٰ رضویہ، 24/451تا455ملخصاً)

مولائے کریم ہمیں امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کے مطابق اپنی اولاد کی تربیت کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) یہ رسالہ تسہیل و تخریج کے ساتھ بنام "اولاد کے حقوق" دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ سے شائع ہوچکا ہے۔

* ماہنامہ فیضانِ مدینہ، کراچی

محمد ارشد عطاری مدنی*

حَفْصَہ بیٹی! کیا بات ہے؟ کافی پریشان لگ رہی ہو؟ **جُنید صاحب** نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ **حَفْصَہ:** جی ابو جان! میں ریاضی (Math) کے سوال حل (Solve) کر رہی تھی، سبھی ہوگئے ہیں صرف ایک سوال حل نہیں ہو رہا۔ جنید صاحب نے حَفْصَہ کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا: لائیے! میں آپ کی مدد کرتا ہوں۔ جنید صاحب نے کاپی لی اور آسان انداز میں اُسے سمجھاتے ہوئے وہ سوال حل کر دیا۔ حَفْصَہ نے خوش ہو کر کہا: واہ! ابّوجان! آپ نے تو میری مشکل آسان کر دی، آپ نے کتنی جلدی حل کر دیا! **جُنید صاحب** نے حَفْصَہ کو پیار کرتے ہوئے کہا: میں آپ کو ایک بہت بڑے عالمِ دِین کا ریاضی (Math) سے متعلق سچّا واقعہ سناتا ہوں۔ ایک یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر سَر ضیاء الدین نے یورپ میں تعلیم حاصل کی تھی اور برِّعظیم کے ٹاپ کے ریاضی دانوں (Mathematicians) میں سے ایک تھے۔ Math کے ایک سوال میں انہیں مشکل پیش آئی، بہت حل کرنے کی کوشش کی مگر Solve نہ ہو سکا، آخر کار انہوں نے سوال کے حل کے لئے جرمنی جانے کا فیصلہ کیا۔ ان کے ایک دوست مولانا سلیمان بہاری صاحب نے مشورہ دیتے ہوئے کہا: بریلی جاکر اعلیٰ حضرت سے اپنا مسئلہ حل کروالیجئے۔ ڈاکٹر صاحِب نے حیرت سے کہا کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں! کیا یہ ریاضی کا مسئلہ کوئی ایسے عالم صاحب بھی حل کر سکتے ہیں جو کبھی کالج بھی نہ گئے ہوں، ناں بابا! میں بریلی جاکر اپنا وقت ضائع نہیں کرسکتا۔ ڈاکٹر صاحب کے دوست نے بہت اصرار کیا، آخر کار وہ اعلیٰ حضرت کے پاس چلے ہی گئے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت ناساز تھی، لہٰذا ڈاکٹر صاحب نے عَرض کی: حضرت! میرا مسئلہ بے حد مشکل ہے، ایک دَم حل کرنے جیسا نہیں، ذرا اطمینان کی صورت ہو تو عرض کروں۔ آپ نے فرمایا: آپ بیان کیجئے۔ ڈاکٹر صاحِب نے مسئلہ پیش کیا، آپ نے فوراً اس کا حل ارشاد فرمادیا، جواب سُن کر ڈاکٹر صاحب سکتے میں آگئے اور بے اختیار بول اُٹھے کہ آج تک علمِ لَدُنّی (یعنی بغیر کتابیں پڑھے، اللہ پاک کی طرف سے ملنے والے علم) کا سُنتے تو تھے مگر آج آنکھوں سے دیکھ لیا۔ میں تو جرمنی جانے کا پکّا ارادہ کرچکا تھا، مگر میرے دوست نے راہبری فرمائی۔ اعلیٰ حضرت نے اپنا لکھا ہوا رسالہ ڈاکٹر صاحب کو دیا جسے دیکھ کر وہ حیران رہ گئے اور کہنے لگے: میں نے تو اِس علم کو حاصل کرنے کیلئے کئی ملکوں (Countries) کا سفر کیا، بہت پیسے خرچ کئے، تب کچھ معلومات ہوئیں مگر آپ کے علم کے آگے تو میں محض ایک طِفلِ مکتب (ناتجربہ کار) ہوں۔ یہ تو بتائیے، اس فَن میں آپ کا اُستاد کون ہے؟ فرمایا: کوئی اُستاد نہیں۔ آپ جو کچھ مُلاحظہ فرمارہے ہیں یہ سب نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہی کا کرم ہے۔ **حَفْصَہ:** ابّوجان! اعلیٰ حضرت عالمِ دین تھے یا ریاضی دان؟ **ابّوجان:** اعلیٰ حضرت بہت بڑے مُفتی اور عالمِ دین ہونے کے ساتھ ساتھ ایک دو نہیں بلکہ کم و بیش 55 عُلوم (Subjects) میں ماہر (Expert) تھے۔ اعلیٰ حضرت کا نام کیا تھا؟ **حَفْصَہ** نے سوال کیا تو **جنید صاحب** نے بتایا: ان کا نام احمد رضا خان تھا۔ حَفْصَہ نے پھر پوچھا: تو انہیں اعلیٰ حضرت کیوں کہتے ہیں؟ **جنید صاحب:** بیٹی! یہ ان کا لقب ہے کیونکہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانے کے بہت بڑے عالم تھے، اس وجہ سے لوگ انہیں اعلیٰ حضرت کہتے ہیں۔ **حَفْصَہ** نے اپنی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے کہا: اعلیٰ حضرت کے بارے میں معلومات کہاں سے ملیں گی؟ **جنید صاحب** اُٹھ کر بک شیلف کے پاس گئے اور 2 رسالے حَفْصَہ کو تھماتے ہوئے کہا: امیرِ اہلِ سنّت علّامہ محمد الیاس قادری صاحب کے یہ 2 رسالے "تذکرۂ امام احمد رضا" اور "بریلی سے مدینہ" پڑھ لیجئے۔ ابّوجان! میرا تھوڑا سا ہوم ورک باقی ہے، اِسے مکمل کرنے کے بعد میں اِنہیں پڑھوں گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ! **جنید صاحب:** بہت خوب، بیٹا! اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو مجھ سے پوچھ لینا، **حفصہ:** جی اچّھا! ضرور پوچھوں گی۔

*شعبہ فیضانِ قراٰن، المدینۃ العلمیہ، کراچی

انجانے خوف

محمد آصف عطاری مدنی*

پیارے اسلامی بھائیو! اپنا ذہن بنالیجئے کہ وہی ہوتا ہے جو منظورِ خدا ہوتا ہے، کالی بلّی کے راستہ کاٹنے یا گھر کی چھت پر اُلّو کے بولنے سے ہمیں کچھ نقصان نہیں پہنچے گا، کتنے ہی لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کے سامنے سے کالی بلی (Black Cat) نہیں گزرتی پھر بھی انہیں کوئی نہ کوئی نقصان اُٹھانا پڑتا ہے لہٰذا کالی بلی میں کوئی نُحوست نہیں ہے۔ سُورۂ توبہ میں اللہ پاک مسلمانوں سے اِرشاد فرماتا ہے کہ یوں کہا کریں: ﴿لَنْ یُّصِیْبَنَاۤ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَاۚ هُوَ مَوْلٰىنَاۚ وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ(۵۱)﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: ہمیں نہ پہنچے گا مگر جو اللہ نے ہمارے لئے لکھ دیا وہ ہمارا مولیٰ ہے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسا چاہیے۔ (پ10، التوبۃ:51) امام فخر الدّین رازی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں: اس آیتِ مبارکہ کا معنٰی یہ ہے کہ ہمیں کوئی خیر و شر، خوف واُمید، شدّت و سختی نہیں پہنچے گی مگر وہی کہ جو ہمارا مقدر ہے اور اللہ کریم کے پاس لوحِ محفوظ پر لکھی ہوئی ہے۔ (تفسیر کبیر، پ10، التوبۃ، تحت الآیۃ:51، 6/66)

رِزْق اور مصیبتوں کو لکھ دیا گیا ہے: سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: اللہ پاک نے ہر ایک جان کو پیدا فرمایا ہے اور اس کی زندگی، رِزْق اور مصیبتوں کو لکھ دیا ہے۔ (ترمذی، 4/57، حدیث: 2150 ملتقطاً) لہٰذا ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمارا اس بات پر یقینِ کامل ہونا چاہئے کہ رَنج ہو یا خُوشی! آرام ہو یا تکلیف! اللہ پاک کی طرف سے ہے اور جو مشکلات، مصیبتیں، تنگیاں اور بیماریاں ہمارے نصیب میں نہیں لکھی گئیں وہ ہمیں نہیں پہنچ سکتیں۔

نقصان نہیں پہنچا سکتے: نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت سیّدُنا عبدُاللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا: یقین رکھو کہ اگر پوری اُمّت اس پر متفق ہوجائے کہ تم کو نفع پہنچائے تو وہ تم کو کچھ نفع نہیں پہنچاسکتی مگر اس چیز کا جو اللہ نے تمہارے لئے لکھ دی اور اگر سب اس پر متفق ہوجائیں کہ تمہیں کچھ نقصان پہنچادیں تو ہر گز نقصان نہیں پہنچا سکتے مگر اس چیز سے جو اللہ نے لکھی۔ (ترمذی، 4/231، حدیث: 2524 ملتقطاً) حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ نے اِس حدیثِ پاک کے تحت جو وضاحت فرمائی ہے اس سے حاصل ہونے والے نِکات پیشِ خدمت ہیں: * یعنی ساری دنیا مِل کر تم کو نفع نہیں پہنچا سکتی اگر کچھ پہنچائے گی تو وہ ہی جو تمہارے مقدر میں لکھا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کا لکھا ہوا نفع دنیا پہنچا سکتی ہے۔ طبیب کی دوا شِفا دے سکتی ہے، سانپ کا زہر جان لے سکتا ہے مگر یہ اللہ تعالیٰ کا طے شُدہ اس کی طرف سے (ہے)، حضرت یوسف (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) کی قمیص نے دیدۂ یعقوبی (یعنی حضرت سیّدُنا یعقوب علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی آنکھوں) کو شِفا بخشی، حضرت عیسیٰ (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) مُردے زندہ، بیمار اچھے کرتے تھے مگر اللہ کے اِذن (یعنی اِجازت) سے * لکھنے سے مراد لوحِ محفوظ میں لکھنا ہے اگرچہ وہ تحریر قلم نے کی مگر چونکہ اللہ کے حکم سے کی تھی اس لیے کہا گیا کہ اللہ نے لکھا مطلب ظاہِر ہے کہ اگر سارا جہاں مل کر تمہیں کوئی نقصان دے تو وہ بھی طے شدہ پروگرام کے تحت ہوگا کہ لوحِ محفوظ میں یوں ہی لکھا جاچکا تھا * خیال رہے کہ تدبیر بھی تقدیر میں آچکی ہے لہٰذا تدبیر سے غافل نہ رہو مگر اس پر اِعتماد نہ کرو نظر اللہ کی قدرت و رحمت پر رکھو۔ (مراٰۃ المناجیح، 7/117، 118 ملتقطاً)

پیارے اسلامی بھائیو! مصیبت آنے پر خود کو اللہ پاک سے ڈرانے، صَبر پر استقامت پانے اور غلط قدم اٹھانے سے خود کو

* مُدیر (Chief Editor) ماہنامہ فیضانِ مدینہ، کراچی

بچانے کے لئے توبہ و اِستغفار کرتے ہوئے یہ ذِہن بھی بنایئے کہ ہم پر جو مُصیبت نازِل ہوئی ہے اُس کا سبب ہمارے اپنے ہی کرتُوت ہیں نہ کہ کسی کی نُحوست کی وجہ سے ایسا ہوا ہے، پارہ 25سورۃُ الشُّوریٰ کی30ویں آیت کریمہ میں ارشادِ ربّانی ہے: ﴿وَمَاۤ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَیْدِیْكُمْ وَ یَعْفُوْا عَنْ كَثِیْرٍؕ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا اور بہت کچھ تو معاف فرما دیتا ہے۔

صدرُالاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: یہ خطاب مُؤمنین مُکلَّفین سے ہے جن سے گناہ سَرزَد ہوتے ہیں، مُراد یہ ہے کہ دنیا میں جو تکلیفیں اور مصیبتیں مؤمنین کو پہنچتی ہیں اکثر ان کا سبب ان کے گناہ ہوتے ہیں ان تکلیفوں کو اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کا کفارہ کر دیتا ہے اور کبھی مؤمن کی تکلیف اُس کے رَفعِ دَرَجات (یعنی بلندیِ دَرَجات) کے لیے ہوتی ہے۔ (تفسیر خزائن العرفان، پ25، الشوریٰ، تحت الآیۃ: 30، ص895) **ہاتھوں ہاتھ سزا:** کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہم پر آنے والی مصیبت ہمارے گناہوں کی فوری سزا ہوتی ہے، چُنانچہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِعَبْدٍ خَيْرًا عَجَّلَ لَهٗ عُقُوْبَةَ ذَنْبِهٖ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ جب کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اُس کے گناہ کی سزا فوری طور پر اُسے (دنیا ہی میں) دے دیتا ہے۔ (مسند امام احمد، 5/630، حدیث:16806) **والدین کی نافرمانی کی سزا جلد ملتی ہے:** رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: تمام گناہوں میں سے جس گناہ کی سزا اللہ پاک چاہتا ہے قیامت تک مؤخر فرما دیتا ہے سِوائے والدین کی نافرمانی کے کہ اس کی سزا وہ موت سے پہلے زندگی میں ہی دے دیتا ہے۔ (شعب الایمان،6/197،حدیث:7889) **نماز نہ پڑھنے کی دنیوی سزا:** نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جس نے نماز چھوڑی اس نے اپنے اہل و عیال اور مال کو گھٹا دیا۔ (کنزالعمال،ج7، 4/132،حدیث: 19085) **تنگدستی کا ایک سبب:** امیرِ اہلِ سنّت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فیضانِ سنّت جلد اوّل کے باب آدابِ طعام میں تنگدستی کے 44 اسباب بیان فرمائے ہیں، ان میں سے ایک نماز میں سُستی کرنا بھی ہے۔ (فیضانِ سنّت، 1/266) **جھوٹی قسم کھانے کی دنیوی سزا:** جھوٹی قسم کھا کر اپنا مال بیچنے والوں کی روزی میں برکت نہیں رہتی جیسا کہ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جھوٹی قسم سے سودا فروخت ہو جاتا ہے اور بَرَکت مِٹ جاتی ہے۔ (کنزالعمال، جز16، 8/297، حدیث:46376) ایک مقام پر ارشاد فرمایا: قسم سامان بِکوانے والی ہے اور بَرَکت مِٹانے والی ہے۔ (بخاری، 2/15، حدیث:2087) **گھروں کے ویران ہونے کا ایک سبب:** گھریلو ناچاقیوں اور لڑائی جھگڑوں کا ایک سبب جُھوٹی قسمیں کھانا بھی ہے جس کی وجہ سے خوشیوں بھرے کئی گھر ویران ہو جاتے ہیں، چنانچہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت امام اَحمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جُھوٹی قسم گھروں کو ویران کر چھوڑتی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 6/602) **ناپ تول میں کمی کرنے کا وَبال:** حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عباس رضی اللہ عنھما فرماتے ہیں: جب کوئی قوم ناپ تول میں کمی کرنے لگتی ہے تو ان سے روزی مُنقطع کر دی جاتی ہے۔ (موطاامام مالک، 2/19، حدیث: 1020) حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کم تولنے کی نُحوست سے روزی کی برکت اُڑ جاتی ہے یا اس ذریعے سے کمایا ہوا مال کسی نہ کسی وجہ سے ہلاک ہو جاتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح،7/175ملخصاً) **سُود کی نُحوست:** حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: سُود سے (بظاہر) مال زیادہ ہو جاتا ہے، مگر اس کا انجام یہ ہے کہ مال کم ہو گا۔ (مسند امام احمد، 2/50، حدیث:3754) علّامہ عبدُ الرؤوف مُناوی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: سُود کے ذریعے مال میں بڑی تیزی سے اضافہ ہوتا ہے مگر سُود لینے والے شخص پر (مال کی) تباہی و بربادی کے جو دروازے کُھلتے ہیں ان کی وجہ سے وہ مال کم ہوتے ہوتے بِالآخر ختم ہو جاتا ہے۔

(فیض القدیر، 4/66، تحت الحدیث: 4505 ماخوذاً)

اللہ پاک ہمیں اپنی رضا پر راضی رہنے، بدشگونی سے بچنے اور گناہوں سے دُور رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نوٹ: بدشگونی کے بارے میں تفصیل جاننے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی 128 صفحات پر مشتمل کتاب "بدشگونی" پڑھیے۔

کچھ نیکیاں کمالے

جامِ کوثر پلانے والی نیکیاں

عبدالماجد نقشبندی عطاری مدنی*

حوضِ کوثر کیا ہے؟ اللہ پاک نے ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ایک حوض عطا فرمایا ہے جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ شیریں (یعنی میٹھا)، مُشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔ جو ایک مرتبہ پئے گا پھر کبھی پیاسا نہ ہو گا۔ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اس سے اپنی اُمّت کو سیر اب فرمائیں گے۔ (کتاب العقائد، ص36ملخصاً)

قِیامت کے دن جب نَفسا نَفسی کا عالَم ہو گا اور گرمی کی شِدّت سے لوگوں کی زبانیں سُوکھ کر کانٹا بَن چکی ہوں گی ایسے وقت میں وہ لوگ خوش نصیب ہوں گے جنہیں اللہ پاک اپنے محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حوضِ کوثر سے سیر اب کرے گا۔ روایات میں ایسی نیکیوں کا بیان موجود ہے جن کی برکت سے جامِ کوثر نصیب ہو گا، ان میں سے چند یہ ہیں:

دُرودِ پاک کی کثرت کیجئے: مالکِ جنّت، ساقیِ کوثر صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی نشان ہے: لَيَرِدَنَّ الْحَوْضَ عَلَيَّ اَقْوَامٌ مَّا اَعْرِفُهُمْ اِلَّا بِكَثْرَةِ الصَّلَاةِ عَلَيَّ یعنی حوضِ کوثر پر کچھ لوگ میرے پاس آئیں گے جنہیں میں کثرتِ دُرود کے سبب پہچان لوں گا۔" (القول البدیع، ص264)

درودِ پاک پڑھیے: حضرتِ سیِّدُنا حَسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص حوضِ کوثر سے بھرا پیالہ پینا چاہے وہ اس دُرودِ پاک کو پڑھے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَوْلَادِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَاَصْهَارِهٖ وَاَنْصَارِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ وَمُحِبِّيْهِ وَاُمَّتِهٖ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ اَجْمَعِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ۔ (الشفاء، جز ثانی، ص72)

روزے دار کو کھانا کھلایئے: نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: روزہ دار کو افطار کروانے والے کو ویسا ہی ثواب ملے گا جیسا روزہ رکھنے والے کو ملے گا بغیر اس کے کہ اُس کے اجر میں سے کچھ کم ہو۔ جس نے روزے دار کو پیٹ بھر کے کھانا کھلایا، اُس کو اللہ پاک میرے حوض سے پلائے گا کہ کبھی پیاسا نہ ہو گا یہاں تک کہ جنّت میں داخل ہو جائے۔

(شعب الایمان، 3/305، حدیث:3608 ملتقطاً)

غیر ضروری گفتگو سے پرہیز کیجئے: نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حوضِ کوثر کے کچھ اوصاف بیان فرمائے اور فرمایا: کل بروزِ قیامت جو اس جگہ سے محروم رہے گا وہ ہر قسم کی بھلائی سے محروم رہے گا، سُن لو! جو یہ چاہتا ہے کہ کل بروزِ قیامت میرے پاس (حوضِ کوثر پر) پہنچ جائے اسے چاہئے کہ اپنی زبان اور ہاتھوں کو غیر ضروری باتوں اور کاموں سے روکے رکھے۔ (احیاء العلوم، 5/219 مختصراً)

پانی پلایئے، جامِ کوثر پایئے: رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو راہِ خدا کے مسافر کو پانی پلائے تو روزِ قیامت اسے حوضِ کوثر پر آنا نصیب ہو گا اور اس کی سفارش سے مزید 70 لوگوں کو بھی اس کی سعادت ملے گی۔

(مسند الحارث، 2/651، حدیث:627)

اللہ کریم ہمیں جامِ کوثر دلانے والی نیکیاں بجالانے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے فضل و کرم سے بروزِ قیامت جامِ کوثر عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* شعبہ فیضان صحابہ واہل بیت، المدینۃ العلمیہ، کراچی

نیک بننے کا نسخہ

مٹی کے برتن

ابو محمد طاہر عطاری مدنی*

مختلف لوگ مختلف چیزوں اسٹیل، پلاسٹک، شیشے اور مٹی وغیرہ کے بنے ہوئے برتنوں میں کھاتے پیتے ہیں، تاہم مٹی کے برتن میں کھانے پینے کے اپنے فوائد ہیں۔ ہمارے مدنی آقا، دوجہاں کے داتا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مٹی کے برتنوں کو استعمال فرمانا بھی منقول ہے، چنانچہ حضرت سیّدنا خَبّاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو پختہ مٹی کے برتن سے پانی پیتے ہوئے دیکھا۔ (معرفۃ الصحابہ، 2/174، رقم: 2371) امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: حُضورِ اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم سے تانبے، پیتل کے برتنوں میں کھانا پینا ثابت نہیں۔ مٹی یا کاٹھ (یعنی لکڑی) کے برتن تھے اور پانی کے لئے مشکیزے بھی۔ (فتاویٰ رضویہ، 22/129) مزید فرماتے ہیں: (مٹی کے برتن) میں کھانا پینا بھی تواضُع سے قریب تَر ہے، کھانے پینے کے برتن مٹی کے ہونا افضل ہے کہ اِس میں نہ اِسراف ہے نہ اِترانا، حدیث میں ہے: جو اپنے گھر کے برتن مٹی کے رکھے فرشتے اُس کی زیارت کریں۔

(فتاویٰ رضویہ، حصہ الف، 1/336 ملتقطاً)

حضرت سیّدنا شیخ ابو طالب مکی رحمۃ اللہ علیہ (سنِ وفات: 386) لکھتے ہیں: بزرگانِ دین رحمۃ اللہ علیہم گھر میں مٹی کے علاوہ دوسرے برتن رکھنا پسند نہیں فرماتے تھے۔ حضرت سَری سَقطی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے ارشاد فرمایا: کوشش کرنا کہ تمہارے گھر میں استعمال ہونے والے برتن تمہارے بدن یعنی مٹی سے ہوں۔ (قوت القلوب، 1/288)

مٹی کے برتنوں کو کھانے پینے کے علاوہ دیگر کاموں میں بھی استعمال کرکے ثواب حاصل کیا جاسکتا ہے، فتاویٰ شامی میں ہے کہ مٹی کے برتن سے وضو کرنا مستحب (یعنی ثواب کا کام) ہے۔ (ردالمحتار، 1/268)

دُنیاوی فوائد مٹی کے برتن استعمال کرنے سے دینی فوائد حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ دُنیاوی فوائد بھی حاصل کئے جاسکتے ہیں جیسے مِٹّی کے برتنوں میں پکا ہوا کھانا اسٹیل اور دوسری دھاتوں (Metals) میں پکے کھانے کی نِسْبَت زیادہ دیر تک اپنی اِفادِیَت قائم رکھتا ہے۔ ماہِرین (Experts) کے مُطابِق نان اسٹک (Non-stick)، تانبے (Copper)، پیتل (Brass) اور اسٹیل کے برتنوں کا اِسْتِعمال صِحَّت کیلئے مُضِر (نقصان دِہ) ہے۔ (رسالہ مدنی انعامات، ص27) مٹکے یا مٹی کے برتن میں پانی محفوظ کرکے پینا گلے کے امراض، کھانسی اور سانس کی تکالیف سے بچاتا اور نظامِ ہاضمہ بھی درست رکھتا ہے۔

اے عاشقانِ رسول! کیا ہی اچھا ہو کہ ہم بھی حصولِ ثواب اور دیگر اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ مٹی کے برتن استعمال کریں، شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا بھی سالہا سال سے مٹی کے برتن میں کھانے پینے کا معمول ہے، چنانچہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: میرا عام پلیٹوں میں کھانے کو دِل نہیں کرتا البتہ یہ نہ کہا جائے کہ مٹی کے برتنوں کا استعمال سنّت ہے کیونکہ اِس پر کوئی واضح روایت نہیں مِل سکی۔ "نیک بننے کے طریقے" میں طریقہ نمبر 11 میں بھی مٹی کے برتن استعمال کرنے کی ترغیب ہے۔

میں مٹی کے سادہ سے برتن میں کھاؤں
چٹائی کا ہو بستر یاالٰہی

(وسائلِ بخشش (مرمم)، ص330)

*مجلس مدنی انعامات، کراچی

نعت کہنے کو احمد رضا چاہیے

کاشف شہزاد عطاری مدنی*

پیارے اسلامی بھائیو! ایک بار پھر ماہِ رضا یعنی صفرُ المظفر ہمارے درمیان جلوہ فرما ہے۔ امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے وِصال کو 101 سال ہو رہے ہیں لیکن آج تک آپ کی دینی خدمات کا ڈنکا بج رہا ہے۔ امامِ اہلِ سنّت ایک ایسی ہمہ جہت شخصیت کے مالک تھے کہ جب کوئی آپ کی شخصیت سے متعلق لکھنا چاہے تو وہ یقیناً سوچنے پر مجبور ہوتا ہوگا کہ کس پہلو سے متعلق لکھوں اور کسے ترک کروں! بقولِ شاعر:

شکارِ ماہ کہ تسخیرِ آفتاب کروں
میں کس کو ترک کروں کس کا انتخاب کروں

حصولِ برکت کے لئے امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ علیہ کے منظوم نعتیہ کلام کی چند خصوصیات ملاحظہ فرمائیے: **عاجزی و انکساری** فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ یعنی جو اللہ پاک کے لئے عاجزی کرتا ہے اللہ اسے بلندی عطا فرماتا ہے۔ (شعب الایمان، 6/274، حدیث: 8140)

اے عاشقانِ رسول! جو شاخ جس قدر پھل دار ہو اسی قدر جھکی ہوئی ہوتی ہے، اسی طرح جو انسان جس قدر بلند مرتبہ اور اعلیٰ درجات کا حامل ہو اسی قدر عاجزی اور انکساری کا پیکر ہوتا ہے۔ ایک شاعر نے کتنی پیاری بات کہی ہے:

جو اعلیٰ ظرف ہوتے ہیں ہمیشہ جھک کے ملتے ہیں
صُراحی سَرنگوں ہو کر بھرا کرتی ہے پیمانہ

بزرگانِ دین اور علمائے کاملین رحمۃ اللہ علیہم کے عِجْز و اِنْکسار سے بھرپور اقوال اس قدر ہیں کہ انہیں شمار کرنا مشکل ہے۔ امامِ اہلِ سنّت بھی عجز و انکسار کے پیکر تھے، چنانچہ فرماتے ہیں: فقیر تو ایک ناقص، قاصر، ادنیٰ طالبِ علم ہے، کبھی خواب میں بھی اپنے لئے کوئی مرتبۂ علم قائم نہ کیا۔ (فتاویٰ رضویہ، 29/596) امامِ اہلِ سنّت کے منظوم کلام میں بھی جابجا عاجزی و انکساری کے نمونے موجود ہیں۔ "حدائقِ بخشش" سے ایک رُباعی (یعنی چار مصرعوں پر مشتمل شعر) اور تین اشعار ملاحظہ فرمائیے:

1. کس منہ سے کہوں رَشکِ عنَادِل ہوں میں
شاعر ہوں فصیحِ بے مُماثِل ہوں میں
حقّا کوئی صَنعت نہیں آتی مجھ کو
ہاں یہ ہے کہ نقصان میں کامل ہوں میں

یعنی میں یہ کیسے کہوں کہ بلبل بھی میری خوش آوازی پر رشک کرتے ہیں اور میں بہت بڑا شاعر و خوش بیان ہوں اور مجھ جیسا کوئی نہیں۔ حق بات تو یہ ہے کہ مجھے کوئی فن نہیں آتا البتہ میں کمی اور کوتاہی کے معاملے میں کامل ہوں۔

2. ایک میں کیا مرے عصیاں کی حقیقت کتنی
مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا

3. مُفت پالا تھا کبھی کام کی عادت نہ پڑی
اب عمل پوچھتے ہیں ہائے نکمّا تیرا

4. تیرے ٹکڑوں سے پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جِھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا

تحدیثِ نعمت اے عاشقانِ رسول! عاجزی و انکساری کی طرح اللہ پاک کی عطا کردہ نعمتوں کا اظہار اور چرچا کرنا بھی اللہ کے نیک بندوں کا ایک وصف ہے۔ اللہ پاک کا فرمانِ عالیشان ہے: ﴿وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ﴾ ترجَمۂ کنزُ الایمان: اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔ (پ30، الضحیٰ: 11) صدرُ الشّریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عالم اگر اپنا عالِم ہونا لوگوں پر ظاہر کرے تو اس میں حرج نہیں مگر یہ ضَرور ہے کہ تَفاخُر (یعنی فخر) کے طور پر یہ اظہار نہ ہو کہ تفاخُر حرام ہے، بلکہ محض تَحدیثِ نعمتِ الٰہی کے لیے یہ اظہار ہو اور یہ مقصد ہو کہ جب لوگوں کو ایسا معلوم ہوگا تو اِسْتِفَادہ (یعنی فائدہ حاصل) کریں گے، کوئی دین کی بات پوچھے گا اور کوئی پڑھے گا۔ (بہارِ شریعت، 3/627)

مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ نے خود تَحدیثِ نعمت کے طور پر فرمایا: اگر (بادشاہ) اورنگزیب عالمگیر اس کتاب (یعنی بہارِ شریعت) کو دیکھتے

تو مجھے سونے سے تولتے۔ (تذکرۂ صدر الشریعہ، ص 46)

امامِ اہلِ سنّت کے نعتیہ کلام میں جابجا تحدیثِ نعمت کے جلوے بھی موجود ہیں، 3 اشعار ملاحظہ فرمائیے:

1 طوطیٔ اِصفہاں سُن کلامِ رضا — بے زباں، بے زباں، بے زباں ہو گیا

(حدائقِ بخشش، حصہ سوم، ص 15)

یعنی اِصفہان [1] کا خوش آواز پرندہ طوطی جب احمد رضا کا کلام سُنتا ہے تو حیران ہو کر اس طرح خاموش ہو جاتا ہے جیسے اس کے منہ میں زبان ہی نہیں ہے۔

2 اے رضا جانِ عَنادِل ترے نغموں کے نثار
بلبلِ باغِ مدینہ ترا کہنا کیا ہے

3 گونج گونج اٹھے ہیں نغماتِ رضا سے بوستاں
کیوں نہ ہو کس پھول کی مدحت میں وامِنقار ہے

یعنی احمد رضا کی زبان چونکہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مدح و ثنا میں مصروف ہے اس لئے اس کے نعتیہ کلام دنیا بھر میں مشہور ہو چکے ہیں۔

کلامِ رضا میں چاند، سورج اور ستاروں کا استعمال پیارے اسلامی بھائیو! شاعر اپنے محبوب کے حُسن کو بیان کرنے کے لئے عُموماً اسے چاند، سورج اور ستاروں وغیرہ سے تشبیہ دیتے ہیں۔ امامِ اہلِ سنّت نے اپنے نعتیہ کلام میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مدح و ثنا کے لئے چاند، سورج اور ستاروں کا استعمال ایک نرالے انداز میں فرمایا ہے جس کے چند نمونے پیشِ خدمت ہیں:

1 چاند کی خوبصورتی اگرچہ ضَربُ المَثَل ہے لیکن چاند میں داغ بھی ہوتے ہیں۔ امامِ اہلِ سنّت چاند کو اس کے داغوں کے علاج کا نسخہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ستم کیا کیسی مَت کٹی تھی قمر! وہ خاک اُن کے رہ گزر کی
اُٹھا نہ لایا کہ ملتے ملتے یہ داغ سب دیکھتا مٹے تھے

یعنی اے چاند! اگر تو شبِ معراج صاحبِ معراج صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے قدموں تلے آنے والی خاک اُٹھا لاتا اور اپنے اوپر ملتا تو یہ سب داغ دُور ہو جاتے۔

2 دل اپنا بھی شیدائی ہے اُس ناخنِ پا کا
اتنا بھی مہِ نو پہ نہ اے چرخِ کُہن پھول

یعنی اے پُرانے آسمان! نئے چاند پر اتنا پھولنے اور اِترانے کی ضرورت نہیں۔ میرا دل رسولِ خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مبارک پاؤں کے ناخن کا عاشق ہے جس کے سامنے چاند کی بھی کوئی حیثیت نہیں۔

3 مرے غنی نے جواہر سے بھر دیا دامن
گیا جو کاسۂ مہ لے کے شب گدائے فلک

یعنی آسمان جب بھکاری بن کر اور چاند کو اپنا کشکول بنا کر مدینے کے چاند صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دربار میں حاضر ہوا تو آپ نے بھیک میں اسے جواہر عطا فرما دیئے جو ستارے بن کر آسمان پر چمک رہے ہیں۔

4 اُتار کر ان کے رُخ کا صدقہ یہ نور کا بٹ رہا تھا باڑا
کہ چاند سورج مچل مچل کر جبیں کی خیرات مانگتے تھے

یعنی شبِ معراج جب محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پُرنور چہرے اور بابرکت پیشانی کے صدقے نُور کی خیرات تقسیم ہو رہی تھی تو چاند اور سورج نے بھی نُورانی پیشانی کا صدقہ پایا اور آج یہ دونوں اسی نُور کے ذریعے ساری دُنیا کو روشن کر رہے ہیں۔

5 رُخِ انور کی تجلّی جو قمر نے دیکھی
رہ گیا بوسہ دہِ نقشِ کفِ پا ہو کر

یعنی آسمان کے چاند نے جب مدینے کے چاند صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پُرنور چہرے کی روشنی دیکھی تو بے ساختہ مبارک قدموں کے نقش کو بوسہ دینے لگا۔

6 نُور کی خیرات لینے دوڑتے ہیں مِہر و ماہ
اُٹھتی ہے کس شان سے گردِ سواری واہ واہ

یعنی نور والے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب سواری پر تشریف فرما ہوتے اور مبارک سواری کے قدموں سے گرد اور خاک اُڑتی تو سورج اور چاند دوڑ کر اس مبارک خاک کی خیرات لیتے اور اسے اپنی آنکھوں کا سُرمہ بنا لیتے۔

7 خورشید تھا کس زور پر کیا بڑھ کے چمکا تھا قمر
بے پردہ جب وہ رُخ ہوا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

یعنی سورج اور چاند کی روشنی اگرچہ ساری دنیا کو روشن کرتی ہے لیکن جب سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا پُرنور چہرہ ظاہر ہوتا ہے تو دونوں چُھپ جاتے ہیں۔ جس طرح سورج کے سامنے چراغ کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی یونہی سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نورانی چہرے کے سامنے سورج اور چاند کی روشنی ماند پڑ جاتی ہے۔

8 جس کو قُرصِ مہر سمجھا ہے جہاں اے مُنعمو!
اُن کے خوانِ جُود سے ہے ایک نانِ سوختہ

یعنی اے دنیا کے مالدارو! تم جس چیز کو سورج کی ٹکیا کہتے ہو یہ مدینے والے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دسترخوان کی ایک جلی ہوئی روٹی ہے۔ جن کے دسترخوان کی جلی ہوئی روٹی سے ساری دنیا کو روشنی مل رہی ہے ان کی ذاتِ مبارکہ کے انوار و تجلیات کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

(1) "اصفہان" ایران کا ایک خوبصورت اور تاریخی شہر ہے جو فصاحت و بلاغت اور شعر و ادب کے معاملے میں مشہور تھا۔

9 ذرے جھڑ کر تری پیزاروں کے ۔۔۔ تاجِ سر بنتے ہیں سیّاروں کے

یعنی اللہ کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک نعلین سے جو ذرّے جھڑتے ہیں آسمان پر چمکنے والے ستارے ان کو اپنا تاج بنانے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔

10 وہی تو اب تک چھلک رہا ہے وہی تو جوبن ٹپک رہا ہے
نہانے میں جو گرا تھا پانی کٹورے تاروں نے بھر لیے تھے

یعنی سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے غسل فرمانے میں جو پانی زمین پر تشریف لایا اسے ستاروں نے اپنے دامن میں بھر لیا تھا اور آسمان پر چمکتے دمکتے ستاروں کا یہ نور اسی مبارک پانی کے طفیل ہے۔

نعت لکھنے کو احمد رضا چاہئے اے عاشقانِ اعلیٰ حضرت! امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے نعتیہ کلام کی کیا بات ہے! شعر لکھنا ایک فن ہے اور شاعر ہر دور میں بہت ہوئے ہیں لیکن شرعی اور فنّی تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے نعت لکھنا ہر شاعر کے بس کی بات نہیں ہوتی۔ کسی نے خوب کہا ہے:

شعر کہنا شہریار اپنی جگہ ۔۔۔ نعت کہنے کو احمد رضا چاہیے

عشقِ رسول کی دولت پانے کا ایک طریقہ امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّاؔر قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کلامِ امامِ اہلِ سنّت سے محبت و وارفتگی مثالی ہے۔ آپ فرماتے ہیں: اگر کسی کو تھوڑی بہت سمجھ پڑتی ہو تو وہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے نعتیہ کلام "حدائقِ بخشش" کو تھوڑا تھوڑا رٹنا شروع کردے، اِنْ شَآءَ اللہ بہت بڑا عاشقِ رسول بن جائے گا۔ (سیرتِ اعلیٰ حضرت کی چند جھلکیاں، ص12 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

سرکارِ دوعالَم، نورِ مجسم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شان میں تحریر کردہ ایک سلام میں آپ نے کلامِ امامِ اہلِ سنّت سے متعلق اپنے جذبات کا اظہار اس شعر کے ذریعے فرمایا ہے:

سیّدی احمد رضا نے خوب لکھا ہے کلام
ان کے سارے نعتیہ اشعار پر لاکھوں سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اسلام کی روشن تعلیمات

مسجد کا ادب

Respect for the Masjid

خضر حیات عطاری مدنی*

اسلام ایسا کامل و مکمّل دین ہے جس کی تعلیمات زندگی کے تمام شعبوں کو گھیرے ہوئے ہیں۔ مسجد کے ادب و احترام کی بھی اسلام میں خاص اَہَمِّیَّت ہے کیونکہ مسجد وہ جگہ ہے جہاں سے اسلامی تعلیمات کی کرنیں چاروں جانب پھیلتی ہیں، آئیے مسجد کے ادب و تعظیم کے متعلّق اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کا انداز ملاحظہ فرمائیے:

مسجد میں کیسے داخل ہوں؟ مسجد میں داخل ہونے کے آداب بیان کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مسجد کے ایک درجے سے دوسرے درجے کے داخلے کے وقت سیدھا قدم بڑھایا جائے حتی کہ اگر صف بچھی ہو اس پر بھی پہلے سیدھا قدم رکھو اور جب وہاں سے ہٹو تب بھی سیدھا قدم فرشِ مسجد پر رکھو۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص318)

ہر قدم دایاں: جناب سیّد ایّوب علی صاحب کا بیان ہے کہ ایک روز فریضۂ فجر ادا کرنے کے لیے خلافِ معمول کسی قدر آپ کو دیر ہوگئی، نمازیوں کی نگاہیں بار بار کاشانۂ اقدس کی طرف اٹھ رہی تھیں کہ عین انتظار میں جلدی جلدی تشریف لائے، اس وقت برادرم قناعت علی نے اپنا یہ خیال مجھ سے کہا کہ اس تنگ وقت میں دیکھنا یہ ہے کہ حضور (یعنی اعلیٰ حضرت) دایاں (Right) قدم مسجد میں پہلے رکھتے ہیں یا بایاں (Left)! مگر قربان اس ذاتِ کریم کے کہ دروازۂ مسجد کے زینے پر جس وقت قدم مبارک پہنچتا ہے تو سیدھا، توسیعی فرشِ مسجد پر قدم پہنچتا ہے تو سیدھا، قدیمی فرشِ مسجد پر قدم پہنچتا ہے تو سیدھا، آگے صحنِ مسجد میں ایک صف بچھی تھی

* مدرس جامعۃ المدینہ، ملتان

اس پر قدم پہنچتا ہے تو سیدھا، اور اِسی پر بس نہیں ہر صف پر تقدیم سیدھے ہی قدم سے فرمائی یہاں تک کہ محراب میں مصلّٰی پر قدمِ پاک سیدھا ہی پہنچتا ہے۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، 1/144 مکتبۃ المدینہ)

ساری رات سخت سردی میں گزاری: ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی مسجد میں مُعتکف تھے، سردی کا مَوسم، رات کا وقت، اس پر دیر سے سخت بارش ہو رہی تھی۔ آپ کو نمازِ عشاء کے لئے وُضو کی فِکر ہوئی، بارش میں کس جگہ بیٹھ کر وضو کیا جائے، بالآخر مسجد کے اندر لحاف کی چار تہہ کر کے اِسی پر وُضو کیا لیکن ایک قطرہ بھی مسجد کے فرش پر نہ گِرنے دیا اور پوری رات اس انتہائی سردی اور بارش کے طوفان میں یوں ہی بیداری کی حالت میں کانپتے ہوئے گزار دی۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، 1/146، مکتبۃ المدینہ، ملخصاً)

مسجد کے ادب کی تلقین: اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نہ صرف خود مسجد کا ادب کیا کرتے بلکہ دوسروں کو بھی اس کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔ ایک صاحب جنہیں نواب صاحب کہا جاتا تھا، مسجد میں نماز پڑھنے آئے اور کھڑے کھڑے بے پرواہی سے اپنی چَھڑی مسجد کے فرش پر گرادی جس کی آواز حاضرین نے سُنی۔ اعلیٰ حضرت نے فرمایا: ”نواب صاحب! مسجد میں زور سے قدم رکھ کر چلنا منع ہے، پھر کہاں چَھڑی کو اتنی زور سے ڈالنا!“ نواب صاحب نے وعدہ کیا کہ اِنْ شَآءَ اللہ آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔

(اعلیٰ حضرت کی انفرادی کوششیں، ص35 ملخصاً)

مسجد میں چلنے میں کمال درجہ احتیاط: اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرشِ مسجد پر ایڑھی اور انگوٹھے کے بَل چلا کرتے تھے اور دوسروں کو بھی نصیحت کرتے کہ مسجد کے فرش پر چلتے ہوئے آواز پیدا نہیں ہونی چاہیے۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، 3/86، مکتبۃ المدینہ)

مسجد میں قبلہ کا ادب: بعض اوقات اَوْرَاد و وَظائف مسجد شریف ہی میں چلتے ہوئے شمالاً جنوباً پڑھا کرتے مگر مسجد کے فرش کے آخر سے واپسی ہمیشہ قِبلہ رُو ہو کر ہی ہوتی، کبھی پُشت کرتے ہوئے کسی نے نہ دیکھا۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، 1/146، مکتبۃ المدینہ، ملخصاً)

چراغ اور مسجد کا ادب: ایک مرتبہ برسات کا مَوسم تھا عشاء کے وقت ہوا کے تیز جھونکے مسجد کے کڑوے تیل (جس کی بو نہیں ہوتی اس) کا چراغ بار بار بُجھادیتے تھے، جس کے روشن کرنے میں بارش کی وجہ سے سخت پریشانی ہوتی تھی اور اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ اس زمانے میں ناروے کی ماچس استعمال کی جاتی تھی جس کے روشن کرنے میں گندھک کی بدبُو نکلتی تھی اس لئے اسے مسجد کے باہر جَلانے کا حکم تھا، لہٰذا اس تکلیف کی مدافعت (یعنی اسے دور کرنے کی تدبیر) امامِ اہلِ سنّت کے خادمِ خاص حاجی کفایتُ اللہ صاحب نے یہ کی، کہ ایک لالٹین میں معمولی چار شیشے لگوا کر کُپّی (چھوٹی سی چرمی شیشی) میں اَرَنڈی کا تیل (کسٹر آئل) ڈالا اور روشن کر کے آپ کے ساتھ ساتھ مسجد کے اندر لے جا کر رکھ دی۔ تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ اعلیٰ حضرت (رحمۃ اللہ علیہ) کی نظر اس پر پڑی، اِرشاد فرمایا: حاجی صاحب! آپ نے یہ مسئلہ بارہا سُنا ہو گا کہ مسجد میں بدبُودار تیل نہیں جلانا چاہیے! انہوں نے عرض کیا: حضور! اس میں اَرَنڈی کا تیل (کسٹر آئل) ہے۔ فرمایا: راہگیر دیکھ کر کیسے سمجھیں گے کہ اس لالٹین میں اَرَنڈی کا تیل (کسٹر آئل) جَل رہا ہے وہ تو یہی کہیں گے کہ دوسروں کو تو فتویٰ دیا جاتا ہے کہ مٹّی کا بدبُودار تیل مسجد میں نہ جلاؤ اور خود مسجد میں لالٹین جَلوا رہے ہیں، ہاں اگر آپ برابر اس کے پاس بیٹھے ہوئے یہ کہتے رہیں: کہ اس لالٹین میں اَرَنڈی کا تیل ہے، اس لالٹین میں اَرَنڈی کا تیل ہے، تو مُضائقہ نہیں۔ چنانچہ حاجی صاحب نے فوراً اس لالٹین کو بُجھا کر مسجد سے باہر کر دیا۔

(حیاتِ اعلیٰ حضرت، 1/150 مکتبۃ المدینہ، ملخصاً)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فتاویٰ رضویہ شریف میں مٹّی کا تیل مسجد میں لے جانے کے متعلّق فرماتے ہیں: مٹّی کے تیل میں سخت بدبُو ہے اور مسجد میں بدبُو کا لے جانا کسی طرح جائز نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ، 8/102)

اللہ پاک امام اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے ادب کے صدقے ہمیں بھی ادب کی دولت سے سرفراز فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

انسان و مسلمان ہونے کے ناطے ہمارا سب سے پہلا تعلق اپنے ربِّ کریم سے ہے کیونکہ وہی ہمارا خالق ومالک ہے۔ قراٰنِ پاک اور احادیثِ کریمہ میں کئی مقامات پر اللہ کریم پر ایمان رکھنے والے مؤمن کے اَوصاف کا بیان ہے۔ آیئے! قراٰنِ پاک کی جن آیات میں اہلِ ایمان کو بحیثیتِ مؤمن جو احکام دیئے گئے اور جن آیات میں مؤمنین کے اوصاف بیان کئے گئے ان کا مطالعہ کرتے ہیں۔

❁ مسلمان کے سامنے اللہ کریم کا نام لیا جائے تو ربِّ عظیم کے جلال وہیبت سے اس کا دل ڈر جاتا ہے اور جب اس کے سامنے قراٰنِ کریم کی آیات پڑھی جائیں تو اس کا اپنے ربّ پر بھروسا اور ایمان مزید مضبوط ہو جاتا ہے۔ اللہ پاک کا فرمان ہے: ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ اِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا وَّ عَلٰى رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: ایمان والے وہی ہیں کہ جب اللہ یاد کیا جائے ان کے دل ڈر جائیں اور جب اُن پر اس کی آیتیں پڑھی جائیں ان کا ایمان ترقی پائے اور اپنے رب ہی پر بھروسہ کریں۔ (پ9، الانفال:2)

❁ مسلمان اللہ کریم کی بارگاہ میں بہت توبہ و استغفار کرنے والا اور ہر نعمت و امتحان پر اللہ کریم کی حمد کرنے والا ہوتا ہے۔ فرمانِ خُداوندی ہے: ﴿اَلتَّآىٕبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآىٕحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: توبہ والے عبادت والے سراہنے والے روزے والے رکوع والے سجدہ والے۔

(پ11، التوبۃ:112)

❁ مسلمان اپنے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پیروی کرتے ہوئے جب کسی جائز کام کا ارادہ وعزم کرتا ہے تو اللہ کریم پر بھروسا کرتا اور اس پر مستقیم رہتا ہے۔ اللہ پاک کا فرمان ہے: ﴿فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِیْنَ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور جو کسی بات کا ارادہ پکا کرلو تو اللہ پر بھروسہ کرو بے شک توکل والے اللہ کو پیارے ہیں۔

(پ4، اٰل عمرٰن:159)

❁ مسلمان کو جب اللہ کریم اور اس کے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا حکم سنایا جاتا ہے اور اللہ و رسول کے فیصلے و حکم کی طرف بُلایا جاتا ہے تو وہ فوراً مانتا اور سرِ تسلیم خَم کرتا ہے۔ اللہ پاک کا فرمان ہے: ﴿اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذَا دُعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ لِیَحْكُمَ بَیْنَهُمْ اَنْ یَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَاؕ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: مسلمانوں کی بات تو یہی ہے جب اللہ اور رسول کی طرف بلائے جائیں کہ رسول اُن میں فیصلہ فرمائے تو عرض کریں ہم نے سنا اور حکم مانا اور یہی لوگ مراد کو پہنچے۔

(پ18، النور:51)

❁ مسلمان دوجہاں کے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں آواز بلند نہ کرنے والا اور نہایت ادب و تعظیم سے کام لینے والا اور اپنے اعمال و ایمان کے اَکارت جانے سے خوف رکھنے والا ہوتا ہے۔ اللہ کریم کا فرمان ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ﴾

* ناظم ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلّا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلّاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت (ضائع) نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو (پ26، الحجرات:2)

❁ مسلمان ہمیشہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور اُن سے نسبت رکھنے والی چیزوں کی تعظیم و توقیر کرتا ہے، بلکہ جس لفظ سے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تعظیم کے خلاف ذرا سا شُبہ بھی ہوتا ہو اس سے بھی محتاط رہتا ہے۔ قراٰنِ پاک میں ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا وَ اسْمَعُوْاؕ-وَ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ(۱۰۴)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

(پ1، البقرۃ:104)

❁ نماز تو مسلمان کیلئے معراج ہے، قراٰنِ کریم میں کثیر مقامات پر نماز کا حکم دیا گیا ہے، مسلمان وقت پر پابندی اور خشوع و خضوع (عاجزی) سے نماز پڑھنے والا ہوتا ہے۔ چنانچہ ارشادِ ربِّ کریم ہے: ﴿الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَۙ(۲)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں (پ18، المؤمنون:2) ایک اور مقام پر ارشاد ہوا: ﴿وَ الَّذِیْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ یُحَافِظُوْنَؕ(۳۴)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو اپنی نماز کی محافظت کرتے ہیں۔ (پ29، المعارج:34)

❁ حقیقی مسلمان اللہ کریم کے حکم پر سجدہ ریز ہونے والا، اللہ پاک کی پاکی و تسبیح بیان کرنے والا ہوتا ہے، جس طرح شیطان میں تکبّر آیا تو اللہ کے حکم سے سجدہ کرنے سے انکار کردیا مسلمان ایسا نہیں کرتا بلکہ جب سجدہ کا حکم ہوتا ہے تو تکبر سے دور رہتا اور بارگاہِ الٰہی میں سجدہ ریز ہوتا ہے۔ ﴿اِنَّمَا یُؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ سَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ هُمْ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ۩(۱۵)﴾ [1] ترجمۂ کنزالایمان: ہماری آیتوں پر وہی ایمان لاتے ہیں کہ جب وہ انہیں یاد دلائی جاتی ہیں سجدہ میں گر جاتے ہیں اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بولتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے۔ (پ21، السجدۃ:15)

❁ مسلمان فرض روزوں کی پابندی کرنے والا ہوتا ہے۔ اللہ پاک کا فرمان ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَۙ(۱۸۳)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے۔ (پ2، البقرۃ:183)

❁ مسلمان فرض ہونے کی صورت میں زکوٰۃ بھی ادا کرتا ہے۔ ﴿وَ الَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَۙ(۴)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ کہ زکوٰۃ دینے کا کام کرتے ہیں (پ18، المؤمنون:4)

❁ مسلمان کی شان یہ ہے کہ وہ اللہ کریم کے دیئے ہوئے مال و رزق سے اسی کی راہ میں خرچ کرتا ہے، اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَۙ(۳)﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں اٹھائیں (پ1، البقرۃ:3)

❁ مسلمان جیسے ہی استطاعت پاتا ہے اور اس پر حج فرض ہوتا ہے تو اللہ کے گھر کا حج کرنے کا اہتمام کرتا ہے۔ اللہ پاک کا فرمان ہے: ﴿وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًاؕ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے (پ4، اٰل عمرٰن:97)

❁ مسلمان کے اعلیٰ اوصاف میں سے یہ بھی ہے کہ وہ صرف اپنی ہی نہیں بلکہ دوسرے مسلمان کی بھی فکر کرتا ہے اسی لئے وہ ان کی دنیا و آخرت کی بھلائی کے لئے انہیں نیکی کی دعوت دیتا اور بُرائی سے منع کرتا ہے۔ اللہ کریم کا فرمان ہے: ﴿وَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍۘ-یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ یَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں بھلائی کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں (پ10، التوبۃ:71)

بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں۔۔۔۔۔۔

(1) نوٹ: یہ آیتِ سجدہ ہے، پڑھنے سننے والے پر سجدہ واجب ہے۔

اَلْعِلْمُ نُوْرٌ

بے مثال امام کی مثال نگاری

محمد عباس عطاری مدنی*

کسی کو بات سمجھانے کا ایک بہترین طریقہ مثال دینا بھی ہے۔ مثال دے کر بات سمجھانے سے سننے والے کو آسانی سے سمجھ بھی آتی ہے اور طویل عرصے تک یاد بھی رہتی ہے۔ مثال دے کر بات سمجھانے کا انداز نہ صرف قراٰن و حدیث بلکہ بزرگانِ دین کی سیرت میں بھی موجود ہے۔ اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنے کلام میں جابجا یہ دِل کَش اُسلوب اپنایا ہے۔ گزشتہ سال (صفر المظفر 1440ھ) سو سالہ عُرسِ اعلیٰ حضرت کے موقع پر شائع ہونے والے خُصوصی شمارے "فیضانِ امامِ اہلِ سنّت" میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی کتابوں سے 22 مثالیں پیش کی گئی تھیں۔ اب کلامِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے مزید کچھ مثالیں پیشِ خدمت ہیں:

1 شیشہ اور پتھر: طلاق دینے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے اگرچہ طلاق دینے والے کو یہ بات معلوم نہ ہو کہ میں طلاق دوں گا تو نکاح ٹوٹ جائے گا۔ امامِ اہلِ سنّت اس بات کو مثال سے سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں: شیشے پر پتّھر پھینکے شیشہ ضرور ٹوٹ جائے گا اگرچہ یہ نہ جانتا ہو کہ اس سے ٹوٹ جاتا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، 21/216)

2 مفتی کی ذمہ داری: اگر کوئی شخص اپنے گمان میں اپنے مسئلے کی نوعیت (قسم) کا غلط اندازہ لگالے اور پھر اس نوعیت کے بارے میں مفتی سے دریافت کرے، لیکن وہ مفتی مسئلے کی اصل نوعیت کو جانتا ہو تو اب مفتی کی ذمہ داری ہے کہ وہ اصل نوعیت کے مطابق حکمِ شرعی بیان کرے۔ اس بات کو امامِ اہلِ سنّت نے مثال کے ذریعے یوں بیان فرمایا: "ایک مریض نے براہِ ناواقفی اپنا مرض اُلٹا تشخیص کیا اور اس کے لئے طبیب سے دوا پوچھی، طبیب اگر اِس کا اصل مرض جانتا اور سمجھتا ہے کہ یہ دوا اُسے نافع (فائدہ مند) نہیں بلکہ اور مُضِر (نقصان دہ) ہوگی، تو اسے ہرگز حلال نہیں کہ اُلٹے مرض کی اسے دوا بتا کر اس کی غلطی کو اور جما دے اور اس کے ہلاک پر مُعین (مددگار) ہو۔" (فتاویٰ رضویہ، 16/331)

3 بندوں کے مطالبات: امامِ اہلِ سنّت کے والدِ ماجد مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "اَحْسَنُ الْوِعَاءِ لِآدَابِ الدُّعاءِ" میں دُعا کا چھٹا (6) ادب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: جن کے حقوق اس کے ذمہ ہوں، ادا کرے یا اُن سے معاف کرالے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب پر حاشیہ لکھا جس کا نام "أحسن الوعاء لآداب الدعاء و ذیل المدعاء لأحسن الوعاء"[1] ہے اس میں مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں: "خَلق (یعنی بندوں) کے مطالبات گردن پر لے کر دعا کے لئے ہاتھ اٹھانا ایسا ہے جیسے کوئی شخص بادشاہ کے حضور بھیک مانگنے جائے اور حالت یہ ہو کہ چار طرف سے لوگ اِسے چمٹے داد و فریاد کا شور کر رہے ہیں، اسے گالی دی، اسے مارا، اس کا مال لے لیا، اسے لُوٹا، غور کرے اس کا یہ حال قابلِ عطا و نَوال (بخشش) ہے یا لائقِ سزا و نَکال (عذاب)!۔" (فضائلِ دُعا، ص60)

---

(1) نوٹ: یہ کتاب بنام "فضائلِ دعا" دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ سے شائع ہو چکی ہے۔

*شعبہ تراجم، المدینۃ العلمیہ، کراچی

4 **پرندہ اور شہپر:** مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ دُعا کا ستر ھواں (17) ادب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اوّل و آخر نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم اور ان کے آل و اصحاب پر دُرود بھیجئے۔ امامِ اہلِ سنّت نے اس ادب کی شرح میں دُعا کی مقبولیت کے لئے دُرود شریف کی اہمیت کو اس مثال سے بیان فرمایا: ”اے عزیز! دُعا طائر (پرندہ) ہے اور دُرود شہپر (یعنی پرندے کے بازو کا سب سے بڑا پَر)، طائر بے پَر کیا اُڑ سکتا ہے۔“ (فضائل دُعا، ص68، 69)

5 **مالکِ حقیقی:** اللہ پاک تمام جہان کا مالک ہے، وہ جو چاہے کرے کسی کو اعتراض کا حق نہیں ہے۔ امامِ اہلِ سنّت نے اس بات کو سمجھانے کے لئے کتنی پیاری مثال بیان فرمائی ہے: ”زید نے روپے کی ہزار اینٹیں خریدیں، پانسو (500) مسجد میں لگائیں، پانسو (500) پاخانہ (یعنی استنجاخانہ Washroom) کی زمین اور قدمچوں میں۔ کیا اس سے کوئی اُلجھ سکتا ہے کہ ایک ہاتھ کی بنائی ہوئی، ایک مٹّی سے بنی ہوئی، ایک آوے (بھٹی) سے پکی ہوئی، ایک روپے کی مَول لی (یعنی خریدی) ہوئی ہزار اینٹیں تھیں، اُن پانسو (500) میں کیا خوبی تھی کہ مسجد میں صَرف (استعمال) کیں؟ اور اِن میں کیا عیب تھا کہ جائے نَجاست (نَجاست کی جگہ) میں رَکھیں؟ اگر کوئی احمق اُس (اپنے پلّے سے اینٹیں خرید کر لگانے والے) سے پوچھے بھی تو وہ یہی کہے گا کہ میری مِلک (ملکیت) تھیں میں نے جو چاہا کیا۔“

مثال بیان کرنے کے بعد امامِ اہلِ سنّت فرماتے ہیں: ”جب مَجازی جُھوٹی مِلک کا یہ حال ہے تو حقیقی سچی مِلک کا کیا پُوچھنا! ہمارا اور ہماری جان و مال اور تمام جہان کا وہ ایک اکیلا پاک نِرالا سچا مالک ہے۔ اُس کے کام، اُس کے احکام میں کسی کو مجالِ دَم زَدَن کیا معنیٰ (یعنی کچھ کہنے کی طاقت بھی کیسے ہو سکتی ہے)! کیا کوئی اُس کا ہمسَر (یعنی برابر) یا اس پر افسر ہے؟ جو اس سے کیوں اور کیا کہے (ہرگز نہیں)! (وہ) مالک عَلَی الْاِطْلَاق ہے، بے اشتراک (یعنی ہر چیز کا خود مالک ہے، کوئی شراکت دار نہیں) ہے، جو چاہا کیا اور جو چاہے کرے گا۔“ (فتاوٰی رضویہ، 29/295 ملخصاً)

6 **سگانِ دُنیا کے امیدوار:** دُعا کا اڑتالیسواں (48) ادب بیان کرتے ہوئے امامِ اہلِ سنّت کے والدِ ماجد فرماتے ہیں: دُعا کے قبول میں جلدی نہ کرے۔ دُعا کے اس ادب کو سمجھانے کے لئے امامِ اہلِ سنّت نے یہ مثال بیان فرمائی: ”سگانِ دنیا (یعنی دنیا کے مالداروں اور حاکموں) کے اُمیدواروں کو دیکھا جاتا ہے کہ تین تین برس تک اُمیدواری میں گزارتے ہیں، صبح و شام اُن کے دروازوں پر دوڑتے ہیں۔ اور وہ ہیں کہ رُخ نہیں مِلاتے، بار نہیں دیتے، جھڑکتے، دِل تنگ ہوتے، ناک بُھوں چڑھاتے ہیں، امیدواری میں لگایا تو بیگار ڈالی، (یعنی حکمران اپنی رعایا کو جھڑک دیتے ہیں ان کے مسائل سننا گوارا نہیں کرتے یہاں تک کہ انہیں یہ موقع بھی نہیں دیتے کہ کوئی غریب آکر اپنا مسئلہ ہی بیان کرلے اور اگر کوئی غلطی سے ان تک رسائی حاصل کرلے تو اس کی فریاد سے تنگ دل ہو جاتے ہیں) یہ حضرت گرہ (اپنے پلّے) سے کھاتے، گھر سے منگاتے، بیکار بیگار کی بلاء اُٹھاتے ہیں اور وہاں برسوں گزریں ہنوز روزِ اوّل ہے (ذرا کام نہیں بنا اب تک پہلے دن کی طرح ہے) مگر یہ نہ امید توڑیں نہ پیچھا چھوڑیں اور اَحْکَمُ الْحَاکِمِین اَکْرَمُ الْاَکْرَمِین عَزَّجَلَالُہ کے دروازے پر اوّل تو آتا ہی کون ہے؟ اور آئے بھی تو اُکتاتے، گھبراتے، کل کا ہوتا آج ہو جائے، ایک ہفتہ کچھ پڑھتے گزرا اور شکایت ہونے لگی، صاحب! پڑھا تو تھا کچھ اثر نہ ہوا۔ یہ احمق اپنے لیے اِجابت (قبولیت) کا دروازہ خود بند کرلیتے ہیں۔“ (فضائل دُعا، ص97، 100)

پیارے اسلامی بھائیو! مشکل ترین علمی باتوں کو عام فہم مثالوں کے ذریعے سمجھانا ہر کسی کے بس کی بات نہیں۔ لیکن کیا شان ہے ہمارے اعلیٰ حضرت کی! عاشقِ اعلیٰ حضرت امیرِ اہلِ سنّت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ لکھتے ہیں:

اللہ اللہ تبحُّرِ عِلمی
اب بھی باقی ہے خدمتِ قلمی
اہلِ سنّت کا ہے جو سرمایہ
واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

کیا مذہب افیون ہے؟

مفتی محمد قاسم عطاری*

بعض لوگ کہتے ہیں کہ مذہب ایک افیون ہے جو انسان کی عملی قوت کو ختم کرکے اسے ناکارہ بنادیتا ہے۔ یہ سوچ کس حد تک درست ہے؟ آیئے دلائل و براہین کی روشنی میں اس کا کچھ تجزیہ کرتے ہیں تاکہ واضح ہو کہ ان جملوں کی بنیاد علم پر ہے یا جہل پر، حقائق پر ہے یا دروغ بیانی (جھوٹ بولنے) پر۔

حقیقتِ حال یہ ہے کہ ایسے جملے وہ لادِین اور مذہب بیزار لوگ بولتے ہیں جنہوں نے یاتو اسلام کا اصلاً مطالعہ ہی نہیں کیا یا تعصب زدہ لوگوں کی کتابوں سے اسلام کو جاننے کی کوشش کی ہوتی ہے۔ دیگر مذاہب اس کا کیا جواب دیتے ہیں یہ اُن کا معاملہ ہے، ہمارا مذہب اسلام ہے اس لئے ہم اسی کے متعلق تاریخی حقائق کی روشنی میں جواب دیتے ہیں کہ دینِ اسلام سُلانے والا ہے یا جگانے والا؟ یہ افیون ہے یا غفلت و کاہلی کا نشہ اُڑانے والا؟ آپ تاریخ کا مطالعہ کرلیں کہ اسلام جس خطہ عرب میں آیا اس وقت وہاں کے لوگوں کی حالت کیا تھی؟ اُن کی اسلام کے آنے سے پہلے کی حالت پڑھ لیں اور اسلام کے بعد وہ کہاں سے کہاں پہنچے اسے دیکھ لیں۔ تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ عرب و حجاز کی اُس سرزمین کو لوگ نہ زیادہ جانتے تھے اور نہ اُن کی قوت و طاقت کا ایسا شہرہ تھا جیسے قیصر و کسریٰ، روم، یونان اور فارس کا تھا۔ مکے کی عمومی حالت یہ تھی کہ وہاں بُت پرست مذہبی لوگ تھے یا وہ تاجر جو شام و یمن جاکر کاروبار کرتے تھے۔ روم و فارس کے مقابلے میں مکہ ایک چھوٹا سا شہر تھا جس کی دس بارہ ہزار کی آبادی تھی، جہاں نہ کوئی بادشاہ تھا نہ وزیر۔ کوئی قانون، فوج یا کوئی مشہور چیز بھی نہیں تھی سوائے خانہ کعبہ کے۔ یونہی اگر تاریخ میں تلاش کریں کہ کیا اسلام سے پہلے مکہ والوں کا دنیا میں کوئی ایسا کارنامہ تھا کہ باہر کے لوگ انہیں بڑی وقعت کی نگاہ سے دیکھیں یا کیا رُستم و اسفندیار کی طرح ان کی بہادری کے افسانے یا کارنامے دنیا میں پڑھے جاتے تھے؟ یا کیا وہاں سونے چاندی کی کانیں دستیاب تھیں؟ یا کوئی اور عظیم الشان کام تھا؟ تاریخ کے مطالعے سے ظاہر ہوگا کہ وہاں ایسا کچھ بھی نہیں تھا۔ یونہی اگر یہ جاننے کی کوشش کریں کہ کیا وہاں کے لوگ کسی خاص فن کے ماہر تھے کہ انہوں نے کوئی ڈیم بنایا ہو جیسے قومِ سبا نے یمن میں سدِ مآرِب کے نام سے ایک عظیم ڈیم بنایا تھا تو جواب ملے گا مکے کی صورتِ حال تو یہ تھی کہ پانی کا کوئی مستقل ذخیرہ ہی نہ تھا، صرف کنویں تھے، جن میں سب سے مشہور آبِ زم زم کا کنواں تھا، باقی اللہ تعالیٰ بارش نازل کردیتا تو گزارا ہوجاتا۔ یونہی وہاں نہ تو ارسطو اور افلاطون کی طرح کا کوئی بڑا فلسفی یا مصنف تھا جس کا فلسفہ یا کتابیں دنیا بھر میں مشہور ہوں اور نہ کوئی ماہرِ علوم و فنون بلکہ پوری قوم میں صرف دس بیس افراد تھے جنہیں پڑھنا لکھنا آتا تھا۔ تاریخ کے طالبِ علم کے سامنے اسلام سے پہلے کے خطۂ عرب کی یہی تصویر نمودار ہوگی لیکن دوسری طرف صورتِ حال یہ ہے کہ جب اسلام آیا تو تاریخ

* دارالافتاء اہلِ سنّت
عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی

بتائے گی کہ یہی عام اور غیر معروف لوگ حاکم بھی بن گئے اور فاتح و غالب بھی، فلسفی و عالم بھی بن گئے اور علوم کے مُوجِد بھی۔ دنیا کو تہذیب سکھانے والے بھی اور بڑی بڑی سلطنتوں کو پلٹنے اور ان سے ٹیکس وصول کرنے والے بھی، دنیا کو علوم سے روشناس کرانے والے بھی اور انہیں ترقی کی شاہراہ پر چلانے والے بھی۔ پھر اسی قوم نے ایسے کارنامے دکھائے کہ جو علوم لوگوں نے کبھی سنے بھی نہ تھے اِنہوں نے یہ علوم صرف سیکھے ہی نہیں بلکہ ایجاد کرکے لوگوں کے ہاتھ میں دے دیئے مثلاً کسی کی بات یا خبر کو مستند طریقے سے آگے کیسے پہنچایا جاتا ہے؟ سندوں کا سلسلہ کیا ہوتا ہے؟ کتابِ الٰہی سے علوم کے 4 دریا کیسے نکالے جاتے ہیں؟ اور کس طرح ان کو آپس کے اندر جوڑ کر اجتہادی نتائج اخذ کئے جاتے ہیں؟ اور کس انداز سے ایک نظامِ حکومت بنایا اور اس کے اصولوں کو واضح انداز میں بیان کیا جاتا ہے، یہ سب علوم عرب کے اِنہی باشندوں نے ایسے کھول کر بیان کردیئے کہ ارسطو تو کیا ارسطو سے پہلے کے لوگ بھی اس طرح بیان نہیں کرپائے۔

اس خطے میں اسلام کے آنے کے بعد علم سیکھنے سکھانے کے ادارے وجود میں آ گئے، علماء تیار ہوئے، مسجدیں آباد ہوئیں اور ہر گھر سے علم کے چشمے پھوٹ پڑے۔ قوتِ حافظہ و شاعری و زبان دانی میں پہلے بھی وہ بہت اچھے تھے لیکن اب ایسا علم، ذہانت، قوتِ استدلال، شانِ اجتہاد، ظاہری و باطنی کمالات، قلبی طہارت، پاکیزگیِ نفس، زہد و تقویٰ اور مکارمِ اخلاق کے ایسے حیرت انگیز واقعات ظہور پذیر ہوئے جن کی مثل دنیا اب بھی پیش کرنے سے قاصر ہے۔

حضرات عُمر فاروق، عبیدہ بن جراح، سعد بن ابی وقاص، عَمرو بن عاص، خالد بن ولید، امیر معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین یہ سب مکے کے عام لوگوں سے تھوڑے سے ممتاز تھے لیکن اسلام نے ان کی امتیازی خوبیوں کو ایسا چمکایا کہ ان کے کارنامے آنکھوں کو خیرہ کرتے ہیں۔ یہی سلسلہ آگے محمد بن قاسم، طارق بن زیاد، موسیٰ بن نصیر اور قُتَیْبَہ بن مسلم علیہم الرحمۃ تک پہنچتا ہے یہ وہ ہستیاں ہیں جنہوں نے بڑی بڑی سلطنتوں کو جھکا دیا۔

مکہ مدینہ کے انہی عام لوگوں میں اسلام نے حضرات عبدُاللہ بن مسعود، عبدُاللہ بن عباس، زید بن ثابت، ابوالدرداء، معاذ بن جبل، ابوہریرہ رضی اللہ عنہم جیسی ہستیوں کو علم کے سمندروں میں تبدیل کردیا۔ آپ زندگی کے شعبے گنتے جائیں اور صحابہ و تابعین و تبع تابعین کی فہرستیں بناتے جائیں، آپ کا دل گواہی دے گا کہ اسلام کی قوت نے انہیں باکمال بنا دیا۔

اب بتایئے کہ اسلام سلانے والا ہے یا جگانے والا ہے؟ اسلام بٹھانے والا ہے یا اٹھانے والا ہے؟ اسلام پست کرنے والا ہے یا بلندیاں دینے والا ہے؟

یہ اسلام کی قوتِ محرکہ، ترغیب، طاقت اور انرجی تھی جس نے لوگوں میں اتنی بیداری، ہمت، حوصلہ، جذبہ اور قوت بھر دی کہ اسلام کی آمد کے صرف دس سال پہلے کی تاریخ اور پچاس سال بعد کی تاریخ میں دنیا کے سب سے بڑے انقلاب نے جنم لیا۔ اگر اتنی سی مدت میں اتنا بڑا انقلاب کوئی مذہب پیدا کرسکتا ہے تو وہ صرف اسلام ہے جس نے عملی طور پر وہ سب کرکے دکھایا جو کوئی دوسرا نہ کرسکا۔

اب جو افیون کی بات کرنے والے ہیں یہ بیچارے خود افیون کے نشے میں ہیں جو ایسی باتیں کہتے ہیں کہ مذہب انسان کو سست بنا دیتا ہے ورنہ اسلام کی جو تاریخ ہمارے سامنے ہے وہ تو کچھ اور ہی کہہ رہی ہے۔

چالیس دن تک ناخن یا موئے زیرِ ناف وغیرہ نہ کاٹنا

چالیس روز سے زیادہ ناخن یا مُوئے بغل یا مُوئے زیرِ ناف (یعنی بغل کے اور ناف کے نیچے کے بال) رکھنے کی اجازت نہیں، بعد چالیس روز کے گنہگار ہوں گے، ایک آدھ بار میں گناہِ صغیرہ ہوگا۔ عادت ڈالنے سے کبیرہ ہوجائیگا، فِسْق ہوگا۔ (فتاویٰ رضویہ، 22/678)

بزرگانِ دین کے مبارک فرامین

باتوں سے خوشبو آئے

The Blessed quotes of the pious predecessors

تعریف اور سعادت مندی

جو شخص اللہ پاک اور اس کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی فرماں برداری کرتا ہے تو دنیا میں اس کی تعریفیں ہوتی ہیں اور آخرت میں وہ سعادت مندی سے سرفراز ہو گا۔

(ارشادِ حضرت سیدنا امام عبد اللہ بن عمر بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ) (تفسیر بیضاوی، پ22، الاحزاب، تحت الآیۃ: 71، 4/388)

باعثِ برکت عمل

جن لوگوں نے بزرگوں کی زیارت نہ کی ہو ان کے سامنے بزرگوں کا حلیہ بیان کرنا چاہئے کیونکہ جس طرح بزرگوں سے ملاقات کرنا برکت کا باعث ہے یونہی ان کے چہرے کا تصور کرنے سے بھی برکت حاصل ہوتی ہے۔ (ارشادِ حضرت سیدنا علی بن سلطان قاری رحمۃ اللہ علیہ)

(جمع الوسائل فی شرح الشمائل، 1/60)

گناہوں کی نحوست

گناہوں کی نُحوست بندے کو طاعات و عبادات بجالانے سے محروم کر دیتی ہے۔

(ارشادِ حضرت سیدنا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ) (منہاج العابدین، ص19)

اولاد کو قراٰنِ کریم سکھانے کی فضیلت

یہ اُمّت ہمیشہ خیر و بھلائی پر رہے گی جب تک ان کی اولاد قراٰنِ کریم کی تعلیم حاصل کرتی رہے گی۔ (ارشادِ حضرت سیدنا عبد اللہ بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ)

(حسن التنبہ، 10/235)

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی

حُقوقُ العباد سے کیا مراد ہے؟

حَقُّ الْعَبْد (یعنی بندے کا حق) ہر وہ مطالبۂ مالی ہے کہ شرعاً اس کے ذمہ کسی کے لئے ثابت ہو اور ہر وہ نقصان و آزار (یعنی تکلیف) جو بے اجازتِ شرعیہ (یعنی شریعت کی اجازت کے بغیر) کسی قول فعل کے ترک سے (یعنی کسی بات یا عمل سے یا کوئی کام نہ کرکے) کسی کے دین، آبرو (یعنی عزت)، جان، جسم، مال یا صرف قلب (یعنی دل) کو پہنچایا جائے۔ (فتاویٰ رضویہ، 24/459)

گناہ کی ترغیب دِلانے کا وبال

گنہگار اپنی جان کو گرفتارِ عذاب کرتا ہے اور گناہ کی ترغیب دینے والا خود عذاب میں پڑا اور دوسرے کو بھی عذاب میں ڈالنا چاہتا ہے۔ جتنے (لوگ) اس کی بات پر چلتے (یعنی گناہ کرتے) ہیں سب کا وبال اُن سب پر اور اُن کے برابر اس اکیلے پر ہوتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 24/290)

مل کر کھانے کا فائدہ

تجربہ شاہد (یعنی تجربے سے ثابت ہے) کہ ساتھ (یعنی مل کر) کھانا مُورِثِ محبت ووِدَاد (یعنی محبت واُلفت کے پیدا ہونے کا سبب) ہوتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 24/315)

عطّار کا چمن، کتنا پیارا چمن!

تھکن کا علاج

تھکن کا ایک علاج یہ بھی ہے کہ نیم گرم پانی سے غُسل کرلیا جائے اور سونے سے پہلے تسبیحِ فاطمہ (یعنی 33 بار سُبْحٰنَ اللہ 33 بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور 34 بار اَللّٰہُ اَکْبَر) کا وِرْد کیا جائے۔ (مَدَنی مذاکرہ، یکم جمادی الاولیٰ 1436ھ)

ماں باپ کی قدر کیجئے

ماں باپ کی قدر کیجئے کہ ان کا نِعْمَ الْبَدَل (Alternate) کوئی نہیں ہے۔ (مَدَنی مذاکرہ، 7 جمادی الاولیٰ 1436ھ)

اولاد کو نرمی سے سمجھائیں

ماں باپ کو چاہئے کہ وہ بچّوں کو پیار و محبت اور حکمتِ عملی سے سمجھائیں، بات بات پر جھاڑنا، مارنا اور چیخ چیخ کر سمجھانا بچّوں کو باغی (نافرمان) بنا سکتا ہے۔ (مَدَنی مذاکرہ، 13 رجب المرجب 1436ھ)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی بعض عاداتِ مبارکہ

راشد نور عطّاری مدنی*

امامِ اہلِ سنّت، مُجدِّدِ دین و ملّت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی مبارک زندگی سنّتِ رسول کی اتّباع اور دینِ اسلام کی سربلندی کے لئے وقف تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جہاں ساری زندگی تحریر و فتاویٰ کے ذریعے خدمتِ دین میں گزاری وہیں آپ کے معمولاتِ زندگی اور عاداتِ مبارکہ بھی ترغیبِ عمل دیتی ہیں، مثلاً:

1 رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی طرف سے قربانی

امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ عیدُ الاَضحیٰ میں پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور اپنے والد مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے ایک ایک قربانی کرتے، پھر اس کا گوشت وغیرہ تقسیم فرماتے تھے۔ چنانچہ ارشاد فرماتے ہیں: فقیر کا معمول ہے کہ ہر سال ایک قربانی اپنے حضرت والد ماجد قدّس سرّہ العزیز کی طرف سے کرتا ہے اور اس کا گوشت وغیرہ صدقہ کر دیتا ہے اور ایک قربانی حضورِ اقدس سیّدُ المرسلین صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کی طرف سے کرتا ہے یہ سب نذرِ حضراتِ ساداتِ کرام کرتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ،20/456ملخصاً)

2 عید کے دن سب سے پہلے سیّد زادے کو مبارک

مکی مدنی آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نسبت کی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ ساداتِ کرام کی بے انتہا تعظیم کرتے، ان پر دل و جان سے فدا ہوتے۔ آپ کا معمول تھا کہ عید کے دن سب سے پہلے ایک سیّد صاحب کا ہاتھ چوم کر مبارکباد پیش کرتے، آپ اور آپ کے خاندان والے میلاد شریف کی محفلوں میں ساداتِ کرام کو شیرینی وغیرہ کا دوہرا (یعنی ڈُگنا) حصّہ دیا کرتے۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ص286،288)

3 زائرِ مدینہ کے قدم چوم لیتے

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا زائرِ مدینہ کے ساتھ جو انداز تھا وہ بھی پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مَحبّت سے سرشار تھا۔ چنانچہ کوئی شخص حج کرکے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو آپ اس سے سب سے پہلا سوال یہ کرتے کہ آقائے دوجہاں صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے روضۂ اطہر پر بھی حاضری دی تھی، اگر وہ کہتا کہ ہاں، تو آپ فوراً اس کے قدم چوم لیتے۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ص294)

4 سمتِ قبلہ کا ادب

آپ رحمۃ اللہ علیہ سمتِ قبلہ کا بھی بہت ہی ادب فرماتے، آپ کی کوشش ہوتی کہ قبلہ کی طرف پیٹھ نہ ہونے پائے۔ چنانچہ بعض اوقات آپ مسجد شریف میں چلتے پھرتے اوراد و وظائف پڑھا کرتے تھے، قبلے کی طرف پُشت کرتے کسی نے بھی نہیں دیکھا کہ جب بھی مسجد کے ایک طرف سے دوسری طرف مڑتے تو ہمیشہ قبلہ کی طرف منہ کرکے مُڑتے تھے۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ص261)

5 بغدادِ معلّٰی کا ادب

آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے بڑوں اور بزرگوں اور ان سے منسوب اشیاء کا بہت ہی ادب فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے شہر بغداد شریف کا یہاں تک ادب فرماتے تھے کہ آپ کو چھ سال کی عمر میں ہی بغداد شریف کی سَمت معلوم ہوگئی تھی، پھر زندگی بھر غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مبارک شہر کی طرف پاؤں نہ پھیلائے۔ سمتِ قبلہ کا احترام تو آدابِ قبلہ میں شامل ہے مگر سمتِ مرشد کا ادب بارگاہِ عشق کا حصّہ ہے۔ (تذکرہ امام احمد رضا، ص4)

اللہ پاک ہمیں بھی امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ علیہ کی مبارک اداؤں کو اپنانے کی سعادت نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* مجلس اشاعت دعوتِ اسلامی کراچی

پیشوں کے اعتبار سے نسبتیں (قسط:1)

ابو صفوان عطاری مدنی*

اَولیا، عُلَما و محدّثین رحمۃ اللہ علیہم جنہوں نے دینِ متین کی خوب خدمت کی اور اسلام کے نُور کو پھیلانے اور علم کی اِشاعت میں اپنا اپنا حصّہ ڈالا، ان بابرکت ہستیوں کے ناموں کے ساتھ بعض اوقات کوئی نسبت آتی ہے، یہ نسبت کبھی گلی، محلّے اور شہر کے اعتبار سے لگتی ہے، کبھی آباء و اجداد اور قبیلے کی مُناسَبت سے اور بعض اوقات ان کے اپنے پیشوں یا ان کے آباء و اَجداد کے پیشوں سے تعلّق کی بنا پر لگتی ہے۔ اس مضمون میں پیشوں کے اعتبار سے بزرگوں کی نسبتوں کو بیان کیا جائے گا اور ان کا ذکرِ خیر کیا جائے گا۔

اِبْنُ الجَبَّاب: یہ جِباب یعنی جُبّوں کے بیچنے کی طرف نسبت ہے اور اس لقب سے مشہور شخصیت حافظُ الحدیث، مُحدّثِ اُنْدَلُس امام ابو عمر احمد بن خالد قُرطُبی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ آپ کی ولادت 246ھ میں ہوئی اور وصال 322ھ میں ہوا۔ قاضی عِیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آپ فقہِ مالکی میں امام تھے۔ امام ذَہبی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو عدیمُ النَّظیر (یعنی بے مثال شخص) لکھا اور بعض محدّثین کے بقول اِبْنُ الجَبَّاب جیسا مُحدّث اُنْدَلُس میں پیدا ہی نہیں ہوا۔ (سیر اعلام النبلاء، 11/628، 629)

اَلْبَزَّاز: یہ لفظ اس شخص کے لئے کہا جاتا ہے جو بَزّ یعنی ایک قسم کے کپڑوں کو بیچتا ہو۔ اس نسبت سے مشہور بزرگوں میں سے ایک مُحدّثِ عراق، حافظُ الحدیث حضرت ابو عمران موسیٰ بن ہارون رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں۔ آپ کی ولادت 214ھ میں ہوئی اور وصال 294ھ میں ہوا۔ جلیلُ القدر امام حضرت ابو بکر احمد بن اسحاق صِبْغی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم نے حُفّاظِ حدیث میں حضرت موسیٰ بن ہارون رحمۃ اللہ علیہ سے بڑھ کر رُعْب و دَبْدَبے والا اور متّقی و پرہیزگار نہیں دیکھا۔ حافظُ الحدیث حضرت عبد الغنی بن سعید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آپ اپنے وقت میں احادیثِ رسول کے متعلّق لوگوں میں سب سے بہتر کلام فرمانے والے تھے۔ منقول ہے کہ آپ بہت زیادہ حج کرتے تھے، آپ کا طریقۂ کار یہ تھا کہ ایک سال بغداد میں قیام فرماتے اور حج کے بعد ایک سال (مکّۂ مکرّمہ میں) سُکونت اختیار فرماتے۔ امام ذَہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرا گمان یہ ہے کہ آپ اس عرصے میں تجارت کرتے ہوں گے۔

(الانساب للسمعانی، 2/186۔ سیر اعلام النبلاء، 10/104، 105)

اَلْبَزَّار: یہ لفظ اس شخص کے لئے بولا جاتا ہے جو بَزْر یعنی بیج سے تیل نکالتا ہے یا بیج کو بیچتا ہے۔ ائمّہ اور عُلَما کی ایک جماعت اس نسبت کے ساتھ مشہور ہے، ان ہی بزرگوں میں سے ایک حافظُ الحدیث، صاحبِ مُسنَد بزّار، امام ابو بکر احمد بن عَمْرو بَصْری رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں۔ آپ کی ولادت 211، 212 یا پھر 213ھ میں ہوئی اور وصال 292ھ میں ہوا۔ منقول ہے کہ امام بُخاری کے استاذ، امیرُ المؤمنین فی الحدیث حضرت علی بن مدینی رحمۃ اللہ علیہ کے بعد علمِ حدیث میں آپ سے بڑھ کر کوئی عالم نہیں ہوا۔ (الانساب للسمعانی، 2/182۔ مسند البزار، 1/8، 14، 16)

خوشخبری

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ صاحبزادۂ امیرِ اہلِ سنّت مولانا حاجی عُبَید رضا عطاری مدنی مَدَّظِلُّہُ العَالی کے یہاں 7 محرم الحرام 1441ھ مطابق 6 ستمبر 2019ء کو بیٹے کی ولادت ہوئی۔

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی*

اوور ٹائم دیئے بغیر اس کے پیسے لینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ میں سرکاری نوکری کرتا ہوں، وہاں تنخواہ کے علاوہ اوور ٹائم بھی دیا جاتا ہے۔ جو لوگ اوور ٹائم نہیں کرتے ان کو بھی اوور ٹائم دے دیا جاتا ہے جیسے کسی کا ڈیوٹی ٹائم پانچ بجے تک ہے تو اس کو آٹھ یا نو بجے تک کا اوور ٹائم دے دیتے ہیں۔ لیکن لوگ اس اوور ٹائم میں کام نہیں کرتے اور معاوضہ وصول کر لیتے ہیں یہ بات افسرانِ بالا کے بھی علم میں ہے، ایم ڈی کو بھی معلوم ہے۔ یوں تقریباً پچیس سے پچاس کروڑ روپے اوور ٹائم کی مد میں جاتے ہیں۔ بہت سے لوگ اسے جائز کہتے ہیں کہ تنخواہیں کم ہیں اور تنخواہ کافی عرصے بعد بڑھتی ہے اس لئے اوور ٹائم لینے میں کوئی مضائقہ نہیں حالانکہ جن لوگوں کی تنخواہ زیادہ ہے وہ لوگ بھی لیتے ہیں اور افسرانِ بالا بھی یہ بات جانتے ہیں تو کیا اس طرح اوور ٹائم لینا جائز ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: اوور ٹائم کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ کام کا لوڈ زیادہ ہے مثلاً پانچ بجے تک ڈیوٹی ٹائم ہے اور اس وقت تک کام نہیں ہو سکتا تو ڈیوٹی ٹائم کے علاوہ وقت دے کر کام پورا کیا جائے اور جتنا وقت زیادہ دیا ہے اس کی طے شدہ اُجرت لے لی جائے۔ لیکن یہاں صورتِ حال یہ ہے کہ مثلاً پانچ بجے تک ڈیوٹی ٹائم ہے اور پانچ بجے تک سب گھر چلے گئے یا پانچ بجے تو نہ گئے بلکہ آٹھ بجے ہی گئے لیکن کوئی کام نہیں کیا بلکہ ایسے ہی فارغ بیٹھے رہے اور ظاہر یہ کیا کہ آٹھ بجے تک کام کیا ہے، اسی بنیاد پر تو اوور ٹائم ملا ہے۔ یہ سراسر دھوکا ہے جس میں ملک اور سرکاری خزانے کو نقصان پہنچایا جارہا ہے آپ خود کہہ رہے ہیں کہ اس طرح کروڑوں روپے کا نقصان ہوتا ہے، جب ایک دفتر کی چار دیواری میں اتنا نقصان ہو رہا ہے تو دیگر دفاتر میں، پورے ضلع اور پورے محکمے میں کتنا نقصان ہوگا۔ اگر یہ گورنمنٹ کا پیسہ ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ مالِ مفت ہے، بلکہ یہ قوم کی امانت ہے جو کہ بیتُ المال کے حکم میں ہے، قیامت کے دن اس کے ایک ایک پیسے کا حساب دینا پڑے گا۔ مرتکب افراد پر لازم ہے کہ اس عمل سے باز آئیں۔

جہاں تک افسران کو معلوم ہونے کی بات ہے تو یہ انجمن امدادِ باہمی کی ایک اُلٹی مثال ہے جہاں سب نے برائی کے کام پر ایک دوسرے سے سمجھوتہ کیا ہوا ہے۔

لوگوں کا یہ کہنا بھی غلط ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں، بلکہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ لوگ گناہ کو گناہ سمجھنا ہی چھوڑ دیں گے۔ حضرتِ سیّدُنا حُذیفہ بن یَمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "علاماتِ قیامت بہتر (72) ہیں (ان میں سے چند یہ ہیں) جب تم لوگوں کو دیکھو کہ وہ نمازوں کو ضائع کریں گے، امانتیں ضائع کریں گے، سُود کھائیں گے، جُھوٹ کو حلال سمجھیں گے، خون بہانے کو معمولی سمجھیں گے، بلند و بالا عمارتوں پر فخر کریں گے، دین کو دنیا کے بدلے بیچیں گے، قطعِ رحمی (رشتہ داری توڑنا) عام ہوگی، مساجد میں گناہوں بھری آوازیں بلند ہوں گی، سرِعام شرابیں پی جانے لگیں گی اور ظلم

* دارالافتاء اہلِ سنّت نورالعرفان، کھارادر، کراچی

کرنے کو فخر سمجھا جانے لگے گا۔“

(حلیۃ الاولیاء، 3/410، 411، رقم: 4448 ملتقطاً)

بہر حال سوال میں بیان کی گئی صورت دھوکا دہی، حرام اور گناہ کا کام ہے، اس سے بچنا ضروری ہے۔ پوچھی گئی صورت میں اوور ٹائم کے نام پر جو رقم حاصل ہوگی وہ خالص مالِ حرام ہے۔

بعض اوقات بندہ یہ خیال کرتا ہے کہ میں نہیں لوں گا تو کیا فرق پڑے گا، یہ ہرگز نہ سوچیں کیونکہ فرد سے ہی معاشرہ بنتا ہے، اگر تمام افراد ٹھیک ہوجائیں تو معاشرہ خود بخود ٹھیک ہوجائے گا۔

یاد رہے جو شخص حرام کھاتا ہے اس کی دعائیں بھی قبول نہیں ہوتیں اور حرام مال سے کیا ہوا صدقہ و خیرات بھی قبول نہیں ہوتا۔ چنانچہ حدیث پاک میں ہے کہ نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ”بے شک اللہ پاک ہے اور پاک ہی قبول فرماتا ہے اور اس نے مومنین کو وہی حکم دیا ہے جو مرسلین کو حکم دیا تھا چنانچہ اس نے رسولوں سے ارشاد فرمایا: ﴿ یٰۤاَیُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَ اعْمَلُوْا صَالِحًاؕ-اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌؕ(۵۱) ﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اے پیغمبرو پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اچھا کام کرو، میں تمہارے کاموں کو جانتا ہوں۔ (پ18، المؤمنون: 51) اور مومنوں سے ارشاد فرمایا: ﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو کھاؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں۔ (پ2، البقرۃ: 172) پھر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک شخص کا ذکر کیا جو طویل سفر کرتا ہے، جس کے بال بکھرے ہوئے اور بدن غبار آلود ہے (یعنی اس کی حالت ایسی ہے کہ جو دعا کرے وہ قبول ہو) اور وہ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر یارب! یارب! کہتا ہے حالانکہ اس کا کھانا حرام، پینا حرام، لباس حرام، غذا حرام، پھر اس کی دعا کیسے قبول ہوگی۔

(مسلم، ص393، حدیث: 2346)

وَ اللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تجارت میں نفع نہ ہو تو اس پر زکوٰۃ کا کیا حکم ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے میں کہ اگر کسی شخص کی دکان ہو اور اس میں مالِ تجارت پڑا ہو لیکن اس کی سیل نہ ہونے کے برابر ہو، اگر سیل ہوتی بھی ہو تو اتنی ہو کہ ہول سیل والے کے پیسے بھی مشکل سے پورے ہوتے ہوں تو کیا اس مالِ تجارت پر بھی زکوٰۃ ہوگی؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: جی ہاں! جو مال دکان پر بیچنے کے لئے رکھا ہوا ہے وہ مالِ تجارت ہے اس مالِ تجارت پر بھی زکوٰۃ لازم ہوگی جبکہ دیگر شرائطِ زکوٰۃ پائی جائیں اور قرض نکال کر نصاب (ساڑھے باون تولہ چاندی کی مالیت) کے برابر مال بچتا ہو۔ مثال کے طور پر دو لاکھ روپے کا مال ہے اور اس شخص کا کاروباری معاملہ اس انداز کا ہے کہ یہ مقروض ہے اور یہ مال ملا کر اور کیش اور دیگر قابلِ زکوٰۃ اموال ملا کر اگر اس میں سے قرض مائنس کیا جائے تو نصاب (ساڑھے باون تولہ چاندی کی مالیت) کے برابر مال نہیں بچتا تو زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔ اگر قرض اور حاجتِ اصلیہ کو نکال کر ساڑھے باون تولہ چاندی کی مقدار مال حساب میں بچتا ہے تو اس پر زکوٰۃ دینی ہوگی کیونکہ جن چیزوں پر زکوٰۃ دینا فرض ہے بیچنے کی چیز بھی ان ہی میں سے ہے، ایسا نہیں کہ شریعتِ مطہرہ نے صرف نفع پر زکوٰۃ فرض کی ہے بلکہ شرائط پائے جانے پر مالِ تجارت پر زکوٰۃ لازمی طور پر فرض ہوگی بلکہ اگر نقصان ہو رہا ہو جب بھی زکوٰۃ دینا ہوگی مثال کے طور پر کسی نے تجارت و انویسٹ کی نیت سے چالیس لاکھ کا پلاٹ خریدا، اس کی مالیت کم ہو کر زکوٰۃ فرض ہونے کے دن تیس لاکھ ہو گئی اور زکوٰۃ فرض ہونے کی شرائط پائی جاتی تھیں تو یہ شخص مذکورہ پلاٹ پر بلاشبہ زکوٰۃ دے گا لیکن ایک رعایت یہ ہے کہ زکوٰۃ فرض ہونے کے دن اس مال کی جو کرنٹ ویلیو ہے اسی کے اعتبار سے حساب لگائے گا۔

وَ اللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مصروفیت عبادت میں رُکاوٹ نہیں ہے

عبدالرحمٰن عطّاری مدنی*

ہمارے بُزرگانِ دین رحمۃ اللہ علیہم نے ضروریاتِ زندگی پوری کرنے کیلئے آمدنی کے مختلف ذَرائع اپنائے، ان میں سے بعض بہت مال دار بھی ہوئے۔ یہ حضرات رِزقِ حلال کیلئے کوشش کرنے کے باوجود اتنی کثرت سے عبادت کرتے تھے کہ حیرانی ہوتی ہے۔ کمانے کی مصروفیات ان کو یادِ الٰہی سے غافل نہیں کرتی تھیں لیکن ہماری حالت یہ ہے کہ نفلی عبادت تو ایک طرف رہی پنج وقتہ نماز بھی دشوار معلوم ہوتی ہے اور اس کیلئے اپنی تجارتی مصروفیات کا بہانہ تراشتے ہیں حالانکہ بروزِ قیامت یہ عُذر کچھ کام نہیں دے گا۔

مالدار، مریض اور غُلام

مشہور تابعی بُزرگ حضرت امام مُجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بروزِ قیامت مال دار، مریض اور غُلام کو بارگاہِ الٰہی میں حاضر کیا جائے گا۔ اللہ پاک مال دار سے ارشاد فرمائے گا: تجھے میری عبادت سے کیا چیز روکتی رہی؟ وہ عرض کرے گا: مال و دولت کی کثرت کے باعث میں سَرکَش بن گیا تھا (جس کی وجہ سے میں تیری عبادت سے غافل رہا) چنانچہ اللہ پاک کے پیارے نبی حضرتِ سیِّدُنا سلیمان علیہ السّلام کو بادشاہ ہونے کے باعث لایا جائے گا اور مال دار سے کہا جائے گا: تو زیادہ مصروف تھا یا یہ؟ وہ عرض کرے گا: یہ زیادہ مصروف تھے۔ اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: مصروفیّت نے انہیں تو میری عبادت سے نہیں روکا۔ پھر مریض سے اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: کیا چیز تیرے لئے میری عبادت سے رُکاوٹ بنتی رہی؟ وہ عرض کرے گا: اے ربِّ کریم! مجھے اپنے جسم میں مشغولیت تھی (اس لئے میں تیری عبادت نہ کرسکا) چنانچہ حضرت سیِّدُنا ایّوب علیہ السّلام کو جسمانی تکالیف سہنے کے باعث لایا جائے گا اور مریض سے کہا جائے گا: تو زیادہ تکلیف میں مبتلا تھا یا یہ؟ وہ عرض کرے گا: یہ زیادہ تکلیف میں تھے۔ اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: انہیں تو مصیبتیں میری عبادت سے نہ روک سکیں۔ پھر غُلام سے اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: تیرے لئے کیا چیز میری عبادت کے آڑے آئی؟ وہ عرض کرے گا: میں اپنے آقاؤں کا ماتحت تھا (ان کے کاموں کی مصروفیات کے باعث تیری عبادت نہ ہوسکی) چنانچہ حضرت سیِّدُنا یوسف علیہ السّلام کو لایا جائے گا اور غلام سے کہا جائے گا: تیری غُلامی زیادہ سخت تھی یا ان کی (جبری غلامی)؟ وہ عرض کرے گا: ان کی زیادہ سخت تھی۔ اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: انہیں تو کسی چیز نے میری عبادت سے نہیں روکا۔

(حلیۃ الاولیاء، 3/329، رقم: 4146)

علّامہ نجمُ الدّین محمد غَزّی شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام مُجاہد رحمۃ اللہ علیہ کی مذکورہ روایت مرفوع کے حکم میں ہے (یعنی یہ سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حدیثِ مبارک ہے) کیونکہ اس طرح کی بات اپنی رائے سے نہیں کہی جاسکتی۔ (حسن التنبہ، 3/41)

مذکورہ بالا روایت سے معلوم ہوا کہ کیسی ہی مصروفیات ہوں ہمیں فرائض وواجبات کے لئے وقت نکالنا ہوگا، آدمی یہ سوچے کہ مصروفیات کچھ کم ہوں گی تب میں عبادات شروع کروں گا تو ایسا نہیں ہے بلکہ ہماری مصروفیات عام طور پر کم ہونے کے بجائے بڑھتی ہی چلی جاتی ہیں لہٰذا جب یہ طے ہے کہ مصروفیات ختم ہونے والی نہیں تو پھر ہمیں اپنی مصروفیات کو کم کرکے ہی نمازوں وغیرہ کے لئے وقت نکالنا ہوگا، اگر ہم اپنے معاملات کو کنٹرول کرلیں تو ہم نمازوں اور دیگر عبادات کے لئے وقت نکال سکتے ہیں۔ اللہ پاک سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں فرائض وواجبات ادا کرنے اور پنج وقتہ نماز باجماعت ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

حضرت لُبابہ کُبریٰ رضی اللہ عنہا

بنتِ ضیاءُ الفاروق چشتیہ

نام و تعارف: اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا خدیجۃُ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بعد سب سے پہلے قبولِ ایمان کا شرف پانے والی جلیلُ القدر صحابیہ ”حضرت سیّدَتُنا اُمِّ فَضل لُبابہ رضی اللہ عنہا“ ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا قریش کی فصیح اور شیریں گفتار خاتون تھیں۔ آپ کا نام لُبابہ بنتِ حارث، کنیت آپ کے بڑے بیٹے کی طرف نسبت کرتے ہوئے اُمِّ فضل جبکہ لقب کبریٰ ہے۔ آپ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی چچی، اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا میمونہ بنتِ حارث رضی اللہ عنہا کی بہن اور امامُ المفسرین حضرت سیّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی والدہ ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، اجمال ترجمہ اکمال، 8/72) **نکاح و اولاد:** آپ رضی اللہ عنہا حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چچا حضرت سیّدُنا عباس بن عبدُ المطلب رضی اللہ عنہ کی زوجہ ہیں۔ آپ کی اولاد میں 6 لڑکے جن میں ترجمانُ القراٰن عبدُ اللہ، عُبیدُ اللہ، مَعبد، قُثَم، عبدُ الرّحمٰن، فَضل اور ایک لڑکی اُمِّ حبیبہ شامل ہیں۔ رضوانُ اللہ علیہم اجمعین ایک مرتبہ حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم حضرت سیّدُنا عباس رضی اللہ عنہ کے یہاں رونق افروز ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ کو اور آپ کے بچوں کو چادر میں ڈھانپا اور دُعا کی: اے خدا! یہ میرے چچا اور میرے والد کے قائم مقام ہیں اور ان کے فرزند ان میرے اہلِ بیت ہیں۔ ان سب کو آتشِ دوزخ سے ایسا چُھپا دے جیسے میں نے ان کو اپنی چادر میں چھپا لیا ہے۔ (مدارج النبوۃ مترجم، 2/579) کہا جاتا ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے آپ کے بطن سے ایسے 6 بیٹے پیدا ہوئے جو کسی اور عورت کو نصیب نہ ہوئے۔ (تھذیب الاسماء واللغات، 2/618) **ہجرت:** حضرت سیّدُنا عباس رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے کے بعد جب حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فتحِ مکّہ کے لئے تشریف لا رہے تھے اس وقت آپ رضی اللہ عنہا نے اپنے گھر والوں کے ساتھ ہجرت کی۔ حضرت سیّدُنا عباس رضی اللہ عنہ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ لشکر میں شامل ہو گئے جبکہ حضرت سیّدَتُنا اُمِّ فَضل رضی اللہ عنہا اپنے عیال کے ساتھ مدینۂ منورہ تشریف لے آئیں۔ (مدارج النبوۃ مترجم، 2/578) **مبارک خواب:** ایک دفعہ آپ رضی اللہ عنہا نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں عرض کی: یارسولَ اللہ! میں خواب دیکھتی ہوں کہ آپ کے اعضاء میں سے ایک عضو میرے گھر میں ہے۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: آپ نے بہت اچھا خواب دیکھا ہے۔ فاطمہ کے یہاں ایک بیٹا پیدا ہوگا جسے آپ اپنے بیٹے قُثَم کے ساتھ دودھ پلائیں گی۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہا نے حضرت سیّدُنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو دُودھ پلایا۔ (طبقاتِ ابن سعد، 8/218) **خدمتِ حدیث:** حضرت سیّدَتُنا اُمِّ فَضل رضی اللہ عنہا کو احادیث روایت کرنے کا شرف بھی حاصل ہے۔ آپ نے نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے 30 حدیثیں روایت کی ہیں۔ آپ سے روایت کرنے والوں میں حضرت عبدُ اللہ بن عباس، حضرت انس بن مالک اور حضرت عبدُ اللہ بن حارث رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔ (سیر اعلام النبلاء، 3/543)

ذہانت: آپ رضی اللہ عنہا ذوق و شوقِ علمِ دین بھی رکھتی تھیں اور نہایت ذہین خاتون تھیں۔ حجۃُ الوداع کے موقع پر صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان اس مسئلہ میں تشویش کا شکار ہو گئے کہ عَرَفہ یعنی 9 ذوالحجۃ الحرام کے دن روزہ رکھا جائے گا یا نہیں؟ حضرت سیّدَتُنا اُمِّ فَضل بنتِ حارث نے اس مسئلے کا حل یوں نکالا کہ دودھ کا ایک پیالہ پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ اقدس میں بھیجا جسے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اونٹنی پر بیٹھے ہوئے ہی نوش فرمالیا۔ (بخاری، 1/555، حدیث: 1661) **ذوقِ عبادت:** حضرت سیّدَتُنا اُمِّ فضل رضی اللہ عنہا نہ صرف ابتدائے اسلام میں ایمان لانے والی تھیں بلکہ تقویٰ و پرہیزگاری جیسی عمدہ صفات سے بھی متصف تھیں۔ آپ کے بیٹے حضرت سیّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: (میری والدہ محترمہ) ہر پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھا کرتیں۔ (طبقات ابن سعد، 8/217) **وفات:** آپ رضی اللہ عنہا کی تاریخِ وصال ہمیں کتابوں میں نہیں مل سکی البتہ آپ نے حضرت سیّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں وفات پائی۔ اس وقت حضرت سیّدُنا عباس رضی اللہ عنہ حیات تھے۔ حضرت سیّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ (الثقات لابن حبان، 1/430)

حاملہ عورت کتنے دن عدّت گزارے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ عورت کو حالتِ حمل میں طلاق ہو تو اس کی عدت کیا ہو گی؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جس عورت کو حالتِ حمل میں طلاق ہو اس کی عدت بچّے کی پیدائش ہے جب بچّہ پیدا ہو جائے گا تو اس کی عدت مکمل ہو جائے گی۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُصَدِّق	مُجِیْب
مفتی محمد ہاشم خان عطاری	محمد عرفان مدنی

کیا بیوی کے فوت ہونے کے سبب ساس سے پردہ ہو گا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید کی بیوی فوت ہو گئی ہے، اس کی ساس کہ جس کی عمر تقریباً 62 سال ہے، بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ زید کی بیوی فوت ہو گئی ہے اس لئے اب زید اور اس کی ساس کے مابین پردہ ہو گا، لہٰذا آپ ارشاد فرمائیں کہ زید کی بیوی کے فوت ہونے کی وجہ سے اب اس کی ساس اور اس کے درمیان پردہ لازم ہو گا یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

صورتِ مسئولہ میں زید کا اپنی ساس سے پردہ واجب نہیں ہو گا جبکہ شہوت کا اندیشہ نہ ہو کیونکہ زید کی شادی ہوتے ہی اس کی ساس اس پر حرمتِ ابدی سے حرام ہو گئی، اور جن داروں سے نکاح کی حرمتِ ابدی نکاح کی وجہ سے ہو تو ان سے پردہ واجب نہیں ہے البتہ اگر ساس جوان ہو تو پردہ کرنا بہتر ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبــــــــہ
مفتی محمد ہاشم خان عطاری

مخصوص ایام میں آیۃ الکرسی پڑھنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا اسلامی بہنیں مخصوص ایام میں آیۃُ الکرسی پڑھ سکتی ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اسلامی بہنیں مخصوص ایام میں آیۃُ الکرسی قراٰنِ عظیم کی تلاوت کی نیّت کئے بغیر، ذکر و ثنا کی نیت سے پڑھ سکتی ہیں کہ قراٰنِ عظیم کی وہ آیات جو ذکر و ثنا و دعا و مُناجات پر مشتمل ہوں، جنب و حائض بے نیّتِ قراٰن ذکر و ثنا اور دعا کی نیّت سے پڑھ سکتے ہیں۔ البتہ جن کو اس کا حائضہ ہونا معلوم ہے ان کے سامنے باآواز بہ نیّتِ ذکر و ثنا بھی پڑھنا مناسب نہیں کہ کہیں وہ بحالتِ حیض تلاوت جائز نہ سمجھ لیں، یا اس حالت میں تلاوت کو ناجائز تو جانتے ہوں لیکن پڑھنے والی پر گناہ کی تہمت نہ لگائیں۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبــــــــہ
مفتی محمد ہاشم خان عطاری

گھریلو ٹوٹکے

لہسن چھیلنے اور محفوظ کرنے کا طریقہ

بنتِ رمضان عطاریہ

بعض کام محنت طلب نہیں ہوتے لیکن وقت طلب ہوتے ہیں۔ انہی کاموں میں سے ایک کام لہسن چھیلنا اور اسے محفوظ کرنا بھی ہے۔ لہسن کے بغیر شاید ہی کوئی کھانا بنتا ہو، لہسن اگر پہلے سے چھلے یا پسے ہوئے محفوظ ہوں اور جلدی میں کھانا بنانا پڑ جائے مثلاً اچانک گھر میں مہمان آجائیں تو کافی آسانی اور وقت کی بچت ہوتی ہے۔ ذیل میں لہسن چھیلنے اور محفوظ کرنے کے کچھ طریقے پیش کئے جاتے ہیں: **لہسن چھیلنے کا آسان طریقہ:** دیسی لہسن اگرچہ روایتی لہسن کی نسبت باریک ہوتا ہے لیکن اس میں ذائقہ اور فائدہ زیادہ ہے۔ دیسی لہسن کی گلیاں باریک اور چھوٹی ہوتی ہیں اس لئے اسے چھیلنے میں دشواری ہوتی ہے۔ اِسے چھیلنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اس کی گلیوں کو الگ الگ کرلیجئے، پھر اچھی طرح تیل (سرسوں کا ہو تو زیادہ بہتر ہے) لگا کر اِسٹیل کے کسی صاف اور خشک کھلے برتن میں پھیلا کر دھوپ میں ایک یا دو دِن کے لئے رکھ دیں۔ اب ان گلیوں کو چھیلا جائے تو چھلکا آسانی سے اُتر جائے گا۔ **لہسن محفوظ کرنے کا طریقہ:** لہسن کی ان چھلی ہوئی گلیوں کو اچھی طرح دھونے کے بعد پنکھے کے نیچے پھیلا کر یا کسی صاف تولئے وغیرہ کے ذریعے خشک کرلیں۔ اس کے بعد ہلکا سا تیل لگا کر فریج میں رکھ دیں، اِنْ شَآءَ اللہ کئی دن تک خراب نہیں ہوں گی۔ **لہسن کا پیسٹ بنانے کا طریقہ:** لہسن کی گلیوں کو دھو کر پیس لیں لیکن پیسنے میں پانی کا استعمال نہ کریں۔ اس کے بعد جس مشین میں لہسن پیس رہی ہیں اس میں تھوڑا سا نمک اور پکانے کا تیل ڈال کر دوبارہ پیس لیں اور ایئر ٹائٹ جار میں ڈال کر اچھی طرح ڈھکن بند کرکے فریزر میں محفوظ کرلیں، اِنْ شَآءَ اللہ دو سے تین ماہ تک پیسٹ خراب نہیں ہوگا۔ پیسٹ بناتے ہوئے اس میں سرکہ (Vinegar) شامل کرنا بھی فائدہ مند ہے کیونکہ سرکہ غذا کو دیر خراب ہونے سے محفوظ رکھنے میں مدد دیتا ہے۔ پیسٹ نکالنے کے لئے دُھلا ہوا خشک چمچ استعمال کریں، گیلا چمچ استعمال کرنے سے پیسٹ جلد خراب ہوسکتا ہے۔ لہسن کا پیسٹ بنانے کے لئے جس بلینڈر کا استعمال کریں وہ بالکل خشک اور صاف ہو۔ **لہسن کا پاؤڈر بنانے کا طریقہ:** لہسن کو باریک (بہتر یہ ہے کہ لمبائی میں) کاٹ کر اِسٹیل کی ٹرے وغیرہ میں پھیلا کر جالی دار دوپٹے سے ڈھک دیں تاکہ مٹی وغیرہ سے محفوظ رہے۔ اس ٹرے کو دھوپ میں رکھیں یہاں تک کہ لہسن بالکل خشک ہوجائے۔ اب اسے خشک مسالے والی مشین میں پیس کر پاؤڈر بنائیں، شیشے کے کسی جار میں بھر کر محفوظ کرلیں اور ضرورت کے وقت ہنڈیا میں استعمال فرمائیں۔ اللہ کریم ہمیں اپنی نعمتوں کی قدردانی کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اِسراف سے محفوظ فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ذوالحجۃ الحرام 1440ھ کے سلسلہ "جواب دیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کا نام نکلا: "بنتِ آصف (لاہور)، غلام محی الدین (سکھر)، بنتِ محمد اکرم (رحیم یار خان)" انہیں مدنی چیک روانہ کردیئے گئے۔

درست جوابات: (1) 9ہجری، (2) 14 ذوالحجہ الحرام 1370ھ

درست جوابات بھیجنے والوں میں سے 12 منتخب نام: (1) محمد اسحٰق عطاری (اسلام آباد)، (2) رضوان قادری (خانیوال)، (3) بنتِ اعظم (فیصل آباد)، (4) محمد مشتاق عطاری (پنڈی)، (5) احمد رضا (لیہ)، (5) بنتِ غلام عباس (کوئٹہ)، (6) فیصل عطاری (ڈیرہ اسماعیل خان)، (7) بنتِ عبد الرحیم (کراچی)، (8) محمود احمد (حافظ آباد)، (9) بنتِ رضا (خیرپور)، (10) محمد رفیق عطاری (گجرات)، (11) بنتِ شہزاد (ٹیکسلا)، (12) عطاء المصطفیٰ (سیالکوٹ)

روشن ستارے

شانِ اہلِ بیت وصحابۂ کرام بزبانِ رضا

ابو عاطر عطّاری مَدَنی*

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی کئی تحریروں میں جابجا "فضائلِ صحابہ واہلِ بیت" موتیوں کی طرح جگمگا رہے ہیں، اِن نثر پاروں کا اسلوب نہایت دلکش اور متأثر کُن ہے جنہیں سمجھ کر پڑھنے والے کو کئی انمول موتی ملتے ہیں آیئے! امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے ان نثر پاروں سے منتخب "شانِ اہلِ بیت وصحابہ" ملاحظہ کرتے ہیں:

شانِ اہلِ بیتِ اطہار

امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ علیہ کے اندازِ تحریر کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ عقیدے کی وضاحت نہایت عقیدت سے کرتے ہیں، آنے والی سُطُور میں دیکھئے کہ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کا مقام و مرتبہ بیان کرنے کے ساتھ ساتھ شانِ اہلِ بیتِ اطہار کس خوب صورت انداز میں بیان فرمائی ہے، چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں: ان (مقرب ترین فرشتوں اور مرسلین ملائکہ یعنی جبرائیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل علیہمُ السّلام اور عرشِ مُعلّٰی کو اُٹھانے والے فرشتوں) کے بعد اَصحابِ سیّدُ المرسلین (رسولوں کے سردار کے صحابہ) صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وعلیہم اجمعین ہیں اور اُنہیں میں حضرت بتُول، جگر پارۂ رسول، خاتونِ جہاں، بانوئے جِناں، سیدۃُ النِّساء فاطمہ زَہرا (شامل) اور اس دوجہاں کی آقازادی کے دونوں شہزادے، عرش کی آنکھ کے دونوں تارے، چرخِ سِیادت کے مَہ پارے، باغِ تَطْہیر کے پیارے پھول، دونوں قُرّۃُ عَیْنِ رسول، اِمامینِ کَرِیمَین سَعِیْدَین شَہِیْدَین تَقِیَّیْن نَقِیَّیْن (پاک دامن، پاک باطن) نَیِّرَین طاہِرَین (سورج اور چاند کی طرح چمکتے دمکتے چہرے والے) ابو محمد (حضرت امام) حسن و (حضرت امام) ابوعبد اللہ حسین اور تمام مادَرانِ اُمّت، بانُوانِ رِسالت (اُمَّہاتُ المؤمنین، ازواجِ مطہرات) علی المصطفٰی وعلیہم کلہم الصّلاۃ وَالتّحیۃ داخل کہ صَحابی ہر وہ مسلمان ہے جو حالتِ اسلام میں اس چہرۂ خدا نُما (اللہ کے بارے میں بتانے والے کے چہرے) کی زیارت سے مُشَرَّف ہوا اور اسلام ہی پر دنیا سے گیا، ان کی قدْر و منزلت وہی خوب جانتا ہے جو سیّدُ المرسلین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کی عزت ورفعت سے آگاہ ہے۔ (دس عقیدے، ص180)

ساداتِ کرام کی عظمت پر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا اندازِ استدلال ملاحظہ کیجئے: جب عام صالحین کی صلاح (نیکی) ان کی نسل واولاد کو دین ودنیا وآخرت میں نفع دیتی ہے تو صدیق و فاروق و عثمان و علی و جعفر و عباس و انصار کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کی صلاح کا کیا کہنا۔ جن کی اولاد میں شیخ، صدیقی و فاروقی و عثمانی و علوی و جعفری و عباسی و انصاری ہیں۔ یہ کیوں نہ اپنے نسبِ کریم سے دین و دنیا وآخرت میں نفع پائیں گے! پھر اللہُ اکبر حضرات عُلیہ ساداتِ کرام۔ اولادِ امجاد حضرت خاتونِ جنّت بتول زہرا کہ حضور پُرنور سیّد الصالحین، سیّد العالمین، سیّدُ المرسلین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کے بیٹے ہیں کہ ان کی شان تو ارفع واعلیٰ وبلند وبالا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: ﴿ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا ﴾ اللہ یہی چاہتا ہے تم سے ناپاکی دُور رکھے اے نبی کے گھر والو، اور تمہیں سُتھرا کر دے خوب پاک فرما کر۔ (پ22، الاحزاب: 33) (فتاویٰ رضویہ، 23/243، 244) ایک مقام پر فرماتے ہیں: پھر اُن (امام حسن و حسین) سے نسل چلی وہ بھی وہ پاک نونہال ہیں جنہیں آبشار وَ یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا سے پانی ملا اور نسیم اَخْرَجَ مِنْكُمَا كَثِیْرًا طَیِّبًا (تم دونوں سے بہت سی طیب

*ذمہ دار شعبہ فیضان اولیاوعلما، المدینۃ العلمیہ، کراچی

اولاد پیدا کرے) نے نشو و نُما دیا سبحانَ اللہ وہ برکت والی نسل جس کے منتہیٰ حُضور سیّد الانبیاء علیہ التحیۃ و الثناء اور وہ شجرہ طیبہ جس کی توقیع مدح اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ (ترجَمۂ کنزُالایمان: جس کی جڑ قائم اور شاخیں آسمان میں۔ (پ13، ابراھیم:24))

(مطلع القمرین، ص61)

دفاعِ اہلِ بیت سے متعلق دلائل سے بھرپور اپنے رسالے کے اختتام پر فرماتے ہیں: خدمت گاریِ اہلبیتِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کے لئے یہ بیان ایک رسالہ ہوگیا لہٰذا بلحاظ تاریخ اس کا نام اِرَاءَۃُ الْاَدَبْ لِفَاضِلِ النَّسَبْ رکھنا اَنْسب (زیادہ مناسب)۔ (فتاویٰ رضویہ، 23/255)

صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کی عظمتوں کا بیان

امامِ اہلِ سنّت کی تحریروں میں ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ ان کے آگے پیدا ہونے والے شبہات اور سوالات خود بہ خود دَم توڑ دیتے ہیں، ان سطور میں دیکھئے کہ ”صحابۂ کرام عظیم کیوں؟“ کا کس قدر جامع جواب دیا ہے: حکمتِ الٰہیہ نے صحبت و نیابت سیّدُ المرسلین خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کے لیے وہ لوگ پسند فرمائے جو بہترینِ عالَم (دنیا کے بہترین افراد) تھے اور نفوسِ قدسیہ اُن کے فضائلِ محمودہ (پسندیدہ فضیلتوں) میں سب سے اعلیٰ و اکرم، تربیتِ ربانی نے انہیں اس خوبی سے سنوارا کہ شریعت غرائے بیضائے سیّد الانبیاء صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کا بارِ گراں (انبیا کے سردار کی روشن شریعت کا بھاری بوجھ) جسے قولِ ثقیل (بھاری بات) سے تعبیر فرماتے ہیں (اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْكَ قَوْلًا ثَقِیْلًا ۝ ترجَمۂ کنزُالایمان: بے شک عنقریب ہم تم پر ایک بھاری بات ڈالیں گے) اپنے دوشِ ہمت (ہمت کے کندھے) پر اٹھا لیا اور بأحسنِ وجوہ (عمدہ طریقوں سے) اس کی ترویج و تبلیغ کو انجام دیا، اپنے مولیٰ و آقا (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی عادتیں اختیار کرنا اور اُن کی چال چلنا ایسا سکھایا کہ سراپا اُن کا آفتابِ رسالت کے رنگ میں رنگ گیا اور ہر رگ و ریشہ گلِ اصطفا کی بُو (ہر نَس چُنے ہوئے پھول کی خوشبو) سے مہک اُٹھا، اثر اُن کے تخلّق و تعلّم عادات کا (اخلاق اپنانے اور عادتیں سیکھنے کا اثر) ہمیشہ باقی رہے گا اور نور اخلاقِ مصطفائی کا (مصطفےٰ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اخلاق کا نور) عالَم سے کبھی محو (ختم) نہ ہوگا۔ (مطلع القمرین، ص45)

طبیعتیں ایک جیسی کیوں نہیں؟

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب تمام صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان درسگاہِ نبوت کے تربیت یافتہ ہیں تو سب کی طبیعتیں ایک جیسی کیوں نہیں؟ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اس پر یوں روشنی ڈالتے ہیں: اس میں شک نہیں کہ صحابۂ سرورِ عالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم، بعد انبیاء و مرسلین کے ”خَیْرُ الْخَلْقِ وَ اَفْضَلُ النَّاس“ (یعنی مخلوق میں بہترین اور لوگوں میں افضل ترین) تھے مگر جبکہ منظورِ الٰہی تھا کہ شریعتِ محمدیہ علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیۃ قوم دون قوم یا یوم غیر یوم (یعنی کسی مخصوص قوم یا دن) سے خاص اور بعثتِ والا کسی زمان و مکان پر مُقْتَصَر (محدود) نہ ہو اور پُر ظاہر کہ قلوبِ ناس (لوگوں کے دل) قبولِ نُصْح و استفادہ و اِسْتِرْشاد (نصیحت قبول کرنے اور فائدہ و ہدایت حاصل کرنے) میں مختلف ہوتے ہیں، بعض پر نرمی سریعُ الاَثَر (جلدی اثر انداز) ہوتی ہے اور بعض بشدت و سختی مانتے ہیں۔ لہٰذا حکمتِ الٰہیہ مقتضی ہوئی کہ حاملانِ شریعت و نائبانِ رسالت ایک رنگ پر نہ ہوں، کسی کے سر پر ”اَرْحَمُ اُمَّتِیْ بِاُمَّتِیْ“ (میری اُمّت میں سے میری اُمّت پر زیادہ رحم کرنے والے) کا تاج رکھا جائے اور کوئی ”اَشَدُّهُمْ فِیْ اَمْرِ اللّٰه“ (حکمِ الٰہی کے نفاذ میں اُن میں سب سے سخت تر) کا خطاب پائے۔ (مطلع القمرین، ص47) ان چند جملوں میں امامِ اہلِ سنّت نے شریعتِ محمدی کی خصوصیت کے ساتھ اُس کے نفاذ کے لئے درکار مختلف طبیعتوں کو کس قدر خوب صورت انداز میں بیان کیا ہے کہ زبان پر بے ساختہ سُبحٰنَ اللہ آجاتا ہے۔

چند صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کے مخصوص فضائل

یوں تو تمام صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کو ربِّ کریم نے قراٰنِ مجید میں اپنی رضا کا مُژدہ سنایا اور جنّت کا وعدہ فرمایا ہے مگر کئی صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کے خصوصی فضائل انہیں دیگر سے ممتاز

کرتے ہیں، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ان میں سے چند کو بطورِ مثال بیان فرمایا ہے، آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر اور جامع اندازِ تحریر کا نظارہ کیجئے: 1 اوّل تیر کہ راہِ خدا میں پھینکا گیا سیّدُنا سعد بن ابی وقاص کا تھا 2 اور سیّدُ العالمین صلَّی اللہ علیہ وسلَّم نے انہیں اور حضرت زبیر بن العوام کو تشریفِ "فِدَاكَ اَبِي وَ اُمِّي" سے مشرف فرمایا (نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان دو مبارک ہستیوں سے فرمایا: میرے ماں باپ تم پر قربان) 3 حواری حضور کے حضرت زبیر ہیں 4 حضرت عبداللہ بن عباس دوبار رؤیتِ جبریل علیہ الصّلوٰۃ والسّلام سے ممتاز 5 "سیّدُنا" و "ابنِ سیّدُنا" اُسامہ بن زید بن حارثہ کی نسبت ارشاد ہوا: مجھے سب سے زیادہ پیارا وہ ہے پھر علی 6 ابوذر سا راست گفتار زیرِ آسمان نہیں (حضرت ابو ذر جیسا صاف گو آسمان کے نیچے کوئی نہیں) 7 حُسنِ قراءت میں اُبَی بن کعب کو سب پر سبقت (ہے) 8 زید بن ثابت فرائض دانی (علمِ میراث میں ماہر) 9 معاذ بن جبل علمِ حلال و حرام میں فائق 10 ابوعُبَیدہ اس اُمّت کے امین 11 سعد بن معاذ کے انتقال سے عرشِ خدا ہل گیا 12 اللہ تعالیٰ نے اُمُّ المؤمنین خدیجہ کو سلام کہلا بھیجا 13 سیّدُنا ابو موسیٰ کو مزمارِ آلِ داؤد (یعنی حضرت داؤد علیہ السّلام کی خوش آوازی سے حصہ) عطا ہوا 14 حذیفہ صاحبِ اَسرار ہوئے 15 تمیم داری سے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم نے قصہ جساسہ بلفظ حدثنا تمیم الداری (ہم سے تمیم داری نے بیان کیا) حکایت فرمایا اور 16 صدیق کا سَبّاق بِالْخَیْر (بھلائی میں سبقت کرنے والا) ہونا 17 (حضرت عمر) فاروق سے بکلمہ "حَدَّثَنِي عمرُ" (مجھ سے عمر نے بیان کیا) نقل کیا اور 18 حضرت جُلَیْبِیب جب شہید ہوئے حضور ان کی نعش اپنے دستِ اقدس پر اُٹھا کر لے چلے اور ارشاد فرماتے تھے: جُلَیْبِیب میرا اور میں جُلَیْبِیب کا، جُلَیْبِیب میرا اور میں جُلَیْبِیب کا، جُلَیْبِیب میرا اور میں جُلَیْبِیب کا۔

(مطلع القمرین، ص48)

"عظمتِ صحابہ" سے متعلق امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ کی یہ سُطُور نہایت اہمیت کی حامل ہیں: تابعین سے لے کر تابقیامت (قیامت تک) اُمت کا کوئی ولی کیسے ہی پایہ عظیم (بلند مرتبے) کو پہنچے، صاحبِ سلسلہ ہو خواہ غیرِ ان کا (کوئی ولی خواہ غوث ہو یا قطب یا ابدال وغیرہ، الغرض کسی بھی سلسلے سے ہو مثلاً قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ یا کسی بھی سلسلے سے نہ ہو)، ہرگز ہرگز ان میں سے ادنیٰ سے ادنیٰ کے رتبہ کو نہیں پہنچتا، اور ان میں ادنیٰ کوئی نہیں، رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے ارشادِ صادِق (سچے فرمان) کے مطابق اوروں کا کوہِ اُحد (اُحد پہاڑ) برابر سونا ان کے نیم صاع جَو کے ہمسر نہیں، جو قُربِ خدا انہیں حاصل دوسرے کو میسر نہیں اور جو درجاتِ عالیہ (بلند درجات) یہ پائیں گے غیر کو ہاتھ نہ آئیں گے، ان سب کو بِالاِجمال پَرلے درجے (اعلیٰ درجے) کا "بَرّ" و "تقی" جانتے ہیں اور تفاصیلِ احوال پر نظر حرام مانتے، جو فعل کسی کا اگر ایسا منقول بھی ہوا جو نظرِ قاصر (صرف خامیاں دیکھنے والی آنکھ) میں ان کی شان سے قدرے گرا ہوا ٹھہرے، اسے مَحمَلِ حَسَن (اچھے معنیٰ) پر اُتارتے ہیں اور اللہ کا سچا قول ﴿رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ﴾ سُن کر آئینۂ دل میں یک قلم زنگِ تفتیش کو جگہ نہیں دیتے (اللہ کے فرمان: "اللہ ان سے راضی ہوا" سُن کر دل کے صاف ستھرے آئینے کو چھان بین کے زنگ سے آلودہ نہیں کرتے۔)، رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم حکم فرما چکے: "جب میرے اصحاب کا ذکر آئے تو باز رہو۔" ناچار اپنے آقا کا فرمانِ عالی شان اور یہ سخت وعیدیں، ہولناک تہدیدیں سُن کر زبان بند کر لی اور دل کو سب کی طرف سے صاف کر لیا جان لیا کہ ان کے رُتبے ہماری عقل سے وَراء ہیں پھر ہم اُن کے معاملات میں کیا دَخل دیں، ان میں جو مشاجرات (باہمی رنجش) واقع ہوئے ہم ان کا فیصلہ کرنے والے کون؟ (دس عقیدے، ص182)

اَہلِ سُنَّت کا ہے بیڑا پار اصحابِ حضور
نَجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسولُ اللہ کی

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

امیرِ اہلِ سنّت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری اور آپ کی خدمات

محمد ناصر جمال عطاری مَدَنی*

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نُوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ وَر پیدا

یہ شعر نہ جانے آج سے پہلے کتنی عظیم ہستیوں کے بارے میں پڑھا اور لکھا گیا ہے مگر فی زمانہ اس شعر کا مصداق ایک ایسی عظیم علمی و روحانی ہستی ہے جسے دنیائے اسلام شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے اَلقاب و نام سے جانتی و پہچانتی ہے۔ آپ کی پیدائش 26 رَمضان 1369ھ / 12 جولائی 1950ء کو پاکستان کے مشہور شہر کراچی کے ایک میمن گھرانے میں ہوئی۔ ابتدائی دینی و دنیوی تعلیم حاصل کرنے کے بعد علمِ دین سے شغف کی بنا پر دینی کُتب کے مطالعے اور عُلمائے اہلِ سنّت کی صحبت کے ذریعے علمِ دین کا خزانہ سمیٹنے لگے۔ بالخصوص دارُ العُلوم امجدیہ عالمگیر روڈ کراچی کے مفتیِ اعظم پاکستان مفتی محمد وقارُ الدّین قادری رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں تقریباً 22 سال تک استفادہ کیا۔ آپ علم و عمل کے پیکر، سنّتوں کے عامل اور مسلمانوں کو نیکی کی دعوت دینے کے جذبے سے سرشار ہیں۔ معاشرے میں بے عملی کو طوفان کی صورت اختیار کرتا ہوا دیکھ کر آپ نے بے عملی کے آسیب سے چھٹکارا دلانے اور اُمّتِ مسلمہ کو بے عملی کے طوفان سے بچانے کیلئے عملاً کوششیں شروع کیں۔ چنانچہ ماہِ ذوالقعدہ 1401ھ / ستمبر 1981ء میں دعوتِ اسلامی کی بنیاد رکھی گئی، آپ پر اُمّت کی اصلاح کی دُھن سوار تھی، آپ کی لگن سچّی اور مقصد نیک تھا، اسی لئے اللہ کے کرم سے دعوتِ اسلامی کو بے پناہ مقبولیت ملی۔ اللہ پاک نے آپ کو کئی صلاحیتوں سے نوازا ہے، آپ بیک وقت مایہ ناز مُبلّغ، بہترین مصنّف، نعت گو شاعر اور عظیم مُنتظِم و مصلح (Administrator And Reformer) ہیں۔

امیرِ اہلِ سنّت کے سینکڑوں بیانات کی آڈیو کیسٹیں لاکھوں لوگوں تک پہنچیں اور مدنی چینل کا افتتاح ہونے کے بعد 300 سے زائد ویڈیو بیانات جن کے دیکھنے والوں کی تعداد شمار سے باہر ہے جبکہ آپ کا سوال و جواب پر مشتمل "مدنی مذاکرہ" نامی ناصحانہ پروگرام دنیا بھر میں ذوق و شوق سے دیکھا جاتا ہے۔ آپ کا نعتیہ دیوان "وسائلِ بخشش" قابلِ ستائش اور مقبولِ خلائق ہے۔ ادبی خدمات میں مقبولِ خاص و عام 19 کتابیں اور 131 رسالے شامل ہیں، ان کتب و رسائل کے کئی ایڈیشنز دنیا کی 37 زبانوں میں ترجمہ (Translation) ہوکر لاکھوں کی تعداد میں چھپ چکے ہیں، صرف فیضانِ سنّت کی بات کی جائے تو اکابر علمائے کرام کی تصدیق و تقریظ سے آراستہ اس کتاب کے اکتوبر 2006ء سے لے کر اپریل 2019ء تک 14 ایڈیشن تقریباً 2 لاکھ 88 ہزار کی تعداد میں شائع ہوچکے ہیں جنہیں پڑھنے والوں کی تعداد ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں میں ہے۔ اس کے علاوہ فیضانِ سنّت کا گجراتی، انگلش، سندھی، بنگالی اور ہندی زبان میں بھی اس کا ترجمہ ہوچکا ہے۔

"دعوتِ اسلامی" امیرِ اہلِ سنّت کی انتظامی صلاحیت کا منہ بولتا ثبوت ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یہ تنظیم فرد کی تربیت اور معاشرے کی ترقّی میں شروع سے اب تک حیرت انگیز کامیابیاں حاصل کرچکی ہے۔ آپ نے معاشرے کی اصلاح کے لئے خود پاکستان کے تقریباً تمام بڑے شہروں، دیہاتوں اور بیرونِ ملک میں عراق، ساؤتھ افریقہ، عرب امارات، انڈیا وغیرہ کا سفر کیا اور اس کارِ خیر کو مزید خوش

*ذمہ دار شعبہ فیضان اولیا و علما، المدینۃ العلمیہ، کراچی

اُسلوبی سے سرانجام دینے کے لئے ایسے تربیت یافتہ مبلّغین ومبلّغات فراہم کئے جو غیر مسلموں کو ایمان کی دعوت دینے اور مسلمانوں کو نیک بنانے میں مصروف ہیں۔

فرد کی اصلاح کے لئے روزانہ، ہفتہ وار، ماہانہ اور سالانہ سوالات پر مشتمل "نیک کام"[1] نامی رسالہ بھی متعارف کروایا ہے جسے روزانہ پُر کرنے والے سے آہستہ آہستہ خامیاں دُور اور خوبیاں پیدا ہوتی ہیں، اِس رسالہ کے ذریعے اپنی بگڑی زندگی سنوارنے والوں کی تعداد بھی لاکھوں میں ہے۔ ملک وبیرونِ ملک مَردوں کی اِصلاح کے لئے تقریباً 1282 (ایک ہزار دو سو بیاسی) ہفتہ وار اجتماعات منعقد ہوتے ہیں، جس میں کم وبیش پونے دو لاکھ افراد شرکت کرتے ہیں، جبکہ خواتین کے تقریباً 10288 (دس ہزار دو سو اٹھاسی) ہفتہ وار اجتماعات منعقد ہوتے ہیں، جن میں شرکت کرنے والیوں کی تعداد تقریباً 325000 (تین لاکھ پچیس ہزار) ہے۔

ملک وبیرونِ ملک علمِ دِین سیکھنے اور سکھانے کا جذبہ لے کر 3 دن، 12 دن، 1 ماہ اور 12 ماہ کے قافلوں میں لاتعداد عاشقانِ رسول ملک اور بیرونِ ملک سفر کرتے ہیں۔

غالباً 1397ھ / 1977ء میں آپ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان کے خلیفہ حضرت علّامہ مولانا ضیاءُ الدّین احمد قادری مدنی سے سلسلۂ قادریہ رضویہ میں بیعت ہوئے، ان کے صاحبزادے مولانا حافظ فضلُ الرّحمٰن قادری مدنی رحمۃ اللہ علیہ، آپ کے خلیفہ مولانا محمد عبدالسلام قادری رضوی اور دیگر کئی علماومشائخ سے سلسلۂ قادریہ سمیت کئی سلاسلِ طریقت میں خلافت حاصل کی۔ آپ سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ میں بیعت فرماتے ہیں، اس وقت دنیا بھر میں آپ کے لاکھوں لاکھ مریدین وطالبین ہیں۔

امیرِ اہلِ سنّت شخصی ومعاشرتی تعمیر (Personal And Society Development) کے لئے دعوتِ اسلامی میں 107 شعبے قائم کرچکے ہیں مثلاً، تقریباً 65548 (پینسٹھ ہزار پانچ سو اڑتالیس) طلبہ و طالبات کو دِینی وعصری (دُنیاوی) تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے والے 757 (سات سو ستاون) جامعاتُ المدینہ، اب تک 500 (پانچ سو) سے زائد کتابیں اور رسالے دینے والا ریسرچ سینٹر اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ، لاکھوں کی تعداد میں معیاری کتابیں اور رسالے کم قیمت میں دینے والا اشاعتی ادارہ مکتبۃُ المدینہ، معاشرے کے مختلف طبقوں کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے دلچسپ اور معلوماتی مضامین پر مشتمل ماہنامہ فیضانِ مدینہ اور لوگوں کے روز مرہ پیش آنے والے شرعی مسائل کے بروقت شرعی حل کے لئے دارالافتا اہلِ سنّت اور مجلس تحقیقاتِ شَرْعِیَّہ کا قیام سرِفہرست ہے۔

"مجلس I.T"، یہ مجلس 28 ایپلی کیشنز اور دعوتِ اسلامی کے مختلف شعبہ جات کی 20 ویب سائٹس بھی متعارف کرواچکی ہے "مجلس I.T" کی ایپلی کیشنز اور ویب سائٹس سے استفادہ کرنے والوں میں بھی دن بدن اضافہ ہورہا ہے۔ بچّوں اور بچّیوں کی تعلیم و تربیت کے لئے پاکستان میں دارُالمدینہ اسلامک اسکول سسٹم کی 38 جبکہ انڈیا، برطانیہ (UK) اور ریاست ہائے متحدہ امریکا (USA) میں 6 شاخیں قائم ہوچکی ہیں۔ دارُالمدینہ اسلامک اسکول سسٹم کے لئے برطانیہ (UK) کے ادارے Ofsted (Office of Standards in Education) سے اجازت اور ریاست ہائے متحدہ امریکا (USA) میں California Department of Social Services Community Care Licensing Division سے لائسنس بھی حاصل کیا جاچکا ہے۔ تین زبانوں (اردو، انگلش اور بنگلہ) میں 6 سیٹلائیٹ کے ذریعے دنیا کے 80 فیصد خطے کو اپنی نشریات پیش کرنے والا عالَمِ اسلام کا 100 فیصد اسلامی چینل "مدنی چینل" توایک نئی تاریخ رقم کررہا ہے۔

آپ نے دعوتِ اسلامی کے انتظامی معاملات کو اپنی ذات تک محدود نہ رکھا بلکہ دعوتِ اسلامی میں فہم وفراست میں ممتاز، تجربہ کار اور اپنے اپنے شعبے میں نمایاں کارکردگی والوں کا انتخاب کرکے انہیں مرکزی مجلسِ شوریٰ میں شامل کیا اور دعوتِ اسلامی کا نظام مرکزی مجلسِ شوریٰ کے حوالے کردیا۔ امیرِ اہلِ سنّت کی دِینی خدمات سورج کی طرح روشن ہیں، جن کا اعتراف آج دنیا بھر میں کیا جارہا ہے۔

[1] جسے پہلے مدنی انعامات کہا جاتا تھا۔

اپنے بُزُرگوں کو یاد رکھئے

ابو ماجد محمد شاہد عطّاری مَدَنی*

مزار شریف امیر ابو العلا نقشبندی چشتی

مزار شریف سید محمد بن علی سنوسی کبیر

مزار شریف امام عبد الرحمٰن اَوزاعی

صَفَرُ الْمُظَفَّر اسلامی سال کا دوسرا مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عظام اور علمائے اسلام کا وِصال یا عُرس ہے، ان میں سے 32 کا مختصر ذکر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" صَفَرُ الْمُظَفَّر 1439ھ اور 1440ھ کے شماروں میں کیا گیا تھا مزید 13 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان ① رئیسِ قبیلۂ خزرج حضرت سیّدُنا **ابوبِشر بَرَّاء بن مَعْرُور انصاری** رضی اللہ عنہ نے عُقبۂ اُولیٰ میں دینِ اسلام قبول کیا اور اس موقع پر سب سے پہلے بیعت کا شرف پایا۔ آپ کو قبیلۂ بنو سَلِمَہ کا نقیب (سردار) مقرر کیا گیا۔ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ہجرتِ مدینہ سے ایک ماہ قبل صفر میں مدینۂ منوّرہ میں وِصال فرمایا۔ آپ پہلے صَحابی ہیں جنہوں نے اپنے مال کے تہائی حصّے کی وصیّت کی۔ (طبقات ابن سعد، 3/464، 465، المنتظم، 3/83) ② بَدری صَحابی حضرت سیّدُنا **مَرْثَد بن ابو مَرْثَد کَنّاز غَنَوِی** رضی اللہ عنہ حضرت سیّدُنا حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما کے حلیف تھے، ہجرت کے بعد حضرت سیّدُنا اَوس بن صَامِت اَنصاری رضی اللہ عنہ سے مواخات ہوئی، ہجرت کے بعد کچھ نادار مسلمان مکے میں قید کرلئے گئے تھے لہٰذا کسی تدبیر سے ان قیدیوں کو مکۂ مکرمہ سے چُھڑا کر مدینے شریف لانے کے لئے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کے بہادر اور نڈر ہونے کی وجہ سے یہ کام سونپا۔ غزوۂ بدر اور غزوۂ اُحد میں شریک ہوئے، صفر المظفر 3ھ میں سریۂ مَرْثَد میں امیر بنائے گئے اور مقامِ رَجیع پر شہید ہوئے۔ (الاستیعاب، 3/440، 442، اسد الغابہ، 5/144)

اولیائے کرام رحمہمُ اللہُ السّلام ③ بانیِ سلسلۂ ابو العلائیہ حضرت سیّد **امیر ابو العلا نقشبندی چشتی** رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 990ھ میں نریلہ (مضافاتِ دہلی) ہند میں ہوئی اور 9 صفر 1061ھ کو وِصال فرمایا، آپ کا مزار مبارک آگرہ (اکبر آباد اتر پردیش) ہند میں مرجعِ خلائق ہے۔ آپ صاحبِ کرامت، جلیلُ القدر، مقاماتِ عالیہ پر فائز اور عظیم اَوصاف کے جامع تھے۔ سلسلۂ عالیہ قادریہ کے شیخِ طریقت حضرت میر سید محمد کالپوی رحمۃ اللہ علیہ کو آپ سے بھی خلافت حاصل ہوئی۔ (تذکرہ اولیائے پاک و ہند، ص251، بزمِ ابو العلاء، 25، 32، 77) ④ استاذ پیر روضے دھنی، عارف باللہ حضرت **علّامہ فقیرُ اللہ علوی نقشبندی** رحمۃ اللہ علیہ کی وِلادت گیارھویں صدی ہجری کے شروع میں روتاس (ضلع جلال آباد) افغانستان میں ہوئی اور 3 صفر 1195ھ کو وِصال فرمایا، آپ کا مزار اندرونِ ہاتھی گیٹ شِکارپور (سندھ) پاکستان میں زیارت گاہِ خاص و عام ہے۔ آپ صوفیِ باصفا، عالمِ باعمل، صاحبِ تصانیف اور استاذُ العلماء و صُوفیا ہیں۔ قُطبُ الارشاد آپ کی اہم تصنیف ہے۔ (جہانِ امام ربانی، 6/315، انوار علمائے اہلسنت سندھ، ص1054، 1056، سندھ کے صوفیائے نقشبند، 2/443، تذکرہ اولیائے سندھ، ص258) ⑤ بانیِ سلسلۂ سنوسیہ حضرت امام **سیّد محمد بن علی سنوسی کبیر** مالکی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1202ھ کو مستغانم (مَنداس، مضافاتِ وادیِ مینا) الجزائر میں ہوئی۔ 1276ھ کو جغبوب (صوبہ بطنان) لیبیا میں وِصال فرمایا، آپ کا عُرس 9 صفر کو ہوتا ہے۔ آپ برِّاعظم افریقہ کی عظیم شخصیت، عالمِ جلیل، مجاہدِ اسلام، صوفیِ کبیر، شاعرِ اسلام، کئی کتب کے مصنف، تحریک سنوسیہ کے بانی، کثیر سنوسی خانقاہوں کے سرپرست، عاشقِ محافلِ میلاد اور صاحبِ کرامت ولی اللہ تھے۔ (اعلام لزرکلی، 6/299، تذکرہ سنوسی مشائخ، ص51 تا 61)

علمائے اسلام رحمہمُ اللہُ السّلام ⑥ مجتہدِ اُمّت، استاذِ امام محمد، حضرت **امام عبد الرحمٰن اَوزَاعی** رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 88ھ کو موضعِ اَوزاع (نزد بابُ الفرادیس

* رکنِ شوریٰ و نگرانِ مجلس المدینۃ العلمیہ، کراچی

بعلبک، صوبہ بقاع) لبنان میں ہوئی۔ 2صفر 157ھ کو بیروت میں وِصال فرمایا، مزار بیروت شہر کے علاقے حَنْتُوس میں مسجد امام اوزاعی سے متصل ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ تبع تابعی، فقیہ زماں، امامِ اہلِ شام، استاذُ المحدثین اور ستر ہزار (70000) فتاویٰ لکھنے والے بزرگ ہیں۔ (تذکرۃ الحفاظ،ج1،1/133،174، فقہائے ہند،1/67) 7 صاحبِ سُنَنِ نَسائی، حافظُ الحدیث حضرت امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نَسائی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 215ھ شہر نسا (نزد عشق آباد، ترکمانستان) میں ہوئی اور 13صفر 303ھ کو رملہ (فلسطین) میں جامِ شہادت نوش کیا۔ آپ کی کتاب سُنَنِ النسائی صحاحِ ستہ میں سے ہے۔ (تاریخ ابن عساکر،71/170، 176، بستان المحدثین،ص298) 8 صاحبِ مستدرک امام ابوعبداللہ محمد حاکم نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 321ھ کو نیشاپور میں ہوئی۔ 3صفر 405ھ میں وصال فرمایا۔ آپ قاضی نیشاپور، حافظُ الحدیث، فقیہ شافعی، صاحبِ تصنیف و تالیف اور استاذُ المحدثین تھے۔ کتب میں اَلْمُسْتَدْرَک عَلَی الصَّحِیْحَین کو شہرت حاصل ہوئی۔ (مستدرک للحاکم،1/7، 56، وفیات الاعیان،2/364) 9 ساتویں ہجری کے مجدد، شیخُ الاسلام حضرت امام تقی الدّین محمد بن دقیق العید قشیری شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 625ھ ساحلِ بحرِ احمر ینبع (صوبہ مدینہ منورہ) عرب شریف میں ہوئی اور 11صفر 702ھ کو وصال فرمایا، مزار قرافۃ الصغریٰ (قاہرہ) مصر میں ہے۔ آپ حافظِ قراٰن، امامِ مجتہد، فقیہِ اُمّت، استاذِ متاخرین فقہاو محدثین، صاحبِ دیوان و کتب اور اکابرینِ علمائے شوافع سے ہیں۔ تصانیف میں اَلْاِقْتِرَاح فِیْ عُلُوْمِ الْحَدِیْث، اَلْاِلْمَام فِیْ اَحَادِیْثِ الْاَحْکَام بھی ہیں۔ (اعیان العصر،4/576،580، جامع کرامات اولیا مترجم،1/594) 10 سیّدُ الشیوخ، مفسرِ قراٰن حضرت علّامہ سیّد محمد عمر خلیق حسینی قادری حنبلی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1282ھ کو محلہ قاضی پورہ (حیدرآباد دکن) ہند میں علمی سادات خاندان میں ہوئی اور وصال 20صفر 1330ھ کو فرمایا، مزار قادری چمن، مضافاتِ محلہ فلک نما حیدرآباد دکن ہند میں ہے۔ آپ بہترین واعظ، قاری، مصنف، شاعر، استاذُ العلماء اور شیخِ طریقت تھے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی وفات پر عربی قصیدہ قلمبند فرمایا۔ (مرقع انوار،ص929، تذکرہ علمائے اہلسنت،ص186) 11 اعلیٰ حضرت، مجددِ دین وملت امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 10شوال 1272ھ کو بریلی شریف (یوپی) ہند میں ہوئی اور یہیں 25صفر 1340ھ کو وِصال فرمایا۔ مزار مبارک مرجع خاص وعام ہے۔ آپ حافظِ قراٰن، 50 سے زیادہ جدید وقدیم علوم کے ماہر، تاجدارِ فقہاومحدثین، مصلحِ اُمّت، نعت گوشاعر، سلسلہ عالیہ قادریہ کے عظیم شیخِ طریقت، تقریباً ایک ہزار کتب کے مصنف، مرجعِ علمائے عرب و عجم اور چودھویں صدی کے مجدد اور مؤثر ترین شخصیت کے مالک تھے۔ کنزُالایمان فِی تَرجَمَةِ القُراٰن، فتاویٰ رضویہ (33جلدیں)، جَدُّ المُمْتَار علیٰ رَدِّالمُحتار (7جلدیں، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی) اور حدائقِ بخشش آپ کی مشہور تصانیف ہیں۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت،1/58،3/295، مکتبۃ المدینہ، تاریخ مشائخ قادریہ رضویہ برکاتیہ،ص282،301) 12 فخرُ العلماء مولانا سیّد محمد فاخر الٰہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ 1292ھ کو الٰہ آباد (یوپی ہند) میں ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے اور 7صفر 1349ھ کو یہیں وفات پائی، تدفین درگاہ شیخ افضل الٰہ آبادی میں کی گئی۔ آپ فاضل مدرسہ فیضِ عالَم کانپور، دائرہ شاہ اجمل کے شیخِ طریقت، بہترین خطیب، متحرک راہنما اور طریقت وشریعت کے جامع تھے۔ آپ شبیہ غوثُ الاعظم حضرت سیّد علی حسین اشرفی جیلانی کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے۔ (حیات مخدوم الاولیا،ص318،322) 13 صاحبِ بحر الفصاحت حضرت مولانا حکیم محمد نجم الغنی نجمی رامپوری حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1276ھ کو رامپور (یوپی) ہند میں ہوئی۔ 26صفر 1351ھ کو بریلی شریف سے رامپور آتے ہوئے وِصال فرمایا، آپ کو قبرستان شاہ درگاہی رامپور یوپی ہند میں دفن کیا گیا۔ آپ فاضل مدرسہ عالیہ رامپور، ماہرِ علومِ جدیدہ و قدیمہ، ریاستِ رامپور کے کئی عہدوں پر فائز، حکیم ومدرس، صاحبِ دیوان شاعر، علمِ عروض کے ماہر اور 30 سے زائد کتب کے مصنف تھے۔ آپ کی کتب اسلام، اصولِ عقائد وفقہ، بلاغت، علمِ عروض، تاریخ اور طب جیسے موضوعات پر ہیں۔

(مذاہب الاسلام،ص12،26، بحر الفصاحت، حصہ اول،24تا40)

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

جامعۃُ المدینہ احمد آباد (ہند) کے طلبۂ کرام کے موبائل فِری ہونے پر حوصلہ افزائی

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْكَرِيْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے مرکزی جامعۃُ المدینہ احمد آباد (ہند) کے طلبۂ کرام! اساتذۂ کرام! کی خدمات میں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

مَا شَآءَ اللہ! (رکنِ شوریٰ) سیّد عارف علی شاہ صاحب نے طلبۂ کرام کی ویڈیو بھیجی اور یہ خوشخبری بھی دی کہ آپ "موبائل فِری" ہوگئے (یعنی موبائل فون کا استعمال چھوڑ دیا)، سُبْحٰنَ اللہ۔ موبائل فون اور سوشل میڈیا نے ایسے حالات بنا دیئے ہیں کہ آگے پتا نہیں کیا ہوگا! بہت سارا وقت اس میں صَرف ہورہا ہے۔ اگر آپ اپنے اس کہے پر اِستِقامت کے ساتھ قائم رہیں گے اور موبائل فون اور سوشل میڈیا سے اپنے آپ کو بچاکر رکھیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ اچّھے عالمِ دین بنیں گے۔ اللہ کریم! آپ سب کو عالمِ باعمل، مفتیِ اسلام اور دعوتِ اسلامی کا بہترین مبلغ بنائے، اٰمین۔ دیکھو! سب مل کر دعوتِ اسلامی کا مدنی کام بھی کرتے رہنا، دعوتِ اسلامی کا مدنی کام کرتے کرتے عالِم بنیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ اس کی بات ہی کچھ اور ہوگی! اللہ پاک آپ سب کو عافیت نصیب فرمائے۔ (دعوتِ اسلامی کے) قافلوں میں باقاعدگی سے سفر جاری رکھئے، علاقائی دورہ بھی کرتے رہئے، "نیک کام" جو کہ مدنی انعامات کا نیا نام ہے اس پر بھی عمل جاری رکھئے اور روزانہ غور و فکر کرکے (فکرِ مدینہ کی جگہ اب غور و فکر کہیں گے) آپ کو رِسالہ بھی پُر کرنا ہے (یعنی رسالے کے خانے بھی بھرنے ہیں) اور اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو جمع بھی کروانا ہے اور 12 مدنی کام کی خوب دھوم دھام مچانی ہے، اِنْ شَآءَ اللہ۔

آپ تمام طلبۂ کرام کو حُجَّةُ الْاِسلام امام محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک قیمتی نصیحت پیش کرتا ہوں، اِسے اپنے دل کے مدنی گلدستے میں سجایئے اور خوب بڑھ چڑھ کر مدنی کاموں میں حصہ لیجئے۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہر اہلِ علم کو چاہئے کہ کسی نہ کسی علاقے، شہر، محلے، مسجد یا کچھ لوگوں کی ذمّہ داری سنبھالے اور وہاں کے رہنے والوں کو علمِ دین سکھائے اور یہ بتائے کہ ان کے لئے کون سی چیزیں دینی اعتبار سے نقصان دِہ ہے اور کون سی چیزیں فائدہ مند ہے۔ نیز کون سی چیزیں بدبختی کا سبب بَن سکتی ہیں اور کون سی چیزیں سعادت مندی کا۔ (احیاء العلوم، 4/63 ماخوذاً) بے حساب مغفرت کی دُعا کا ملتجی ہوں۔ سب خوش رہو، اللہ کریم! آپ سب کو چل مدینہ بھی نصیب کرے۔

اٰمِيْن بِجَاهِ النَّبِيِّ الْاَمِيْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد
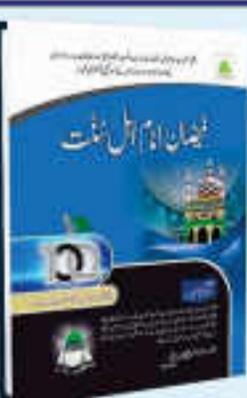
امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت کے کثیر پہلوؤں پر ایک نئے انداز میں روشنی ڈالتا ہوا 57 سے زائد مضامین اور 252 صفحات پر مشتمل ماہنامہ فیضانِ مدینہ کا خصوصی شمارہ فیضانِ امامِ اہلِ سنت آج ہی مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کیجئے نیز یہ شمارہ اس ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ بھی کیا جاسکتا ہے۔ www.dawateislami.net

تعزیت وعیادت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ محمد الیاس عطّاؔر قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے Video اور Audio پیغامات کے ذریعے دکھیاروں اور غم زدوں سے تعزیت اور بیماروں سے عیادت فرماتے رہتے ہیں، ان میں سے منتخب پیغامات ضروری ترمیم کے بعد پیش کئے جارہے ہیں۔

مفتی حبیب یار خان قادری کے انتقال پر تعزیت

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے حضرت مولانا احمد یار خان ازہری (مدرس دارُ العلوم نوری اندور ہند) کی خدمت میں: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ

صدام حسین عمادی (ذمّہ دار مجلسِ رابطہ بالعلماء) نے رکنِ شوریٰ حاجی محمد شاہد مَدَنی کے ذریعے اطلاع دی کہ آپ کے والدِ ماجد قاضیِ شرع مدھیہ پردیش(Madhya Pradesh)، مفتیِ مالوہ(Malwa)، خلیفۂ مفتیِ اعظم ہند، حضرت علّامہ مولانا مفتی حبیب یار خان قادری (ناظمِ اعلیٰ دارُ العلوم نوری اندور ہند) علیل رہنے کے بعد 27 شوّالُ المکرم 1440 سن ہجری کو بعمر 65 سال اندور (ہند) میں انتقال فرما گئے، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن۔ میں حُضورِ والا سے اور حضرت کے تمام معتقدین، محبین اور سوگواروں سے تعزیت کرتا ہوں۔ یاربَّ المصطفٰے جَلَّ جَلَالُہٗ وصلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! حضرت علّامہ مولانا مفتی حبیب یار خان قادری کو غریقِ رحمت فرما، اِلٰہَ الْعٰلَمِیْن! حضرت کی دینی خدمات قبول فرما، مولائے کریم! حضرت کے مزارِ فائضُ الانوار پر انوار و تجلیات کی بارشیں نازل فرما، یَااللہ! حضرت کی قبر کو تاحدِ نظر وسیع کردے، مولائے کریم! نورِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صدقے حضرت کی قبر جگمگ جگمگ کرتی رہے، یَااللہ! حضرت کو بے حساب مغفرت سے مشرف فرما کر جنّتُ الفردوس میں اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس نصیب فرما، مولائے کریم! حضرت کے تمام سوگواروں کو صبرِ جمیل اور صبرِ جمیل پر اجرِ جزیل مرحمت فرما، یَااللہ! میرے پاس جو کچھ ٹوٹے پھوٹے اعمال ہیں اپنے کرم کے شایانِ شان ان کا اجر عطا فرما اور یہ سارا اجر و ثواب جنابِ رسالت مآب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو عطا فرما، یَااللہ! یہ سارا اجر و ثواب حضرت علّامہ مولانا مفتی حبیب یار خان قادری سمیت ساری اُمّت کو عنایت فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(دُعا کے بعد امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے حضرت کے مزید ایصالِ ثواب کیلئے سُنَنِ ابنِ ماجہ کی ایک حدیثِ پاک بیان فرمائی:) حضرت سیّدُنا براء بن عازِب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ہم سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ ایک جنازے میں شریک تھے تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم قبر کے کنارے بیٹھ گئے اور اس قدر روئے کہ مٹی بھیگ گئی، پھر فرمایا: ”اے بھائیو! اس کیلئے تیاری کرو۔“ (ابنِ ماجہ،4/466، حدیث:4195)

عالی جاہ! دعوتِ اسلامی آپ کی اپنی تحریک ہے، اس کے لئے ہمیشہ دُعا فرماتے رہئے اور اپنے چاہنے والوں کو ترغیب دِلاتے رہئے کہ اجتماعات میں شرکت کریں، قافلوں میں سفر کریں اور دعوتِ اسلامی کا خوب مدنی کام کرتے رہیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ مسلکِ اعلیٰ حضرت کا بول بالا اور سنیت کی دُھوم دھام ہوگی، اللہ کریم! فیضانِ رضا سے ہم سب کو مالا مال فرمائے۔ حُضور! بے حساب دُعائے مغفرت کا ملتجی ہوں۔

علّامہ منیر احمد یوسفی صاحب کے انتقال پر تعزیت

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے صاحبزادہ محمد بشیر احمد یوسفی اور صاحبزادہ مفتی محمد خلیل احمد یوسفی کی خدمات میں: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رکن حاجی یعفور رضا عطاری نے یہ افسوس ناک خبر دی کہ آپ صاحبان کے والدِ محترم پیرِ طریقت، حضرت علّامہ مولانا منیر احمد یوسفی صاحب کافی عرصہ علیل

رہنے کے بعد 15 ذوالقعدۃ الحرام 1440ھ کو بعُمر 74 سال لاہور میں انتقال فرماگئے، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن۔ مرحوم نے اور ہم نے مل کر شروع میں دعوتِ اسلامی کا کام کیا تھا، مَاشَآءَاللہ بڑا پیارا بیان فرماتے تھے، میں آپ تمام صاحبان سے اور مرحوم کے بھائیوں شبیر صاحب، ظہیر صاحب اور محمد اسلم صاحب سے نیز حضرت کے تمام محبین، معتقدین، مریدین سمیت تمام سوگواروں سے تعزیت کرتا ہوں۔ یاربَّ المصطفٰے جَلَّ جَلَالُہٗ وصلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! پیرِ طریقت، حضرت علّامہ مولانا منیر احمد یوسفی صاحب کو غریقِ رحمت فرما، اے اللہ! ان کی تمام خطائیں معاف کردے، مولائے کریم! ان کی دینی خدمات قبول فرما، اِلٰہَ الْعٰلَمِیْن! ان کی قبر کو جنّت کا باغ بنا، ان کی قبر پر رحمت و رضوان کے پھولوں کی بارشیں فرما، اِلٰہَ الْعٰلَمِیْن! ان کی قبر نورِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صدقے جگمگاتی رہے، اِلٰہَ الْعٰلَمِیْن! انہیں بے حساب مغفرت سے مشرف فرماکر جنّتُ الفردوس میں اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس نصیب فرما، مولائے کریم! مرحوم کے تمام سوگواروں کو صبرِ جمیل اور صبرِ جمیل پر اجرِ جزیل مرحمت فرما، یااللہ! میرے پاس جو کچھ ٹوٹے پھوٹے اعمال ہیں ان کا اپنے کرم کے شایانِ شان اَجر عطا فرما، یہ سارا اَجر و ثواب جنابِ رسالت مآب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو عنایت فرما اور بوسیلۂ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم یہ سارا اجر و ثواب حضرت مولانا منیر احمد یوسفی صاحب سمیت ساری اُمّت کو عطا فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(دُعا کے بعد امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے حضرت کے ایصالِ ثواب کے لئے عالمِ دین کی اہمیت پر مبنی ایک قول بیان فرمایا:) حجۃ الاسلام امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ احیاءُ العلوم میں تحریر فرماتے ہیں: کسی دانا کا قول ہے: عالم کی وفات پر پانی میں مچھلیاں اور ہوا میں پرندے روتے ہیں، عالم کا چہرہ اوجھل ہوجاتا ہے لیکن اس کی یاد باقی رہتی ہے۔ (احیاء العلوم، 1/ 24)

دعوتِ اسلامی آپ کی اپنی تحریک ہے، حضرت علّامہ منیر احمد یوسفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا بھی اس میں بڑا کام ہے، اس کے لئے ہمیشہ دُعا کرتے رہئے اور اپنے چاہنے والوں کو بھی دعوتِ اسلامی کے کاموں میں حصہ لینے کی ترغیب دیتے رہئے، جب جب موقع ملے دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اجتماعات وغیرہ میں تشریف بھی لاتے رہئے، اللہ پاک آپ سب کو خوش رکھے، حضرت کے خانوادے کو آباد رکھے، اگر حضرت کے بعد پیری مریدی کا سلسلہ ہو تو اللہ کریم آپ کے آستانے کو خوب ترقی دے، برکتیں دے اور اس کے ذریعے ایک عالَم فیض یاب ہو اور خوب خوب اسلام کی تبلیغ ہو، سنّتوں کی دُھوم مچے، اللہ پاک سب کو خوش رکھے، سب کو آباد رکھے، بے حساب بخشے، مجھ گنہگاروں کے سردار کے لئے بھی بے حساب مغفرت کی دُعا فرماتے رہئے۔ کبھی موقع ملے تو عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں بھی حاضری کی کوئی صورت ہو، زہے نصیب والدِ محترم کے ایصالِ ثواب کے لئے رمضانُ المبارک میں اعتکاف کی ترکیب بنالیں اور قافلے میں سفر کرلیں۔ مَاشَآءَاللہ! بشیر احمد یوسفی صاحب غالباً یہ حضرت کے بڑے صاحبزادے ہیں ان کا مجھے وڈیو پیغام بھی ملا، یہ بھی میں نے دیکھا سنا، اللہ پاک آپ کو برکت دے۔

رُکنِ شوریٰ حاجی منصور کے تایا جان کے انتقال پر تعزیت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے رُکنِ شوریٰ حاجی منصور عطّاری کے تایا جان معراج دین صاحب کے انتقال پر تمام سوگواروں سے تعزیت فرمائی اور مرحوم کے لئے دُعائے مغفرت کرتے ہوئے ایصالِ ثواب بھی کیا۔

تعزیت وعیادت کے پیغامات علما و مشائخ کے نام

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے سیّد مُراد شاہ صاحب کے صاحبزادوں سیّد محمد شاہ، سیّد نصیب شاہ، سیّد الطاف شاہ کی امّی جان اور مفتی کچھ، حضرت الحاج مفتی سیّد احمد شاہ بخاری صاحب کی بہن عالمہ، فاضلہ، سیّدہ عائشہ بنتِ میاں صاحب کے انتقال پر جملہ سوگواروں سے تعزیت فرمائی اور مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہوئے ایصالِ ثواب بھی کیا۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے آڈیو میسج کے ذریعے دعوتِ اسلامی کے علمی و تحقیقی شعبے المدینۃ العلمیہ کے ناظم محمد آصف خان عطّاری مدنی کے بیمار والدین کے لئے جلد صحت یابی کی دُعا فرمائی اور ان کو صبر و ہمت سے کام لینے کی ترغیب دِلائی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

سنتوں بھرے اجتماعات میں بیانات: رات کو مدنی مرکز فیضانِ مدینہ ممباسہ (کینیا) میں ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں "سچ کی برکت" کے موضوع پر بیان کی سعادت ملی جسے ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی سواہلی زبان میں ترجمہ کرتے رہے۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے یوں تو بیانات کی سعادت ملتی رہتی ہے لیکن بیان کے دوران ہر چند منٹ کے بعد رُکنا اور پھر ترجمہ ہونے کے بعد تسلسل (Tempo) کو برقرار رکھتے ہوئے بیان جاری رکھنا ایک امتحان ہوتا ہے۔ یہاں سے فارغ ہو کر ایک مقام پر شخصیات اجتماع میں حاضری ہوئی جہاں بالخصوص کار شوروم (Car showroom) کے کاروبار سے وابستہ اسلامی بھائی جمع تھے۔ اس جگہ "پُل صراط" کے سفر اور اس کی سواریوں سے متعلق بیان کیا۔

نمازِ جمعہ: اگلے دن جمعۃُ المبارک کی نماز سے پہلے ممباسہ شہر کی سب سے بڑی شیخ نُورَیْن مسجد میں شبِ معراج اور ماہِ شعبانُ المعظم کے فضائل سے متعلق انگلش زبان میں بیان کا موقع ملا۔

اس موقع پر مسجد اسلامی بھائیوں سے بھری ہوئی تھی جن میں اکثریت بلالی (یعنی سیاہ فام) تھی۔ نمازِ جمعہ کے بعد کثیر اسلامی بھائیوں سے ملاقات ہوئی۔

اے عاشقانِ رسول! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول اور سنتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کی بدولت علمِ دین کی دولت اور اس پر عمل کا جذبہ حاصل ہوتا ہے۔ آپ بھی دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت فرمایا کریں۔

شامی مسلمانوں میں مدنی کام: یہاں سے فارغ ہو کر ذمہ دار اسلامی بھائیوں کے ساتھ ایک کار شوروم (Car Showroom) میں جاکر ایک اسلامی بھائی سے ملاقات کی جو مالی لحاظ سے دعوتِ اسلامی کے ساتھ کافی تعاون کرتے ہیں۔ جب انہیں شام سے ہجرت کر کے جرمنی آنے والے مسلمانوں کی حالتِ زار اور ان میں نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کی کاوشوں کا تعارف کروایا گیا تو انہوں نے اس نیک مقصد کے لئے ایک خطیر رقم پیش کرنے کی نیت کی۔

ڈاکٹرز مدنی حلقے میں شرکت: نمازِ مغرب اور عشا کے درمیان ڈاکٹرز حضرات کا مدنی حلقہ ہوا جس میں ڈاکٹرز کی اچھی تعداد جمع ہوئی اور ان کے درمیان نبی پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے شَقِّ صَدْر[1] کے عنوان پر بیان کی سعادت ملی۔ یہ بیان تقریباً انگلش زبان میں کیا گیا جسے ڈاکٹروں نے کافی دلچسپی سے سنا۔

فارغ التحصیل طلبہ میں تقسیمِ اسناد: نمازِ عشا کے بعد ممباسہ

نوٹ: یہ مضمون ان کے آڈیو پیغامات وغیرہ کی مدد سے تیار کر کے انہیں چیک کروانے کے بعد پیش کیا گیا ہے۔

(1) فرشتوں کے رسولِ خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارک سینے کو چاک کر کے (یعنی چیر کر) اُسے نور و حکمت سے بھرنے کو "شَقِّ صَدْر" اور "شرحِ صَدْر" کہتے ہیں۔ مزید تفصیل جاننے کیلئے ماہنامہ فیضانِ مدینہ شمارہ مئی 2019ء صفحہ 21 ملاحظہ فرمائیے۔

* رکنِ شوریٰ ونگران مجلس مدنی چینل

https://www.facebook.com/AbdulHabibAttari/

کے ایک مقامی ہال میں سنّتوں بھرا تاریخی اجتماع ہوا جس میں معراجِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے موضوع پر بیان کیا۔ اسلامی بھائیوں اور شخصیات کی کثیر تعداد اجتماع میں شریک ہوئی۔ اجتماع کے آخر میں ممباسہ کے جامعۃُ المدینہ سے فارغ التحصیل ہونے والے آٹھ اور مدرسۃ المدینہ سے حفظِ قراٰن کی سعادت پانے والے سات طلبۂ کرام میں تقسیمِ اسناد کا سلسلہ ہوا۔

ممباسہ سے نیروبی آمد: رات تقریباً چار بجے کی فلائٹ کے ذریعے ممباسہ سے کینیا کے دارُالحکومت نیروبی آمد ہوئی اور نمازِ فجر کے بعد آرام کیا۔

میمنی زبان میں دعوتِ اسلامی کی تعارفی ویڈیو: ساؤتھ افریقہ اور دیگر ممالک میں تاجروں کی ایک تعداد موجود ہے جو میمن برادری سے تعلق رکھتے ہیں اور ان میں سے کئی حضرات اپنے ملک کی مقامی زبان کے علاوہ صرف میمنی زبان جانتے ہیں۔ گزشتہ دنوں ساؤتھ افریقہ کے اسلامی بھائیوں کی طرف سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ دعوتِ اسلامی کی تعارفی ویڈیو جس طرح اردو، عربی اور انگریزی زبانوں میں موجود ہے اسی طرح میمنی زبان میں بھی ہونی چاہئے، اِنْ شَآءَ اللہ اس سے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں مدد ملے گی۔ نیروبی آمد کے بعد دوپہر میں ایک اسلامی بھائی کے گھر جانا ہوا جہاں ہم نے دعوتِ اسلامی کی تعارفی ویڈیو (Introductory video) تیار کی جسے سوشل میڈیا پر پیش کیا جاچکا ہے آپ بھی وہ ویڈیو نیچے دیے گئے لنک پر دیکھ سکتے ہیں:

www.youtube.com/watch?v=W4nkmkfEqPk

شخصیات اجتماع: نمازِ عصر سے مغرب کے درمیان گوشت کا کاروبار کرنے والی ایک شخصیت کے یہاں شخصیات اجتماع میں ”ایثار“ کے موضوع پر بیان کرنے کا موقع ملا۔ نمازِ مغرب سے عشا کے درمیان مدنی چینل کے ذریعے براہِ راست (Live) مدنی مذاکرے میں شرکت ہوئی۔

ماضی کی سنہری یادیں: نمازِ عشا کے بعد نیروبی کی ایک بڑی اور تاریخی ”پنگانی مسجد“ میں سنّتوں بھرا اجتماع ہوا جس میں شانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے موضوع پر بیان کرنے کی سعادت ملی۔ پنگانی مسجد سے میری بڑی یادیں وابستہ ہیں۔ 1993ء میں سید عبدالقادر ضیائی رحمۃ اللہ علیہ، نگرانِ مجلسِ نعت خواں حاجی شبیر عطّاری اور حاجی الطاف جانی کے ہمراہ قافلے کے ساتھ نیروبی آنا ہوا تھا۔ حاجی الطاف جانی وہ اسلامی بھائی ہیں جنہوں نے ایک عرصے تک بیرونِ ملک مدنی کاموں کی بہت بڑی ذمہ داری تنِ تنہا سنبھالی تھی، اللہ کریم انہیں درازیِ عمر بالخیر عطا فرمائے۔ اس قافلے کے دوران مجھے پنگانی مسجد میں نعت شریف پڑھنے کی سعادت ملی تھی اور آج تقریباً 26 سال بعد اسی مسجد میں ایک عظیمُ الشّان سنّتوں بھرے اجتماع میں بیان کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ یہ سب میرے شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت علامہ محمد الیاس عطار قادری مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی کے دامن سے وابستگی کا صدقہ ہے۔

خاک مجھ میں کمال رکھا ہے — مُرشِدی نے سنبھال رکھا ہے

لاعلمی کے باعث آزمائش: سنّتوں بھرے اجتماع سے فارغ ہوئے تو تھکن سے برا حال تھا۔ اپنی رہائش گاہ پہنچ کر سونے کے لئے لیٹے تو دیکھا کہ ہر بستر کے اوپر چھت کے ساتھ باریک جالی لگی ہوئی تھی لیکن سمجھ نہ آئی کہ یہ کس لئے لگی ہوئی ہے؟ کچھ ہی دیر بعد مچھروں نے کاٹنا شروع کر دیا اور تقریباً پوری رات مچھروں کے کاٹے کو کھجاتے ہوئے گزر گئی۔ فجر کے لئے بیدار ہو کر جب صاحبِ خانہ کو یہ معاملہ بتایا تو انہوں نے کہا کہ یہ جالی ہم نے اسی لئے لگائی ہوئی ہے کہ اسے نیچے کر کے سوئیں تاکہ مچھروں سے حفاظت رہے۔

اللہ کریم ہمیں مرتے دم تک سنّتوں کی خدمت کے لئے اپنی راہ میں سفر کرتے رہنے اور اس میں آنے والی مشکلات کو خندہ پیشانی سے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

فائدہ مند بیج
Fruitful Seed

محمد عباس عطاری مدنی*

پودوں کے بیج بظاہر تو معمولی سے نظر آتے ہیں لیکن اللہ پاک نے ان میں غذائیت کے اس قدر خزانے رکھے ہیں کہ ان پر ایک عرصے سے تحقیق جاری ہے اور اب تک کئی ایسے بیجوں کا سُراغ لگایا جاچکا ہے جو کہ بے شمار طِبّی فوائد سے مالامال ہیں۔ چند بیجوں کے فوائد پیشِ خدمت ہیں، ملاحظہ فرمائیں:

تخمِ ملنگا(Basil seeds): یہ کالے / سُرمئی کلر کا بیج ہوتا ہے جس میں اومیگا تھری فیٹی ایسڈ کا بہترین ذخیرہ پایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ فائبر اور کیلشیم جیسی معدنیات، میگانیز اور فاسفورس بھی اس میں پایا جاتا ہے۔ یہ خاص طور پر ہڈیوں اور دانتوں کی صحت کیلئے بہت مفید ہے۔ سخت گرمی میں تخمِ ملنگا کو لیموں پانی، شربت یا دودھ میں ڈال کر پینا بہت فائدہ مند ہے۔

کدّو کے بیج(Pumpkin seeds): ان میں اینٹی آکسیڈنٹ اجزا پائے جاتے ہیں جو جسم میں پیدا ہو جانے والی کسی بھی قسم کی سوزِش کے خلاف مزاحمت کرتے ہیں۔ یہ بڑھتی عمر کے اثرات کو بھی کم کرتے ہیں، ان میں پایا جانے والا وٹامن ای جِلد(Skin) کے لئے بہت مفید ہے جبکہ کینسر کے مریضوں، دل کی بیماری میں مبتلا افراد اور ذیابطیس(Diabetes) سے پریشان لوگوں کے لئے بھی یہ بیج اہم غذا ہیں۔ اس کے بیج کو چار مغز، پھلوں (Fruits) اور دیگر میٹھی ڈشز (Sweet Dishes) میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔

اَلسی کے بیج (linseed seeds): اَلسی چھوٹی چھوٹی نازک پتیوں والا ایک پودا ہے جس کے بیج سے تیل نکالا جاتا ہے۔ ان میں فائبر، تین قسم کے فیٹی ایسڈ، اور اینٹی آکسیڈنٹ اجزا پائے جاتے ہیں جو خاص طور پر کولیسٹرول کے لئے فائدہ مند ہیں۔ یہ بیج ہمارے جسمانی مدافعتی نظام (Immune System) کو مضبوط کرکے بیماریوں سے بھی بچاتے ہیں۔ انہیں اچھی طرح پیس کر سلاد، دودھ اور سینڈوِچ وغیرہ کے ساتھ استعمال کیا جاسکتا ہے۔

سُورج مُکھی کے بیج (Sunflower seeds): ان بیجوں میں بھی وٹامن ای بکثرت پایا جاتا ہے جو کہ جوڑوں کے درد میں مبتلا مریضوں کے لئے بہت فائدہ مند ہے۔ ان میں کیلشیم پایا جاتا ہے جو خون کی رَوانی میں مددگار ثابت ہوتا ہے اور ہڈیوں اور دانتوں کی صحت کے لئے بھی فائدہ مند ہوتا ہے۔ انہیں بُھون کر، جوشاندہ بناکر اور ان کے تیل بطورِ کوکنگ آئل بھی استعمال کرسکتے ہیں۔

تِل (Sesame): یہ غذائیت سے بھرپور ہوتے ہیں اور زخموں کے جَلد ٹھیک ہونے اور بیماری سے جَلد شِفا پانے میں ہماری مدد کرتے ہیں۔ ان میں خاص طور پر ہڈیوں اور جوڑوں کے درد سے محفوظ رکھنے والے اجزا پائے جاتے ہیں جبکہ یہ خون کی گردِش کو بھی بہتر کرتے ہیں۔ خصوصاً سر کے درد میں مبتلا افراد کے لئے یہ بہت فائدہ مند ثابت ہوتے ہیں۔ انہیں بھون کر، لڈو بناکر، ریوڑی کے طور پر، مٹھائیوں، بَن، بسکٹ میں اور ان کا آئل بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

نوٹ: تمام غذائیں استعمال کرنے سے پہلے اپنے طبیب (Doctor) سے ضرور مشورہ کرلیجئے۔

اس مضمون کی طبی تفتیش حکیم رضوان فردوس عطاری نے کی ہے۔

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

مَدَنی کلینک و روحانی علاج

میڈیسن کے استعمال میں احتیاط کیجئے

Be careful when Using Medicines

محمد رفیق عطاری مدنی*

پیارے اسلامی بھائیو! دنیا میں مختلف وُجُوہات کی بنا پر بیماریاں آتی رہتی ہیں۔ کبھی خوراک کی تبدیلی سے، کبھی غلط دوائیں کھانے سے اور کبھی ڈَٹ کر کھانے سے۔ کبھی تو ایسا لگتا ہے کہ بیماریاں ہمارے بُلانے پر آتی ہیں کیونکہ ہمارے کھانے پینے میں ایسی چیزیں شامل ہوتی ہیں جو گویا ان بیماریوں کو دعوت دے رہی ہوتی ہیں۔

امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ لکھتے ہیں: پزّوں، پراٹھوں، کبابوں، سموسوں، ٹھنڈے شربتوں اور ٹھنڈی بوتلوں وغیرہ (مُضرِ صحت اشیا استعمال کرنے) سے خود کو بچائیں تو اِنْ شَآءَ اللہ بہت ساری بیماریوں سے بغیر ڈاکٹری علاج کے نَجات مل جائے گی۔ (فیضانِ سنّت، 1/469 ملخصاً)

بیماریوں سے نجات کے لئے اللہ کریم سے صحّت کی دُعا کے ساتھ ساتھ دَوا بھی استعمال کرنی چاہئے لیکن خیال رہے کہ دواؤں کے استعمال میں بھی احتیاط ضروری ہے۔ ذیل میں میڈیسن استعمال کرنے سے متعلق چند احتیاطیں پیشِ خدمت ہیں۔

علاج کے لئے طبیب کے پاس بھیجنا: اوّلاً ہماری کوشش ہونی چاہئے کہ بیماری ہمارے قریب ہی نہ آنے پائے، اگر آگئی تو اس کا علاج کروانا چاہئے اور وہ بھی خود سے کسی طِب کی کتاب یا احادیث میں بیان کردہ کوئی نسخہ پڑھ کر علاج نہیں کرنا چاہئے بلکہ طبیب سے علاج کروانا چاہئے۔ پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک مریض کو اس کی بیماری اور علاج بتانے کے بعد اُسے طبیب کے پاس بھیج دیا۔ چنانچہ حضرت سیّدُنا سعْد بن ابی وقّاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک بار میں بیمار ہوا تو نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میری عیادت کے لئے تشریف لائے، اپنا ہاتھ میرے سینے پر رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے اپنے دل پر محسوس کی، پھر ارشاد فرمایا: تم دل کے مریض ہو حارث ابنِ کَلَدہ ثقفی کے پاس جاؤ وہ علاج کرتے ہیں۔ وہ مدینہ کی سات عَجْوَہ کھجوریں لے کر گٹھلیوں سمیت کُوٹ لیں پھر تم کو پلادیں۔ (ابوداؤد، 4/11، حدیث: 3875) حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: احادیثِ شریفہ کی تجویز فرمائی ہوئی دوائیں کسی طبیب کی رائے سے استعمال کرنا چاہئیں جو ہمارے مزاج، مَوسم، دَوا کی تاثیر اور ہمارے مَرَض کی کیفیت سے خبردار ہو۔ (کیونکہ) حضورِ انور نے دَوا تجویز فرمادی مگر استعمال کے لئے طبیب کے پاس بھیجا۔ (مراٰۃ المناجیح، 6/41 ملخصاً)

اینٹی بائیوٹک اور ایلوپیتھک اَدْوِیات کا استعمال: کسی بھی مَرَض کو معمولی سمجھ کر فوراً اینٹی بائیوٹک اَدْوِیات خود سے استعمال

جواب دیجئے!

صَفَرُ المُظَفَّر ۱۴۴۱ھ

سوال 01: حضرت عبد اللہ بن عباس کی والدہ کا نام کیا ہے؟

سوال 02: عقبۂ اُولیٰ کے موقع پر سب سے پہلے بیعت کس نے کی؟

❁ جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی پچھلی جانب لکھئے۔ ❁ کوپن بھرنے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک (Post) نیچے دیئے گئے پتے (Address) پر روانہ کیجئے۔ ❁ یا مکمل صفحے کی صاف تصویر بنا کر اس نمبر پر واٹس اپ (Whatsapp) کیجئے۔ +923012619734

جواب درست ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی 400 روپے کے تین "مدنی چیک" پیش کئے جائیں گے۔ اِن شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ (یہ مدنی چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر کتابیں اور رسائل وغیرہ حاصل کئے جاسکتے ہیں۔)

پتا: ماہنامہ فیضانِ مدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، پرانی سبزی منڈی کراچی

(ان سوالات کے جواب ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے اسی شمارہ میں موجود ہیں)

* ماہنامہ فیضانِ مدینہ، کراچی

نہیں کرنی چاہئیں بلکہ ڈاکٹر کے مشورے سے ہی استعمال کرنی چاہئیں کیونکہ ڈاکٹر سے مشورہ کئے بغیر یا حد سے زیادہ استعمال کرنے کی صورت میں نقصان ہوسکتا ہے۔ اسی طرح مختلف بیماریوں کے علاج کے لئے ایلو پیتھک اَدْوِیات (Allopathic Medicine) کا استعمال ہوتا ہے، ان کے استعمال سے بھی نقصان ہوسکتا ہے۔

دواؤں کے نقصان دِہ اثرات کی وُجوہات: دواؤں کے نقصان دِہ اثرات کی کئی وُجوہات ہوسکتی ہیں یہاں چند وُجوہات ذکر کی جاتی ہیں: (1) کبھی دوائی مقرّرہ مقدار سے زیادہ استعمال کرنے سے (2) کبھی کھانے کے ساتھ دوا استعمال کرنے کی وجہ سے (3) کبھی بڑوں کی اَدْوِیات بچّوں کو کھلانے سے اور (4) کبھی ادویات کے کیمیائی اثر سے مُضِر اثرات ہوتے ہیں۔

چند احتیاطیں: (1) دَوا ہمیشہ مُسْتَنَد (ڈگری ہولڈر) ڈاکٹر سے لکھوائیں اور اس کی ہدایات پر عمل کریں (2) نقصان دہ اثرات کے بارے میں ڈاکٹر سے ضرور معلومات لیں (3) کسی دَوا سے اگر اِلرْجی ہو تو ڈاکٹر کو لازمی بتائیں (4) دَوا استعمال کرتے وقت یا اس کے بعد طبیعت خراب ہو تو مزید دَوا کا استعمال نہ کریں بلکہ ڈاکٹر کے پاس جائیں (5) جب ایک سے زائد اَدْوِیات کا استعمال جاری ہو تو اس کے بارے میں بھی ڈاکٹر کو لازمی بتائیں (6) دوا کو ڈاکٹر کی تجویز کردہ مدّت تک ہی استعمال کریں اپنی مرضی سے اس میں کمی بیشی نہ کریں۔

بچّوں کے لئے نقصان دِہ اَدْوِیات: (1) جو اَدْوِیات بڑوں کے لئے ہیں وہ بچّوں کیلئے نقصان دِہ ہوسکتی ہیں۔ مثلاً وہ اَدْوِیات جن میں اسپرین (Aspirin) شامل ہوتی ہے ان کا استعمال بچّوں میں جگر اور دماغ کی بیماریاں پیدا کرسکتا ہے (2) اسی طرح 10 سال سے کم عمر بچّوں کو ٹیٹرا سائی کلین (Tetracycline) دی جائے تو ان کے دانت پیلے ہوجاتے ہیں اور ان کی ہڈّیوں کی نشوونُما صحیح طرح نہیں ہوپاتی۔ س

بچّوں کو دوا دیتے وقت ان باتوں کو مدِّ نظر رکھیں: بڑوں کی بنسبت بچّوں کے معاملات میں زیادہ توجّہ کی حاجت ہوتی ہے کیونکہ ان کی دوا کی خوراک مختلف ہوتی ہے (1) دوا ہمیشہ ڈاکٹر کی تجویز کردہ خوراک و مقدار کے مطابق بچّوں کو دیں (2) بچّوں کو اپنی موجودگی میں دوا دیں ورنہ وہ زیادہ خوراک لے سکتے ہیں (3) بچّوں کو میٹھی یا شوخ رنگوں والی دوا مٹھائی یا جوس کہہ کر نہ دیں بلکہ دوا کہہ کر ہی دیں تاکہ وہ دوا استعمال کرنے کے عادی ہوجائیں۔

بچّوں پر دوائیوں کا غلط اثر: دودھ پیتے یا ماں کے پیٹ میں موجود بچّے پر بھی ان دواؤں کا اثر ممکن ہے جو دوا ماں استعمال کرتی ہے۔ لہٰذا خواتین کو چاہئے کہ بچّے کی پیدائش سے قبل کوئی بھی دوا اپنی مرضی سے استعمال نہ کریں بلکہ ڈاکٹر کی اجازت کے بعد استعمال کریں۔ اسی طرح دُودھ پِلانے والی خواتین کو بھی ادویات استعمال کرنے میں بہت ہی احتیاط کرنی چاہئے کیونکہ بہت سی ادویات دُودھ میں شامل ہوکر بچّے کے لئے نقصان دِہ ثابت ہوسکتی ہیں۔ اگر دوا استعمال کرنی ضروری ہو تو ایسے وقت میں کریں کہ بچّے کو دوا اور دودھ پلانے کے درمیان کم از کم ایک گھنٹے کا فاصلہ ہو۔

نوٹ: ہر دوا اپنے طبیب (ڈاکٹر یا حکیم) کے مشورے سے استعمال کیجئے۔

اس مضمون کی طبّی تفتیش مجلسِ طبّی علاج (دعوتِ اسلامی) کے ڈاکٹر محمد کامران اسحٰق عطّاری نے فرمائی ہے۔

جواب یہاں لکھئے

صَفَرُ الْمُظَفَّر ۱۴۴۱ھ

جواب (1): --

جواب (2): --

نام: -------------------- ولد: --------------------

مکمل پتہ: --

فون نمبر: --------------------

نوٹ: ایک سے زائد دُرُست جوابات موصول ہونے کی صورت میں قرعہ اندازی ہوگی۔ اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

علمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تأثرات

1 **مولانا محمد ابرار محسن صاحب** (ناظمِ اعلیٰ مدرسہ رفیعُ الاسلام ملکوال ضلع، منڈی بہاؤالدین پنجاب): "**ماہنامہ فیضانِ مدینہ**" انتہائی جامع اور حالاتِ حاضرہ کے مطابق لوگوں کے مسائل کا حل پیش کرتا ہے۔ اس ماہنامہ کے مضامین عُلَما سے عوام تک، بچّوں، عورتوں اور جوانوں کے لئے یکساں مُفید ہیں۔ اللہ پاک "**ماہنامہ فیضانِ مدینہ**" کو دن گیارھویں اور رات بارھویں ترقّی عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 **قاری محمد ارشاد فریدی صاحب** (امام وخطیب جامع مسجد محمدی بحریہ ٹاؤن کراچی): دعوتِ اسلامی کا ایک شعبہ "**ماہنامہ فیضانِ مدینہ**" بھی ہے۔ اس ماہنامے میں دینی اور دنیوی اعتبار سے کافی اچھی معلومات دی گئی ہیں۔ شَرعی مسائل، طبّی اور رُوحانی علاج کے بارے میں راہنمائی کی جاتی ہے۔ "**ماہنامہ فیضانِ مدینہ**" کی ایک اہم بات یہ بھی ہے کہ اس کے ذریعے دعوتِ اسلامی جو بینَ الاقوامی سطح پر دینی خدمات سَر انجام دے رہی ہے اس کے بارے میں بآسانی معلومات مل جاتی ہیں۔

اسلامی بھائیوں کے تأثرات

3 اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اب تک کے تمام "**ماہنامہ فیضانِ مدینہ**" کا مُطالعہ کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ اس ماہنامہ میں **دارُالافتاء اہلِ سنّت** اور **مَدَنی مذاکرے** کے سوال جواب کے سلسلہ میں جدید مَسائل خوبصورت وسہل انداز میں پیش کرنا اچّھی کاوِش ہے۔ "**ماہنامہ فیضانِ مدینہ**" عوامُ النّاس کے لئے علمِ دین حاصل کرنے کا سنہری موقع فراہم کررہاہے۔ دُعا ہے کہ دعوتِ اسلامی کی یہ کاوِش جاری وساری رہے، اللہ پاک عُلَمائے حقّہ کے صدقے مزید ترقیاں عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(محمد فیصل محمود عطاری، راولپنڈی)

بچّوں کے تأثرات

4 مجھے "**ماہنامہ فیضانِ مدینہ**" بہت اچھا لگتا ہے، میرے بابا جان ہمیں پڑھ کر سناتے اور سمجھاتے ہیں۔ (جنید، حیدر آباد)

5 ہم نے "**ماہنامہ فیضانِ مدینہ**" میں خطرناک کھلونوں کے نقصان پڑھے، اِنْ شَآءَ اللہ ہم عید پر ایسے کھلونے نہیں خریدیں گے۔ (حسن نور، گلشن اقبال کراچی)

اسلامی بہنوں کے تأثرات

6 ذُوالحجۃ الحرام 1440ھ کے "**ماہنامہ فیضانِ مدینہ**" میں مضمون **گوشت کے فوائد و نقصانات** پڑھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! کچھ غلط فہمیاں تھیں دُور ہوگئیں۔ اللہ پاک سے دُعا ہے کہ اس ماہنامہ کو مزید ترقی اور قبولِ عام عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(بنتِ منور علی، شہداد پور)

7 "**ماہنامہ فیضانِ مدینہ**" کا اسلوب اور انداز نہایت دلکش ہے۔ اس کے مضامین پڑھنے سے معاشرے کی بہت سی خامیوں و کمزوریوں کے بارے میں پتا چلتا ہے اور ساتھ ہی ان کا حل بھی معلوم ہو جاتا ہے۔ (بنتِ شہاب الدین، لیہ، پنجاب)

نمازِ جنازہ میں دیکھ کر دعائیں پڑھنا

کیا منّت کے نوافل ایک ہی وقت میں پڑھنا ضروری ہیں؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک اسلامی بہن نے اس طرح منت مانی کہ اگر اس کا فُلاں کام ہوگیا، تو وہ سو نوافل ادا کرے گی۔ اب اس کا وہ کام ہوگیا ہے، تو منت کے نوافل ایک ہی دن اکٹھے پڑھنے ہوں گے یا الگ الگ دنوں میں بھی پڑھ سکتی ہے کہ تھوڑے آج پڑھ لئے، پھر اگلے دن، پھر کچھ دنوں بعد، اس طرح کرسکتی ہے یا نہیں؟

نوٹ: نیت میں اکٹھے یا الگ الگ، کسی طرح کی تعیین نہیں تھی۔ سائلہ: اسلامی بہن (صدر، کراچی)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں جب اس اسلامی بہن نے نوافل اکٹھے یا الگ الگ پڑھنے کی شرط نہیں لگائی تھی اور نہ ہی نیت میں تھا کہ اکٹھے پڑھنے ہیں یا الگ الگ، سو نوافل کی مطلق نیت تھی، تو منت پوری ہونے کی صورت میں وہ نوافل تھوڑے تھوڑے کرکے بھی ادا کرسکتی ہے، سو نوافل ادا کرنے ضروری ہیں خواہ الگ الگ پڑھے یا اکٹھے پڑھ لے۔ جیسا کہ کسی نے مطلق دس روزوں کی منت مانی، تو اب اس کو اکٹھے دس روزے رکھنے کا بھی اختیار ہے اور الگ الگ رکھنے کا بھی اختیار ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

نمازِ جنازہ میں دیکھ کر دعائیں پڑھنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کسی شخص کو جنازے کی دعائیں یاد نہ ہوں اور وہ نمازِ جنازہ میں سامنے دیوار پر لکھی ہوئی دعائیں دیکھ کر پڑھے تو کیا اس طرح اس کی نماز ہوجائے گی؟ سائل: حفیظ اقبال (لاہور)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جس شخص کو جنازے کی دعائیں یاد نہ ہوں، وہ اگر نمازِ جنازہ میں سامنے دیوار پر لکھی ہوئی دعائیں دیکھ کر پڑھے گا تو اس کی نماز فاسد ہوجائے گی کیونکہ یہ نماز کے باہر سے سیکھنا ہے اور نماز کے باہر سے سیکھنا جس طرح عام نماز کو فاسد کردیتا ہے اسی طرح نمازِ جنازہ کو بھی فاسد کردیتا ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُجِیْب	مُصَدِّق
محمد عرفان مدنی	محمد ہاشم خان عطاری مدنی

قبولیتِ دُعا کی گھڑی

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جُمُعہ میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ اگر کوئی مسلمان اسے پاکر اس وقت اللہ پاک سے کچھ مانگے تو اللہ پاک اسے ضرور دے گا۔ (مسلم، ص330، حدیث: 852)

خاتونِ جنّت حضرت سیِّدَتُنا فاطمۃُ الزّہراء رضی اللہ عنہا کا معمول تھا کہ جمعہ کے دن غروبِ آفتاب کے وقت خود حُجرے میں بیٹھتیں اور اپنی خادِمہ فِضّہ (رضی اللہ عنہا) کو باہر کھڑا کرتیں، جب آفتاب ڈوبنے لگتا تو خادِمہ آپ کو خبر دیتیں، اس کی خبر پر سیدہ اپنے ہاتھ دعا کے لئے اُٹھاتیں۔ (مراٰۃ المناجیح، 2/319-320 بتغیر قلیل)

اے دعوتِ اسلامی تِری دُھوم مچی ہے

عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مدنی کام

✽ مجلس مدرسۃُ المدینہ آن لائن کے تحت سنّتوں بھرے اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں مدرسۃُ المدینہ آن لائن اور 12 ماہ سفر کرنے والے عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔ صاحبزادۂ عطار مولانا عبید رضا عطاری مدنی مُدَّظِلُّہُ العَالِی نے سنّتوں بھرا بیان کیا ✽ مجلسِ تاجران کے تحت 13 جولائی 2019ء کو سنّتوں بھرے اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں کراچی اور حیدر آباد سمیت ملک کے دیگر شہروں سے بزنس کمیونٹی سے وابستہ عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔ نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطاری مُدَّظِلُّہُ العَالِی، رکنِ شوریٰ حاجی عبدالحبیب عطاری اور دیگر مبلغین دعوتِ اسلامی نے بیانات کئے ✽ مجلس خُدّام المساجد کے تحت اجلاس ہوا جس میں کراچی ریجن کے ذمّہ داران نے شرکت کی۔ نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطاری مُدَّظِلُّہُ العَالِی نے کارکردگی کا جائزہ لیا اور شرکا کی تربیت کی ✽ مجلس سے متعلق پاکستان بھر کے زون سطح کے ذمّہ داران کا مدنی حلقہ ہوا جس میں رکنِ شوریٰ حاجی عبدالحبیب عطاری، رکنِ شوریٰ حاجی محمد امین عطاری اور دارالافتاء اہلِ سنّت کے مولانا محمد سجاد عطاری مدنی نے شرکا کی تربیت کی ✽ مجلسِ رابطہ برائے شوبز کے تحت 12 دن کا قافلہ کشمیر کی جانب روانہ ہوا جس میں شوبز سے تعلق رکھنے والے افراد اور شعبہ کے ریجنل اور کابینہ سطح کے ذمّہ داران شریک ہوئے۔

مدنی مرکز فیضانِ مدینہ فیصل آباد میں ہونے والے مدنی کام

✽ مجلس ازدیادِ حُب کے تحت دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ پُرانے اسلامی بھائیوں کا مدنی حلقہ ہوا جس میں ذمّہ دار اسلامی بھائی نے ان عاشقانِ رسول کی تربیت کی ✽ مجلس جامعۃُ المدینہ کے تحت صَرف و نحو پڑھانے والے مدرسین کی تربیتی ورک شاپ کا انعقاد کیا گیا جس میں فیصل آباد اور پاکپتن زون میں صَرف و نحو پڑھانے والے اساتذۂ کرام نے شرکت کی ✽ مجلس کورسز کے تحت "12 مدنی کام کورس" کا انعقاد کیا گیا۔ نگرانِ پاکستان اِنتظامی کابینہ نے یہ کورس کروایا۔ کورس کے اختتامی دن ٹیسٹ کا سلسلہ ہوا جس میں نمایاں کارکردگی والے اسلامی بھائیوں کو تحائف سے نوازا گیا ✽ مجلس کورسز کے تحت مدنی حلقہ ہوا جس میں فیصل آباد زون کے تمام ذمّہ داران نے شرکت کی، مبلغِ دعوتِ اسلامی نے شرکا کی تربیت کی ✽ مجلس ازدیادِ حُب کے تحت مدنی مشورہ ہوا، نگرانِ پاکستان انتظامی کابینہ نے شرکا کی تربیت فرمائی۔ اس اجلاس میں اراکینِ شوریٰ حاجی محمد اظہر عطاری، نگرانِ مجلس، ریجن اور زون سطح کے ذمّہ داران نے شرکت کی۔

دیگر مدنی مراکز میں ہونے والے مدنی کام

✽ مدنی مرکز فیضانِ مدینہ حیدر آباد میں ذمّہ داران کی تربیت کا سلسلہ ہوا جس میں مفتی محمد قاسم عطاری نے سنّتوں بھرا بیان کیا اور شرکا کی تربیت کی ✽ مدنی مرکز فیضانِ مدینہ ملتان شریف میں ذمّہ داران کا اجلاس ہوا جس میں ریجن ذمّہ دار، اراکینِ زون اور دیگر ذمّہ داران نے شرکت کی۔ رکنِ شوریٰ حاجی محمد اسلم عطاری اور نگرانِ مجلس رابطہ پاکستان نے ذمّہ داران کی تربیت کی ✽ مدنی مرکز فیضانِ مدینہ اسلام آباد میں مجلس امامت کورس کے تحت خیبر پختونخواہ کے عاشقانِ رسول کے لئے امامت کورس کا سلسلہ ہوا۔ امامت کورس کے اختتام پر رکنِ شوریٰ حاجی یعفور رضا عطاری نے سنّتوں بھرا بیان کیا۔

افتتاح و سنگِ بنیاد

✽ حافظ آباد پنجاب میں مدرسۃُ المدینہ اور جامعۃُ المدینہ للبنات کا سنگِ بنیاد رکھا گیا۔ خوشی کے اس موقع پر سنّتوں بھرے اجتماع کا سلسلہ ہوا جس میں علاقے کی سیاسی و سماجی اور مذہبی شخصیات سمیت دیگر عاشقانِ رسول نے شرکت کی ✽ چکوال میں مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کے ساتھ جامعۃُ المدینہ کی عمارت کا سنگِ بنیاد رکھا گیا اس موقع پر ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع میں رکنِ شوریٰ حاجی وقارُ المدینہ عطاری نے سنّتوں بھرا بیان کیا ✽ مدنی مرکز فیضانِ مدینہ جوہر ٹاؤن لاہور میں دارالافتاء اہلِ سنّت بنانے کے لئے تعمیرات کا سلسلہ شروع ہوا مفتی محمد ہاشم خان عطاری مدنی نے اینٹیں لگا کر اس کا سنگِ بنیاد رکھا ✽ مجلس

مدرسۃُ المدینہ کے تحت لطیف آباد حیدرآباد کی جامع مسجد مصطفیٰ میں مدرسۃُ المدینہ کی نئی برانچ کے افتتاح کے سلسلے میں محفلِ نعت کا اہتمام کیا گیا جس میں ذمّہ داران اور اہلِ علاقہ نے شرکت کی ❁ سابق آئی جی پنجاب حاجی حبیب الرحمٰن نے اقبال ایونیو لاہور میں مدرسۃُ المدینہ کے لئے ایک عمارت وقف کی، اس موقع پر سنّتوں بھرے اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں مختلف سیاسی وسماجی شخصیت نے شرکت کی۔

اعراسِ بزرگانِ دین پر مجلس مزاراتِ اولیا کے مدنی کام مجلس مزاراتِ اولیا کے ذمّہ داران نے ذوالقعدۃ الحرام 1440ھ میں ❁ حضرت میوہ شاہ غازی (کراچی) ❁ حضرت حاجی محمد نوشہ ہادی گنج بخش قادری (ضلع منڈی بہاؤالدین) ❁ حضرت خواجہ شاہ محی الدین قصوری (لاہور) ❁ حضرت سید بابانور شاہ ولی عربی (فیصل آباد) ❁ حضرت عبدالعزیز مکی (پاکپتن) ❁ حضرت دم میراں لعل پاک بہاول شیر قلندر (حجرہ شاہ مقیم، اوکاڑہ) ❁ حضرت عزیز الرحمٰن چشتی صابری (ستیانہ روڈ فیصل آباد) ❁ حضرت سائیں کرم الٰہی سرکار المعروف کانواں والی سرکار (گجرات) اور ❁ رکنِ شوریٰ و تاجدارِ مدنی انعامات حاجی زم زم عطاری (کراچی) رحمۃ اللہ علیہم کے سالانہ اعراس میں شرکت کی۔ مجلس کے تحت مزارات پر ہونے والی قراٰن خوانیوں میں تقریباً 1500 عاشقانِ رسول اور مدنی منّے شریک ہوئے، مزارات پر 23 قافلوں کی آمد کا سلسلہ رہا جن میں 170 عاشقانِ رسول شریک تھے، مزارات پر محفلِ نعت بھی منعقد ہوئیں جن میں کثیر زائرین نے شرکت کی، اس کے علاوہ 35 مدنی حلقوں، 40 علاقائی دوروں، 70 چوک درسوں کا سلسلہ ہوا اور سینکڑوں زائرین کو انفرادی کوشش کے ذریعے نماز اور سنتوں پر عمل کی دعوت دی گئی۔

دعوتِ اسلامی کے مختلف شعبہ جات کے تحت ہونے والے مدنی کاموں کی جھلکیاں

❁ مجلس کورسز کے تحت اسلام آباد ریجن میں تین دن کے "12 مدنی کام کورس" کا سلسلہ ہوا جس میں ذیلی تا علاقہ مشاورت کے ذمّہ دار اسلامی بھائیوں نے شرکت کی۔ نگرانِ پاک انتظامی کابینہ حاجی محمد شاہد عطاری نے شرکا کی تربیت فرمائی ❁ مدنی مرکز فیضانِ مدینہ واہ کینٹ میں 63 دن کے "تربیتی کورس" کا انعقاد کیا گیا ❁ مدنی مرکز فیضانِ مدینہ گوجرانوالہ، مدنی مرکز فیضانِ مدینہ جوہر ٹاؤن لاہور اور پنیالہ شریف ڈیرہ اسماعیل خان میں 7 دن کے "فیضانِ نماز کورس" منعقد کئے گئے ❁ مجلس رابطہ برائے اسپورٹس کے تحت 14 جولائی 2019ء کو اولڈ سول لائن سرگودھا میں پاکستان کراٹے ٹیم کے سابق کوچ ظہور احمد کے گھر ماہانہ گیارھویں شریف کے سلسلے میں اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں ریجن ذمّہ دار نے سنّتوں بھرا بیان کیا اور حیدرآباد کے نیاز اسٹیڈیم میں مدنی حلقے کا انعقاد کیا گیا جس میں نیاز اسٹیڈیم کے انچارج اور سابق کرکٹر عبدالحفیظ سمیت دیگر اسلامی بھائیوں نے شرکت کی ❁ مجلس مدرسۃُ المدینہ بالغان کے تحت بھلوال شہر میں 25 اسلامی بھائیوں کے مدنی قاعدے مکمل ہوئے۔ اس موقع پر تکمیلِ مدنی قاعدہ اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں مبلغِ دعوتِ اسلامی نے سنّتوں بھرا بیان کیا ❁ مجلسِ ڈگلا کے تحت سوات تحصیل باریکوٹ میں ڈگلا کے درمیان مدنی حلقے کا انعقاد کیا گیا جس میں سینیئر سیکریٹری سابق صدر اور دیگر ایڈووکیٹس نے شرکت کی۔ مبلغِ دعوتِ اسلامی نے سنّتوں بھرا بیان کیا اور شرکا کو دعوتِ اسلامی کے تحت دنیا بھر میں ہونے والے مدنی کاموں سے متعلق آگاہی فراہم کی ❁ مجلس رابطہ برائے شوبز کے تحت پنجاب کے شہر فیصل آباد میں ذمّہ داران نے مقامی تھیٹر میں مختلف فنکاروں سے ملاقات کی اور مدنی حلقہ لگایا جس میں مشہور فنکاروں سمیت دیگر اسلامی بھائیوں نے شرکت کی ❁ مجلس تاجران کے تحت اوتھل بلوچستان، خضدار بلوچستان، نوری نیو کراچی مارکیٹ، نیپا فرنیچر مارکیٹ سمیت ملک کے کئی شہروں کی مارکیٹوں اور دکانوں میں تاجر اجتماعات کا انعقاد کیا گیا جن میں مقامی تاجر اسلامی بھائیوں اور دیگر ذمّہ داران نے شرکت کی ❁ نیز لاہور اور رائیونڈ کے تاجر اسلامی بھائیوں نے مانسہرہ اور گلگت استور کی طرف قافلے میں سفر کیا۔ ❁ مجلسِ معاونت برائے اسلامی بہنیں کے تحت ذوالقعدۃ الحرام 1440ھ میں پاکستان بھر میں تقریباً 121 محارم اجتماعات ہوئے جن میں کم و بیش 2150 اسلامی بھائیوں نے شرکت کی، "نیک کام"[1] کے 802 رسائل تقسیم کئے گئے اور مبلغینِ دعوتِ اسلامی کی انفرادی کوشش سے 3 دن کیلئے تقریباً تین سو چھیانوے، 12 دن کیلئے 8 اور 1 ماہ کیلئے 45 محارم اسلامی بھائیوں نے دعوتِ اسلامی کے قافلوں میں سفر کی سعادت پائی۔

(1) جسے پہلے مدنی انعامات کہا جاتا تھا۔

اسلامی بہنوں کی مدنی خبریں

سنّتوں بھرے اجتماعات مجلس ”نیک کام“ کے تحت پاکستان کے مختلف شہروں (کراچی، حیدرآباد، لاہور، راولپنڈی، سرگودھا، سکھر، ڈگری، میرپور خاص، جیک آباد، گھوٹکی، نواب شاہ، سمیت مختلف مقامات) میں تین گھنٹے کے نیک کام اجتماعات کا انعقاد کیا گیا جن میں کثیر اسلامی بہنوں نے شرکت کی، مبلّغاتِ دعوتِ اسلامی نے سنّتوں بھرے بیانات کئے اور اسلامی بہنوں کو فکرِ آخرت کی ترغیب دلائی۔ **شخصیات اسلامی بہنوں سے ملاقات** مجلس شعبۂ تعلیم کے تحت نواب شاہ سندھ میں ذمّہ دار اسلامی بہنوں نے خاتون ڈی او ایجوکیشن سے ملاقات کر کے انہیں دعوتِ اسلامی کا تعارف پیش کیا اور دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں حصّہ لینے کی ترغیب دلائی جس پر انہوں نے شہر بھر کے سرکاری اسکولوں میں دعوتِ اسلامی کے تحت درس اجتماعات اور مدرسۃُ المدینہ کا آغاز کروانے میں مکمّل تعاون کی یقین دہانی بھی کروائی۔ مجلس رابطہ کی ذمّہ دار اسلامی بہنوں نے ملک کے کئی شہروں میں اسکول ٹیچرز اور دیگر شخصیات خواتین سے ملاقاتیں کیں اور انہیں دعوتِ اسلامی کا تعارف پیش کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے منسلک ہونے اور اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کرنے کی ترغیب دلائی۔

اسلامی بہنوں کی بیرونِ ملک کی مدنی خبریں

کورسز مجلس شارٹ کورسز کے تحت جولائی 2019ء میں ہند کے شہروں تھجارس گدہ اور دھنباد (Dhanbad) جبکہ کینیا کے شہر ممباسہ میں 26 گھنٹے کے ”نیک کام کورس“ ہوئے جن میں مقامی اسلامی بہنوں سمیت دیگر اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ ریجن سطح کی ذمّہ دار اسلامی بہن سمیت دیگر ذمّہ دار اسلامی بہنوں نے ان کی تربیت کی اور نمایاں کارکردگی والی اسلامی بہنوں کو تحائف پیش کئے گئے یوکے کے شہر ڈربی میں 30 دن پر مشتمل ”فیضانِ علم کورس“ کا سلسلہ ہوا جس میں مقامی اسلامی بہنوں سمیت بالخصوص جامعات المدینہ للبنات کی طالبات نے شرکت کی Waltham، U.K میں سات دن پر مشتمل ”فیضانِ حج وعمرہ کورس“ کا انعقاد کیا گیا جس میں حج پر جانے والی اسلامی بہنوں سمیت مقامی اسلامی بہنوں نے شرکت کی ہند کے شہر ممبئی، تھانے، کلیان، نوی بھونڈی، عنبرناتھ اور ممبرا سمیت 29 مقامات پر ”تربیتِ اولاد کورس“ منعقد ہوا جس میں کثیر اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ مبلّغاتِ دعوتِ اسلامی نے سنّتوں بھرے بیانات کئے اور مدنی کورس میں شرکت کرنے والی اسلامی بہنوں کو اولاد کی بہترین تربیت کے متعلّق آگاہی فراہم کی دہلی ہند میں تین دن کے مدنی کام کورس کا سلسلہ ہوا جس میں مقامی اسلامی بہنوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔

جامعۃ المدینہ اور دار المدینہ کا افتتاح جامعۃ المدینہ للبنات ہند کے تحت ڈھولکہ ہند میں جامعۃ المدینہ للبنات کی ایک نئی شاخ کا افتتاح کردیا گیا ہے جس میں اسلامی بہنوں کو علمِ دین سے آراستہ کرنے کے لئے درسِ نظامی یعنی عالمہ کورس کروایا جائے گا مجلس دارُالمدینہ کے تحت ہند کے شہر موڈاسا میں دارُ المدینہ کی ایک نئی برانچ کھولی گئی۔ یاد رہے! ”دارُالمدینہ“ ایسا اسکولنگ سسٹم ہے جس میں عصری عُلوم کے ساتھ ساتھ دینی عُلوم کے متعلّق آگاہی فراہم کی جاتی ہے لندن یوکے میں بھی دارُالمدینہ کی ایک نئی برانچ کا افتتاح ہوا۔ اس پُرمسرّت موقع پر افتتاحی تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں اہلِ علاقہ اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ عاشقانِ رسول اگر چاہتے ہیں کہ ان کے بچّوں کی تعلیم کے ساتھ ساتھ ان کا کردار و اخلاق بھی اعلیٰ ہو تو اپنے بچّوں کو دارُ المدینہ اسکولنگ سسٹم میں داخل کروائیں۔ **کفن دفن اجتماعات** مجلس کفن دفن کے تحت یوکے، بنگلہ دیش، ساؤتھ افریقہ، ہند، اٹلی، اسپین اور ڈنمارک کے مختلف شہروں میں اسلامی بہنوں کے لئے کفن دفن اجتماعات کا انعقاد کیا گیا جن میں کثیر اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ اجتماعِ پاک میں اسلامی بہنوں کو شرعی طریقے کے مطابق میّت کو غسل و کفن دینے کا طریقہ سکھایا گیا۔ **نیکی کی دعوت کا سلسلہ** احمد آباد ہند کے ایک علاقے میں اسلامی بہنوں نے ذمّہ داران اسلامی بہنوں کے ہمراہ نیکی کی دعوت دینے کے لئے علاقائی دورہ میں شرکت کی اور علاقے کی مقامی اسلامی بہنوں کو نیکی کی دعوت پیش کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے منسلک ہونے کی ترغیب دلائی۔

بیرونِ ملک کی مدنی خبریں

قبولِ اسلام کی مدنی بہاریں

20 جولائی 2019ء یوکے (Watford) میں مُبلّغِ دعوتِ اسلامی کے ہاتھوں ایک غیر مسلم نے اسلام قبول کیا 25 جولائی یوگنڈا کابینہ کمپالا سٹی میں قافلے کی برکت سے ایک غیر مسلم نے اسلام قبول کیا کورومن جوہانسبرگ ساؤتھ افریقہ میں قافلے کے مسافر اسلامی بھائیوں کی انفرادی کوشش کی برکت سے تین غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا۔ جن کے نام محمد، احمد اور محمد بلال رکھے گئے کمپالا (Kampala) میں بھی ایک قافلے نے دورانِ علاقائی دورہ غیر مسلموں کو اسلام کی دعوت دی جس پر دو غیر مسلموں نے اسلام قبول کرلیا ویسٹ افریقہ کے شہر گھانا (Ghana) میں ایک غیر مسلم نے اتّفاقی طور پر مدنی چینل انگلش لگایا تو اس میں پروگرام "Shine of Islam" چل رہا تھا جسے دیکھ کر وہ اسلام سے کافی متأثر ہوگئے اور مدنی چینل کی اسکرین پر چلنے والے رابطہ نمبر پر رابطہ کیا جس کے بعد اسلامی بھائی ان کے پاس پہنچے اور انہیں کلمہ پڑھا کر دائرۂ اسلام میں داخل کرلیا۔

حضرت شاہ جلال کا عرس مبارک مجلس مزاراتِ اولیاء کے تحت سلہٹ بنگلہ دیش میں حضرت شاہ جلال رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر عرس کے سلسلے میں سنّتوں بھرے اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں زائرین کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ مبلّغینِ دعوتِ اسلامی نے سنّتوں بھرے بیانات کئے جبکہ 31 جولائی 2019ء کو یوکے میں قافلے میں سفر کے دوران اسلامی بھائیوں نے حضرت صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دربار پر حاضری دی، فاتحہ کا سلسلہ ہوا۔ **مختلف مدنی خبریں** دعوتِ اسلامی کے تحت راچڈیل یوکے میں 3 دن کے اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں زون تا ذیلی ذمّہ داران نے شرکت کی۔ رکنِ شوریٰ مولانا عبد الحبیب عطّاری نے عالَمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی سے بذریعہ انٹرنیٹ شرکا کی تربیت کی اور اپنے اپنے علاقوں میں 12 مدنی کاموں کو مزید بڑھانے کا ذہن دیا **مجلس قافلہ** کے تحت یوکے برمنگھم سے 12 دن کے قافلے نے جولائی اور اگست 2019ء میں ساؤتھ افریقہ کے شہروں جوہانسبرگ، پیٹرزبرگ، فکس برگ، ڈربن اور فری اسٹیٹ جبکہ ایسٹ افریقہ کے ایک جزیرے سے شہر چاکی (Chake- Chake) اور 8 دن کے قافلے نے انڈونیشیا سے ملائیشیا کی جانب سفر کیا اور قافلے کے شیڈول کے مطابق مدنی کاموں میں شرکت کی نیز جولائی 2019ء میں پاکستان سے 8 اسلامی بھائیوں نے کینیا، اسپین، یوگنڈا، نیپال، موزمبیق، ملائیشیا اور زمبابوے میں سنّتوں کی خدمت کیلئے قافلے میں سفر اختیار کیا مجلس خدامُ المساجد کے تحت ہند، کینیا، یوگنڈا، بنگلہ دیش اور تنزانیہ کے ذمّہ داران کی تربیت کا سلسلہ ہوا جس میں ہند، کینیا، یوگنڈا، تنزانیہ اور بنگلہ دیش کے ذمّہ داران نے شرکت کی۔ رکنِ شوریٰ سیّد لقمان عطّاری نے عالَمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی سے بذریعہ انٹرنیٹ شرکا کی تربیت کی اور کارکردگی کا جائزہ لیتے ہوئے انہیں زیادہ سے زیادہ نئی مساجد تعمیر کروانے کی ترغیب دلائی مجلس مدنی چینل عام کریں کے تحت کمپالا یوگنڈا میں ذمّہ داران نے انٹرنیشنل یونیورسٹی آف افریقہ میں مینجمنٹ کے نمائندے سے ملاقات کی اور دعوتِ اسلامی کے مختلف شعبہ جات کا تعارف پیش کرتے ہوئے انہیں نیکی کی دعوت دی **مجلس شعبۂ تعلیم** کے تحت 31 جولائی 2019ء کنگم بونی دارُ السلام تنزانیہ کے مقامی اسکول میں اجتماع ہوا، مبلّغِ دعوتِ اسلامی نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا۔

شخصیات کی مدنی خبریں

علمائے کرام سے ملاقاتیں دعوتِ اسلامی کی مجلس رابطہ بالعُلَماء کے ذمّہ داران نے گزشتہ ماہ کم و بیش 2200 سے زائد عُلَما و مشائخ اور ائمہ و خُطبا سے ملاقاتیں کیں۔ چند کے نام یہ ہیں: **پاکستان:** ● مولانا محمد داؤد قادری رضوی (آستانہ عالیہ جامعہ قادریہ رضویہ گوجرانوالہ) ● مولانا پیر محمد اجمل قادری (بانیِ تحریک اصلاحِ معاشرہ گوجرانوالہ) ● مولانا قاری اسماعیل نقشبندی (مدرّس جامعہ نظامیہ رضویہ ڈیرہ غازی خان) ● مولانا مقصود احمد چشتی (مدرّس و ناظم جامعہ گلشنِ مصطفےٰ فتویرہ شریف بھاولنگر) ● مفتی طارق فرید دُرّانی (مہتمم و مدرّس جامعہ ترنڈہ محمد پناہ، ضلع رحیم یار خان) ● مولانا محمد رفیع باروی (صدر مدرّس جامعہ بارویہ گلزارِ مدینہ فتح پور) ● مفتی احمد میاں برکاتی اور مفتی حمّاد میاں برکاتی (دارالعلوم احسن البرکات حیدرآباد) ● مولانا پیر عبدالعلیم جان سرہندی خلیلی (مہتمم دارالعلوم مجددیہ خلیلیہ عمرکوٹ) **ہند:** ● شیخُ الاسلام مولانا مدنی میاں (کچھوچھہ شریف) ● مفتی غیاث الدّین مصباحی (جامعہ فاروقیہ عزیزالعلوم مراد آباد) ● مولانا محمد دانش (صدرُ المدرّسین جامعہ انیس العلوم طاہر پور مراد آباد) ● مفتی عبد المنّان کلیمی (مہتمم مدرسہ اکرم العلوم مراد آباد) ● جامعہ نعیمیہ میں مولانا محمد ہاشم اور مولانا محمد اکبر ● دارُ العُلوم مجاہدِ ملّت دھام نگر میں مفتی اعجاز احمد مصباحی، شیخُ الحدیث مفتی حنیف مصباحی، پرنسپل دارُ العُلوم مولانا نوشاد عالَم مصباحی، مولانا سیّد غلام محمد حبیبی ● مولانا عبد المالک مصباحی (امام مرکزی جامع مسجد مدینہ جمشید پور) ● مولانا محفوظ عالَم اشرفی (امام مرکزی مسجد اشرف الاولیاء رائے پور) ● مفتی محمد علی فاروقی (سجادہ نشین خانقاہِ محسنِ ملّت رائے پور) ● مولانا شکیل احمد مصباحی (کلکتہ) ● مولانا سیفُ الدّین قادری (سجادہ نشین خانقاہ باسطیہ)

علمائے کرام کی مدنی مراکز و جامعاتُ المدینہ آمد ● مولانا منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال پر امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے تعزیتی پیغام میں ان کے بیٹے مولانا بشیر احمد یوسفی کو مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کے دورے کی دعوت دی تھی جس پر مولانا بشیر احمد یوسفی نے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ لاہور کا دورہ کیا اور مفتی محمد ہاشم خان عطّاری مدنی سے ملاقات بھی کی۔ ● جامعہ ترتیلُ القرآن کالاسکے ضلع گوجرانوالہ کے مولانا عثمان گیلانی اور مولانا عظیم مجدّدی (مہتمم جامعہ ترتیلُ القرآن کالاسکے ضلع گوجرانوالہ) نے فیضانِ مدینہ گوجرانوالہ ● مولانا مفتی محمد سعید قمر سیالوی (شیخُ الحدیث جامعہ رضویہ مظہرُ الاسلام فیصل آباد) نے فیضانِ مدینہ فیصل آباد ● سیّد محبوب گیلانی (مہتمم جامعہ آمنہ طیبہ للبنات) نے فیضانِ مدینہ راجن پور ● پیر فخرُ الدّین شاہ جمالی نے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کوٹ ادو اور ● مولانا مفتی اعجاز احمد مصباحی نے جامعۃ المدینہ بالیسر اُڑیسہ ہند کا دورہ کیا۔ ● مولانا اختر حُسین رضوی ● مولانا قاری عبدالجبار مصباحی ● مولانا غلام جیلانی اور قاری فضلُ الرّحمٰن نے مدرسۃُ المدینہ فیضانِ اعلیٰ حضرت ہند کی افتتاحی تقریب میں شرکت کی۔ دعوتِ اسلامی کے ذمّہ داران نے ان عُلَمائے کرام کو خوش آمدید کہتے ہوئے ان کا استقبال کیا اور دعوتِ اسلامی کے تحت دنیا بھر میں ہونے والے مدنی کاموں سے متعلّق آگاہی فراہم کی جس پر علمائے کرام نے دعوتِ اسلامی کی دینی خدمات کو خوب سراہا اور دعائیں بھی دیں۔ علاوہ ازیں عاشقانِ رسول کے جامعات سے تقریباً 3000 سے زائد طلبۂ کرام دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات اور مدنی مذاکروں میں شریک ہوئے۔

سنّتوں بھرے اجتماعات ● مجلس رابطہ بالعُلَماء کے تحت جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ عالَمی مدنی مرکز کراچی، حیدرآباد، اسلام آباد اور گوجرانوالہ کے درجہ دورۂ حدیث شریف کے طلبۂ کرام کے درمیان سنّتوں بھرے اجتماعات کا سلسلہ ہوا جن میں نگرانِ مجلس رابطہ بالعُلَماء نے سنّتوں بھرے بیانات کئے اور اپنے شعبے کا تعارف پیش کرتے ہوئے طلبۂ کرام کو مجلس رابطہ

بالعُلَماء کے تحت مدنی کام کرنے کی ترغیب دلائی جس پر کئی طلبۂ کرام نے اپنے نام بھی پیش کئے • مجلس رابطہ بالعُلَماء کے تحت مدنی مرکز فیضانِ مدینہ مانسہرہ میں علمائے کرام کا مدنی حلقہ ہوا جس میں مانسہرہ، اوگی، ایبٹ آباد، پارس اور دیگر علاقوں سے عُلَمائے کرام نے شرکت کی۔ رکنِ شوریٰ حاجی یعفور رضا عطّاری نے عُلَمائے کرام کو دعوتِ اسلامی کے تحت دنیا بھر میں ہونے والے مدنی کاموں سے آگاہ کیا جس پر علمائے کرام نے دعوتِ اسلامی کے کاموں کو سراہتے ہوئے مدنی چینل کو اپنے تاثرات بھی دیئے۔

شخصیات سے ملاقاتیں دعوتِ اسلامی کی مجلس رابطہ کے ذمّہ داران نے گزشتہ ماہ کم و بیش 539 سیاسی و سماجی شخصیات سے ملاقاتیں کیں؛ چند کے نام یہ ہیں: **کراچی:** • شارق احمد (سیکرٹری لاء سندھ) • افتخار شلوانی (کمشنر کراچی) • قاضی کبیر (ہوم سیکرٹری) • اِرتضاء علی (ڈپٹی سیکرٹری) • زاہد میمن (ڈی سی) • عثمان تنویر (ڈی سی) • انور علی (ڈپٹی سیکرٹری اینٹی کرپشن ڈپارٹمنٹ) • احسان لغاری (ڈپٹی سیکرٹری کالج ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ) • پرویز مغل (سیکشن آفیسر کالج ایجوکیشن) • غلام مصطفیٰ (سیکشن آفیسر کالج ایجوکیشن) • عارف اسلم راؤ (ایس ایس پی سینٹرل) • اعجاز عالَم (ڈپٹی سیکریٹری فنانس ڈپارٹمنٹ) • خان محمد مہر (ایڈیشنل چیف سیکریٹری بینیٹ ڈپارٹمنٹ) • محمد شکیل میمن (ڈپٹی سیکریٹری D.G پروٹوکول S&GAD) • سلیم صدّیقی (ایڈیشنل سیکریٹری S&GA) • عبدالحلیم شیخ (سیکریٹری انڈسٹریز) • الطاف چاچڑ (ڈپٹی سیکریٹری S&GAD) • احتشام الحق (سیکشن آفیسر S&GAD)۔ **لاہور:** • محمد خالد (سیکشن آفیسر اسکول ایجوکیشن) • محمد رمضان (سیکشن آفیسر) • راجہ یاسر ہمایوں سرفراز (منسٹر ہائر ایجوکیشن)۔ **اسلام آباد:** • آفتاب جہانگیر (پارلیمانی سیکرٹری وزارت مذہبی امور) • شاہد احمد وکیل (ڈپٹی سیکرٹری) • سیّد جاوید حَسَنین شاہ (ایم این اے) • خورشید شاہ (ایم این اے) • محمد قمر (برگیڈیئر) • حسیب اطہر (چیئرمین FPSC پاکستان) • مشتاق احمد سکھیرا (سابق IG پنجاب پولیس) • ڈاکٹر ندیم شفیق (فیڈرل سیکرٹری) • عامر محمود کیانی (ایم این اے) **فیصل آباد:** • غلام محمود ڈوگر (آر پی او فیصل آباد) **چکوال:** • عادل میمن (ڈی پی او چکوال) • بہار شاہ (ایس ایس پی) عبدُالستّار عِیانی (ایڈیشنل ڈی سی چکوال باجوہ) **سرگودھا:** • رانا محمد شعیب محمود (ڈی پی او خوشاب) • نجیبُ الرّحمٰن بگوی (ایس ایس پی RIB سرگودھا) • ملک امتیاز محمود اعوان (ایس پی انویسٹی گیشن سرگودھا) • محمد شُعیب (ڈپٹی کمشنر سرگودھا کیپٹن-ر) **ساہیوال:** • چوہدری افتخار احمد گوندل (ایم پی اے) **چنیوٹ:** • سیّد امان انور قدوائی (ڈپٹی کمشنر چنیوٹ) • سیّد حَسَنین حیدر شاہ (ڈی پی او چنیوٹ) **گوادر:** • محمد الیاس کبزئی (ڈپٹی کمشنر میجر ریٹائرڈ) **پاکپتن:** • ملک اکرم بھٹی (سابق ایم پی اے) **ڈیرہ اسماعیل خان:** • جنید خان (یوتھ ونگ کے صدر) • افتخار شاہ (ایس پی سٹی) • طاہر خان (ایس ایس پی انویسٹی گیشن) • نور عالَم خان (ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر ڈیرہ) • اِکرامُ اللہ بلوچ (ڈی پی او کے سیکیورٹی انچارج) **اوکاڑہ:** • چوہدری سلیم صادق (صدر انجمن تاجران) **ڈیرہ اللہ یار خان:** • آغا شیر زمان (ڈپٹی کمشنر) **سِبّی:** • سیّد زاہد شاہ (ڈپٹی کمشنر سبی) • میر رحمتُ اللہ گنگوری (ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر سبی) **بلوچستان:** • سردار نور احمد بنگلزئی (صدر بلوچستان عوامی پارٹی بلوچستان) **کچھی:** • ارشاد گولہ (ایس پی ضلع کچھی بولان) • سلطان احمد بگٹی (ضلع کچھی ڈپٹی کمشنر کچھی بولان) **لودھراں:** • راؤ امتیاز احمد (ڈپٹی کمشنر) • ہدایتُ اللہ خان (اے ڈی سی) • ملک سعید (چیف آفیسر بلدیہ) • ملک جمیل ظفر (ڈی پی او) **بہاولنگر:** • نعیمُ الحسن (ایس پی انویسٹی گیشن) • چودھری افضال (انچارج سیکیورٹی برانچ) **راجن پور:** • ماسٹر غلام یٰسین (پرنسپل غزالی ماڈل پبلک اسکول وسیکنڈ ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی اسکول نمبر 1 راجن پور) **لیہ:** • ثناءُاللہ خان مستی خیل (ایم این اے) **کوئٹہ:** • میر نصیبُ اللہ مری (صوبائی وزیر صحت بلوچستان) • حمیدُ اللہ دشتی (پراسیکیوٹنگ ڈپٹی سپریڈنٹ آف پولیس کوئٹہ بلوچستان) **گجرات:** • خرم شہزاد (DCO گجرات) **پشاور:** • جمال احمد (سیکیورٹی سیکشن آفیسر پشاور KPK Home Defense Department) جبکہ مجلس رابطہ کے تحت اگست 2019ء میں شخصیات کے ایک قافلے نے لاہور سے ایبٹ آباد کی جانب سفر اختیار کیا جس میں سی ایم آفس، پنجاب اسمبلی، سول سیکٹریٹ، واپڈا ہاؤس، منسٹر بلاک اور دیگر سرکاری اداروں سے وابستہ تقریباً 50 سے زائد اسلامی بھائی شامل ہیں۔

مزید تفصیلات جاننے کے لئے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ news.dawateislami.net وزٹ کیجئے۔

"دعوتِ اسلامی کے شب وروز" (نیوز ویب سائٹ)

دنیا بھر میں 108 سے زائد شعبہ جات کے ذریعے دینِ متین کی خدمت میں مصروفِ عمل عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مختلف کاموں کی اپ ڈیٹ جاننے کے لئے وزٹ کیجئے: news.dawateislami.net

اس میں آپ جان سکیں گے:

- امیرِ اہلِ سنّت کی مصروفیات و پیغامات
- دعوتِ اسلامی کے شعبہ جات کے متعلق اپڈیٹ
- دعوتِ اسلامی کے شعبہ جات کا تعارف
- مدنی مذاکرے کے سوال وجواب
- مختلف اسلامی موضوعات پر اچھوتے مضامین اور بہت کچھ

دعوتِ اسلامی کی مجلس آئی ٹی کی جانب سے شاندار پیشکش

Kalam e Aala Hazrat
Mobile Application

نمایاں خصوصیات:

- اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کا نعتیہ دیوان "حدائقِ بخشش" اپلی کیشن کی صورت میں
- تمام کلام حروفِ تہجی کی ترتیب سے
- سرچ، کاپی اور شیئر کرنے کی سہولت
- کثیر کلام آڈیو اور ویڈیو کی صورت میں ڈاؤنلوڈ کرنے کی سہولت
- مدنی چینل کے پروگرام "نغماتِ رضا" کی ویڈیوز ڈاؤنلوڈ کرنے کی سہولت

اس اپلی کیشن کو آج ہی سے ڈاؤنلوڈ کیجئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دیجئے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ!

مدینۃُ المنوّرہ کی حاضری مبارک ہو۔ اللہ کریم آپ کا حج مبرور اور مدینے پاک کی حاضری قبول کرے، آہ! عنقریب رُخصت کی گھڑیاں آرہی ہیں۔

؎ مدینہ پہنچے تو ساتھ آیا غم جدائی کا　　　　ہم اشک بار ہی پہنچے تھے اشک بار چلے

ہوسکتا ہے کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کا یہ ارشاد آپ نے بھی بارہا سنا ہو: "حجِ مبرور کی نشانی ہی یہ ہے کہ پہلے سے اچھا ہو کر پلٹے۔" (فتاویٰ رضویہ، 24/467) اب ہمیں پہلے سے زیادہ نیکیاں کرنی ہیں، پہلے سے زیادہ سنّتوں پر عمل کرنا ہے، پہلے سے زیادہ جماعت کے ساتھ نمازوں کا اہتمام کرنا ہے، حُسنِ اخلاق بہتر کرنا ہے، عاجزی بڑھانی ہے اور دل آزاریوں سے بہت زیادہ بچنا ہے، ایذائے مسلم (مسلمان کو تکلیف دینا) ہرگز نہ ہو اس کا خیال رکھنا ہے۔ ماں باپ کی اطاعت، گھر والوں کے ساتھ اچھا سلوک یہ سب بہترین انداز میں کرنے ہیں، دعوتِ اسلامی کے مدنی کام بڑھانے ہیں، نیک کام[2] پر عمل بڑھانا ہے اور (دعوتِ اسلامی کے) قافلوں میں سنّتوں بھرے سفر کی کوتاہی تھی تو یہ بھی اب ختم ہو جانی چاہئے۔ آپ کا کردار اتنا نکھار حاصل کرے کہ واقعی یہ لگے کہ یہ حج کرنے گیا تھا تو بدل گیا ہے۔ اگر پہلے ہی کی طرح روٹین رہی تو ایسا نہ ہو کہ بات بگڑ جائے کیونکہ آپ مُشَرَّف چل مدینہ ہوئے، چل مدینہ والوں کو تو گویا ایک "پھول" لگ جاتا ہے اور لوگوں میں اس کا احترام بڑھتا ہوگا اور ہوسکتا ہے کہ اس کو بعض لوگ نوٹ بھی زیادہ کرتے ہوں، پھر کہیں گے کہ "یار یہ تو چل مدینہ ہوا تھا پہلے سے بھی زیادہ بگڑ گیا ہے یا اس کو تو اب استقامت بھی نہیں مل رہی ہے، قافلوں میں بھی نہیں جاتا، مدنی کام بھی نہیں کرتا اور "نیک کام" کا رسالہ بھی پُر کرکے جمع نہیں کرواتا" وغیرہ وغیرہ۔ ایسا نہ ہو کہ چل مدینہ کے قافلے کو دَھبّا لگے، بہت خیال رکھنا ہے بلکہ ایسا بننا ہے کہ لوگ آپ کی مثال دیں۔

؏ ایسا چلن چلو کہ زمانہ مثال دے

اللہ کریم آپ کے حال پر اور آپ سب کے صَدقے مجھ گناہ گار کے حال پر رحم فرمائے کہ میں بھی اچھا بلکہ بہت اچھا ہو جاؤں، اللہ کرے مجھے اور آپ سب کو آئندہ پھر حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن کی حاضری نصیب ہو۔ خوب مدنی کام اور (رسالہ) "نیک کام" پر عمل کرتے رہئے گا اور اللہ کرے کہ ایسا قفلِ مدینہ لگے کہ دیکھ دیکھ کر میرے جیسوں کا بھی قفلِ مدینہ لگ جائے، نگاہیں بھی اتنی جھکی رہیں کہ رشک آئے اور اَخلاق بھی ایسے دُرست ہو جائیں کہ آپ جس پر انفرادی کوشش کریں وہ جلدی نیکی کی دعوت قبول کرلے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم

نوٹ: ضرورتاً ترمیم کی گئی ہے۔ (1) اس میں دیگر حجاجِ کرام کے لئے بھی نصیحتیں موجود ہیں۔ (2) مدنی انعامات کا نام اب "نیک کام" ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی تقریباً دُنیا بھر میں 107 سے زائد شعبہ جات میں دینِ اسلام کی خدمت کے لئے کوشاں ہے۔

دینِ اسلام کی خدمت میں آپ بھی دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے اور اپنی زکوٰۃ، صدقاتِ واجبہ ونافلہ اور دیگر مدنی عطیات کے ذریعے مالی تعاون کیجئے! بینک کا نام: MCB، اکاؤنٹ ٹائٹل: دعوتِ اسلامی، بینک برانچ: کلاتھ مارکیٹ برانچ، کراچی پاکستان، برانچ کوڈ: 0063

اکاؤنٹ نمبر: (صدقاتِ نافلہ) 0388841531000263 (صدقاتِ واجبہ اور زکوٰۃ) 0388514411000260

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net
ISBN 978-969-631-974-0
0125764